مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف
مدلل خطبات
مناظر اسلام، ضیائے ملت، فخر اہلسنت حضرت مولانا
علامہ الحاج
ابوالحامد
محمد ضیاء اللہ قادری
اشرفی
کوٹلوی
سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
قادری کتب خانہ سیالکوٹ

مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف
مدلل خطبات
ضیائے ملت فخر اہلسنت حضرت مولانا
ابوالحامد
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی رضوی
سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
قادری کتب خانہ سیالکوٹ
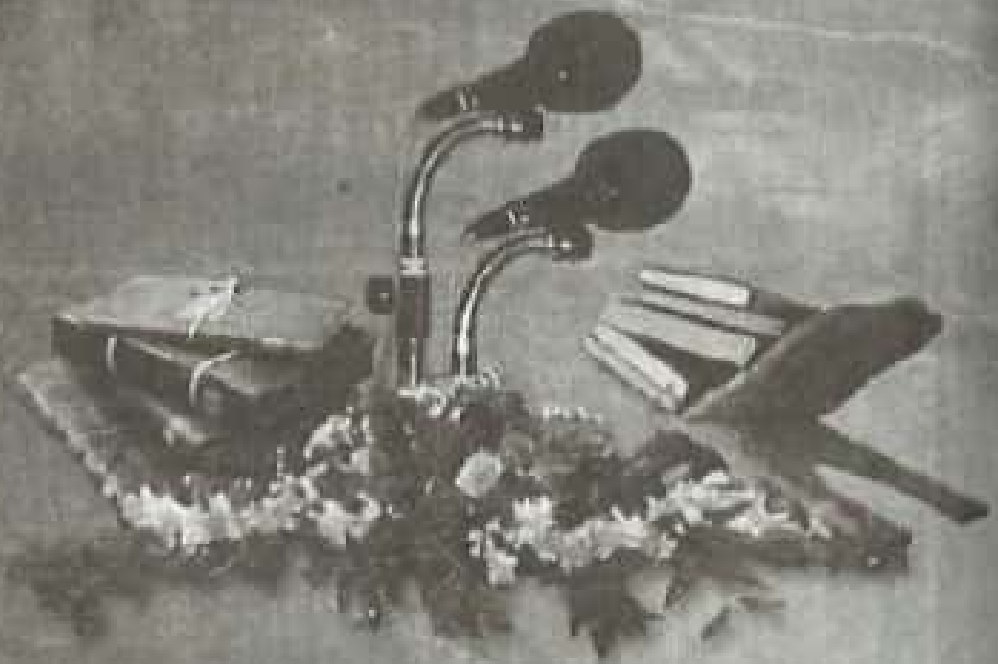
نام کتاب .... مدلل خطبات

مصنف .... مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

صفحات .... 400 سو

باراوّل .... اکتوبر 2011

کمپوزنگ .... محمد طاہر رضا قادری رضوی گوجرانوالہ

0346-6172671\0341-7860241

طابع .... محمد حامد ضیاء قادری رضوی

ناظم قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

0336-8678692

تصحیح .... مولانا عبدالخالق بجراتی

قیمت .... 300 روپے

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو سیّدی سندی مُربی

مخدومِ اہلسنت محی الافاضل سلطان الواعظین بحرالتقریر والتحریر

علامہ ابو النور محمد بشیر رحمۃ اللہ علیہ صاحب آف کوٹلی لوہاراں

سے منسوب کرتا ہے۔

جن کی تربیت سے حق و باطل کی پہچان اور

مسلک حق اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت

کی توفیق ہوئی۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہ

سیالکوٹ

فہرست

ماخذ کتاب

قرآن پاک
تفسیر ابن عباس از حضرت عبداللہ بن عباس
تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
تفسیر ابن جریر از امام علی محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
تفسیر روح المعانی از امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیہ الرحمۃ
تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
تفسیر در منثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تفسیر ابو السعود از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
تفسیر عزیزی از امام شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
تفسیر مراغی از امام احمد مصطفےٰ مراغی علیہ الرحمۃ
تفسیر خزائن العرفان از امام سید نعیم الدین مراد آبادی
تفسیر مجمع البیان از ابو علی الفضل بن الحسن طبرسی
تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن بھوپالی
تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن بھوپالی
تفسیر ثنائی از مولوی ثناء اللہ امرتسری
صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری
لطائف المنن از امام عبدالوہاب شعرانی
میزان الکبریٰ از امام عبدالوہاب شعرانی
احیاء العلوم از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ

صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج قشیری
جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ ترمذی
سنن ابو داؤد از امام سلیمان بن اشعث
سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد
سنن نسائی از امام احمد بن شعیب نسائی
مشکوٰۃ شریف از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ
فتح الباری از امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی
عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی
فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری
تیسیر الباری از مولوی وحید الزماں
اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مرقاۃ از امام ملا علی القاری
مظاہر حق از نواب قطب الدین دہلوی
مستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ
کنز العمال از علی بن حسام الدین
طبرانی شریف از امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنی
کتاب الاذکار از امام یحییٰ بن شرف النووی
طبقات الکبریٰ از امام عبدالوہاب شعرانی
الیواقیت والجواہر از امام عبدالوہاب شعرانی
نفحات الانس از امام عبدالرحمٰن جامی
صواعق محرقہ از امام ابن حجر مکی
خصائص کبریٰ از امام ابن حجر مکی

مکاشفۃ القلوب از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
کیمیائے سعادت از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
جامع مسانید امام اعظم از امام محمد بن محمود
ما ثبت من السنۃ از شیخ عبدالحق دہلوی
اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق دہلوی
انیس الجلیس از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
جامع صغیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
شرح الصدور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی
زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی
شفاء شریف از امام قاضی عیاض
شرح شفاء از امام علی القاری
انہدۃ الناظر والفاتر از امام شہاب الدین خفاجی
دلائل النبوۃ از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ
حلیۃ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ
دلائل النبوۃ از امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی
اسد الغابہ
ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ دہلوی
شواہد النبوۃ از امام عبدالرحمن جامی
معارج النبوۃ از علامہ معین الدین کاشفی
ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں
کتاب الروح از ابن قیم
نشر الطیب از مولوی اشرف علی تھانوی
تاریخ اہلحدیث از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

نزہۃ المجالس از امام عبدالرحمن صفوری
الریاض النضرہ از محب طبری
رد المحتار از امام ابن عابدین شامی
نور الابصار از مومن بن حسن شبلنجی
عمدۃ التحقیق از علامہ ابراہیم مالکی
سیرت حلبیہ از امام علی بن برہان الدین حلبی
عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی
کتاب الوفا از امام عبدالرحمن ابن جوزی
افضل الصلوات از امام یوسف نبہانی
جامع کرامات الاولیاء از امام یوسف نبہانی
الانوار المحمدیہ از امام یوسف نبہانی
بہجۃ الاسرار از امام ابو الحسن نور الدین شطنوفی
قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ حلبی
تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی
سفینۃ الاولیاء از دارا شکوہ
تحفۂ قادریہ از شیخ ابو المعالی محمد بن سلیمی القادری
مکتوبات شریف از امام شیخ احمد سرہندی فاروقی
مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی
جامع الکرامات از علامہ سہاوی
بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز دہلوی
شمائل الرسول از ابن کثیر
افاضات الیومیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
الشمامۃ العنبریہ از نواب صدیق حسن بھوپالی
تقویۃ الایمان از مولوی اسماعیل دہلوی

ماخذ کتاب

قرآن پاک
تفسیر ابن عباس از حضرت عبداللہ بن عباس
تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
تفسیر ابن جریر از امام علی محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
تفسیر روح المعانی از امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیہ الرحمۃ
تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
تفسیر در منثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تفسیر ابوالسعود از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
تفسیر مراغی از امام احمد مصطفےٰ مراغی علیہ الرحمۃ
تفسیر خزائن العرفان از امام سید نعیم الدین مراد آبادی
تفسیر مجمع البیان از ابو علی الفضل بن الحسن طبرسی
تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن بھوپالی
تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن بھوپالی
تفسیر ثنائی از مولوی ثناء اللہ امرتسری
صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری
لطائف المنن از امام عبدالوہاب شعرانی
میزان الکبریٰ از امام عبدالوہاب شعرانی
احیاء العلوم از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ

صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج قشیری
جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ ترمذی
سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن اشعث
سنن ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد
سنن نسائی از امام احمد بن شعیب نسائی
مشکوٰۃ شریف از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ
فتح الباری از امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی
عمدۃ القاری از امام بدر الدین عینی
فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری
تیسیر الباری از مولوی وحید الزماں
اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مرقاۃ از امام محمد بن علی القاری
مظاہر حق از نواب قطب الدین دہلوی
مستدرک از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ
کنز العمال از علی بن حسام الدین
طبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی
عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنی
کتاب الاذکار از امام یحییٰ بن شرف النووی
طبقات الکبریٰ از امام عبدالوہاب شعرانی
الیواقیت والجواہر از امام عبدالوہاب شعرانی
نفحات الانس از امام عبدالرحمٰن جامی
صواعق محرقہ از امام ابن حجر مکی
نعمۃ کبریٰ از امام ابن حجر مکی

مکاشفۃ القلوب از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
کیمیائے سعادت از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
جامع مسانید امام اعظم از امام محمد بن محمود
ماثبت من السنۃ از شیخ عبدالحق دہلوی
اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق دہلوی
انیس الجلیس از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
جامع صغیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
شرح الصدور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی
زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی
شفاء شریف از امام قاضی عیاض
شرح شفاء از امام علی القاری
نزہۃ الخاطر الفاتر از امام شہاب الدین خفاجی
دلائل النبوۃ از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ
حلیۃ الاولیاء از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ
دلائل النبوۃ از امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی

اسم الکتاب

ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ دہلوی
شواہد النبوۃ از امام عبدالرحمن جامی
معارج النبوۃ از علامہ معین الدین کاشفی
ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں
کتاب الروح از ابن قیم
نشر الطیب از مولوی اشرف علی تھانوی
تاریخ اہلحدیث از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

نزہۃ المجالس از امام عبدالرحمن صفوری
الریاض النضرۃ از محب طبری
رد المحتار از امام ابن عابدین شامی
نور الابصار از مومن بن حسن شبلنجی
عمدۃ التحقیق از علامہ ابراہیم مالکی
سیرت حلبیہ از امام علی بن برہان الدین حلبی
عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی
کتاب الوفا از امام عبدالرحمن ابن جوزی
افضل الصلوات از امام یوسف نبہانی
جامع کرامات الاولیاء از امام یوسف نبہانی
الانوار المحمدیہ از امام یوسف نبہانی
بہجۃ الاسرار از امام ابوالحسن نورالدین شطنوفی
قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ حلبی
تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر اربلی
سفینۃ الاولیاء از دارا شکوہ
تحفۂ قادریہ از شیخ ابوالمعالی محمد بن سلسی القادری
مکتوبات شریف از امام شیخ احمد سرہندی فاروقی
مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی
جامع الحکایات از علامہ سعادی
بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز دہلوی
شمائل الرسول از ابن کثیر
افاضات الیومیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
الشمامۃ العنبریہ از نواب صدیق حسن بھوپالی
تقویۃ الایمان از مولوی اسمٰعیل دہلوی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

فقیر تحریری اور تقریری طور پر اپنی بساط کے مطابق مسلک حق اہلسنت و جماعت کی خدمت کر رہا ہے۔ تصانیف کو دیکھ کر احباب نے اسرار فرمایا کہ اپنے مدلل خطبات کا بھی ایک مجموعہ شائع کیا جائے جس میں کتب کے حوالہ جات کی کثرت اور انداز بھی مدلل ہو، نیز موضوعات مختلف ہوں۔

کئی ایک کتب زیر تالیف ہونے کے باعث جلدی تکمیل نہ کر سکا۔ تاہم کچھ وقت دوسری کتابوں کی ترتیب سے نکال کر مدلل خطبات پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرتے ہوئے لکھنا شروع کر دیا۔

مشاہیر علماء کرام کی تقاریر و مواعظ پر کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ بالخصوص مجی الفاضل، سلطان الواعظین، بحر تحریر و التقریر علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب آف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔ خطیب شہیر علامہ محمد شریف نوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ العلماء علامہ نور محمد صاحب رضوی اور قاری محمد دین نعیمی وغیرہم کی کتابیں علماء کرام اور عوام کے پاس موجود ہیں۔ ان سب کتابوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فقیر نے اپنی اس تالیف میں ہر مہینے کے مطابق موضوع رکھا ہے اور اس موضوع کو چار جمعوں میں تقسیم کیا ہے۔

ہمارے ملک پاکستان میں ایک وہ طبقہ ہے جو شانِ صحابہ کے موضوع پر جلسے کرتا ہے۔ مگر ان کے عقائد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد سے نہیں ملتے اور ایک طبقہ ایسا ہے جو شانِ اہل بیت پر جلسے کرتا ہے مگر اہل بیت اطہار کے عقائد اور مشن سے اُن کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں شان اہل بیت اطہار اور شان صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی بیان کی ہے۔ ساتھ ساتھ اُن کے عقائد بھی بیان کئے ہیں۔ تا کہ واضح ہو جائے کہ اہل سنت و جماعت ہی ایک ایسا مسلک ہے جو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے آل اور

اصحاب کے مشن کو جاری کیے ہوئے ہے۔

اہلسنت و جماعت کے دوستوں سے عرض کروں گا جتنے جلسے اور محافل اور مذہبی تقاریب اہلسنت و جماعت کی ملک بھر میں ہوتی ہیں اتنی کسی اور گروہ کی نہیں۔ اگر ہمارے سنی عوام ایک ایک محفل میں علماء کرام کے بیان کئے ہوئے مسائل میں سے ایک ایک مسئلہ بھی ذہن نشین فرما لیں تو باطل عقائد کے لوگوں کو مسکت جواب دے سکتے ہیں۔ مگر بصد افسوس عرض کیا جاتا ہے کہ سنی عوام ابھی تک لا پرواہی میں ہیں۔

خدارا اپنے علماء کرام کی محافل میں جا کر مسائل اور عقائد کو توجہ سے سنا کریں۔ اور پھر ان کی تقاریر کو اپنے احباب میں بیان فرمایا کریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک تبلیغ ہے۔

اہلسنت و جماعت کے احباب اپنے قیمتی وقت کو ادھر اُدھر کی باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ بلکہ ان کو چاہیے کہ جو فارغ وقت ہو وہ اپنی مساجد میں اپنے احباب نمازیوں کو بٹھا کر ان میں یہ کتاب یا مسلک حق اہلسنت و جماعت کے علماء کرام کی دیگر تصانیف کو پڑھا کریں۔ اپنے گھر کے افراد کو بھی گھر میں بٹھا کر کتاب پڑھ کر سنائیں تو روزانہ ایسی محافل سے برکت ہوگی۔ اور دینی معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور وہ جو وقت گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے ذکر پاک میں اور محبوب خدا ﷺ کے محبوبوں کی یاد میں گزرے گا۔ جو یقیناً فائدہ مند اور نفع بخش ہوگا۔

اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فقیر کی اس سعی کو قبول فرماتے ہوئے عامۃ المسلمین کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین ثم آمین!

خادم اہلسنت و جماعت
فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہ
خطیب مرکزی جامع مسجد عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 1

فضائل صحابہ واھل بیت اطہار علیہم الرضوان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۔ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ۔ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ اِمَامِ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ۔ عَالِمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۔ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ الَّذِىْ كَانَ نَبِيًّا وَ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاۤءِ وَالطِّيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ خُلَفَاۤئِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَ شُهَدَاۤئِهٖ وَ بَنَاتِهٖ وَ اَوْلِيَاۤءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَاۤءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں۔ انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پارہ ۲ رکوع ۳)

عالی حضرات یہ مہینہ مبارک محرم شریف کا مہینہ مبارک ہے اس ماہ مبارک کی یکم تاریخ کو خلیفہ دوم خلیفہ برحق وزیر مصطفیٰ مراد پیغمبر امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور دس محرم کو شہزادہ گلگوں قبا نواسہ محمد مصطفیٰ جگر گوشہ علی المرتضیٰ نور دیدہ سیدۃ النساء شہید کربلا امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کربلا معلیٰ شریف میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اسی نسبت کو ملحوظ خاطر رکھ کر دوسرے پارہ کے تیسرے رکوع کی آیہ شریفہ کی تلاوت کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے شہدا کی زندگی اور حیات ابدی کا ذکر فرمایا ہے۔ آیت سنیے اور لطف اٹھایئے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں۔ انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بھی شہید ہیں اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی شہید ہیں اہلسنت و جماعت وہ مہذب مسلک ہے جس میں اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان دونوں کی محبت اور عقیدت ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت کی بنیاد عشق رسول اور حب محبوب خدا ہے اور یہ بات مسلم اور غیر مسلم ہر ایک میں مسلمہ ہے کہ جس سے محبت ہو اس کی ہر چیز ہی پیاری لگتی ہے۔

دوست کو دوست سے محبت ہو تو اس کی اولاد بھی پیاری لگتی ہے اور اس کے دوسرے دوست بھی پیارے لگتے ہیں جن کو سرور عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک سے بھی محبت ہے۔ اہل بیت جو حضور کا خون مبارک ہے اور صحابہ کبار علیہم الرضوان وہ ہیں۔ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں جو امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی پاؤں کو بوسے دیتے رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت و جماعت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس اللہ العزیز فرماتے ہیں۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے رب کریم کو بھی ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے جیسا کہ ساری کائنات پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب خدا اور حبیب خدا کہتی ہے اب اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کا مطالعہ کریں تو اس میں اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی شان بیان فرمائی ہے۔ بائیسویں پارے کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

یہ تو تھی اہلبیت کی عظمت اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت بھی ملاحظہ فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اہلسنت وجماعت میں ہر دو کی محبت وعقیدت ہے بعض حضرات ہیں۔ جو صرف اہلبیت کی ہی شان بیان کرتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت نہیں رکھتے۔ ان کا نظریہ بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ان کو رافضی کہتے ہیں بعض حضرات وہ ہیں جو صرف صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان کرتے ہیں اور اہل بیت اطہار کی شان بیان کرنے سے کتراتے ہیں۔ ان کا نظریہ بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان کو خارجی کہتے ہیں۔ مگر ہمارا نظریہ اور عقیدہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے جس کو اہل سنت وجماعت کہا جاتا ہے۔

بعض حضرات جو صرف اور صرف اہلبیت اطہار علیہم الرضوان سے ہی محبت رکھتے ہیں ان کے سامنے شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شان عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان اگر بیان کی جائے تو فوراً وہ یہ فتویٰ دے دیتے ہیں کہ ان کو اہل بیت سے محبت نہیں۔ حالانکہ اگر وہ اہل بیت اطہار

علیہم الرضوان کی سیرت اور زندگی کا مطالعہ فرمائیں اور اپنی ہی مستند کتب کا مطالعہ فرمائیں تو ان پر عیاں ہوگا کہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ الکریم کے خطبات کی کتاب نہج البلاغہ کے خطبہ ۹۷ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جو شان بیان فرمائی ہے۔ وہ میں آپ کے سامنے انہیں لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شان صحابہ کرام علیہم الرضوان

لَقَدْ رَأَیْتُ اَصْحٰبَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَرٰی اَحَدًا یُّشْبِهُهُمْ مِنْکُمْ لَقَدْ یُصْبِحُوْنَ شُعْثًا غُبْرًا میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے تم میں کوئی بھی تو ان کی نظیر دکھائی نہیں دیتا۔ وہ اس حالت میں صبح کرتے تھے کہ الجھے ہوئے بال غبار آلود چہرے وَقَدْ بَاتُوْا سُجَّدًا وَّقِیَامًا ان کی راتیں قیام و سجود میں گزرتی تھیں یُرَاوِحُوْنَ بَیْنَ جِبَاهِهِمْ وَخُدُوْدِهِمْ کبھی ان کی پیشانیاں صرف سجود ہوتیں تھیں وَیَقِفُوْنَ عَلٰی مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِکْرِ مَعَادِهِمْ کَاَنَّ بَیْنَ اَعْیُنِهِمْ رُکَبَ الْمِعْزٰی مِنْ طُوْلِ سُجُوْدِهِمْ کبھی وہ اپنے معبود کے ذکر سے ایسے ہوجاتے تھے جیسے بقیہ ثنا خرما (ان میں ذرا بھی حس و حرکت نہ رہتی) سجدوں کے طول سے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانیوں پر) گھٹے پڑ گئے ایسے جیسے بکریوں کے زانو۔ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ هَمَلَتْ اَعْیُنُهُمْ حَتّٰی تَبُلَّ جُیُوْبَهُمْ جب خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا تو ان کی آنکھیں اشکبار ہوئی ہوتیں۔ جیب و دامن کو تر بتر کر دیتی تھیں۔ وَمَادُوْا کَمَا یَمِیْدُ الشَّجَرُ یَوْمَ الرِّیْحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِّنَ الْعِقَابِ وَرَجَاءً لِّلثَّوَابِ اور وہ خوف عقوبت اور امید ثواب سے ایسے لرزتے تھے جیسے آندھی کے وقت درخت جنبش کیا کرتے ہیں۔

دوستو! مولائے کل کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا تواراتی خطبہ آپ نے سنا اور یہ جو ترجمہ میں نے آپ کو سنایا ہے۔ یہ ترجمہ بھی شیعہ کے بہت بڑے عالم ذاکر حسین نے کیا ہے۔ جو کہ نہج البلاغہ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ دہلی پر موجود ہے۔

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم آئمہ اہلبیت اطہار میں سے ہیں۔ موجودہ دور کے علماء زیادہ قرآن سمجھتے ہیں یا کہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خطبات نہج البلاغۃ کی شرح ابن حدید ایک شیعہ عالم نے عربی میں کی ہے۔ جس کو ابن میثم کہا جاتا ہے اسکی جلد ۴ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ تہران میں ہے کہ حضرت علی المرتضی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم نے ذکر فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ لَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْوَانًا اَيَّدَهُمْ بِهٖ فَكَانُوْا فِىْ مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهٗ عَلٰى قَدْرِ فَضَائِلِهِمْ فِى الْاِسْلَامِ

اللہ تعالی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مسلمانوں میں بہت سے مددگار چنے۔ جن کے ذریعے آپ کی تائید فرمائی۔ ان حضرات کی آپ کی بارگاہ اقدس میں اس ترتیب سے قدر و منزلت تھی جو انہیں اسلام میں مرتبے کے اعتبار سے تھی۔

وَكَانَ اَفْضَلُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ كَمَا زَعَمْتَ وَاَنْصَحُهُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ الْخَلِيْفَةُ الصِّدِّيْقُ وَخَلِيْفَةُ الْخَلِيْفَةِ الْفَارُوْقُ

اور اسلام میں ان سب سے افضل جیسا کہ تمہارا بھی خیال ہے۔ خلیفہ صدیق ہیں اور یہی ان تمام سے زیادہ خیر خواہ تھے۔ پھر ان کے بعد ان کے خلیفہ فاروق کا مقام ہے۔

وَلَعَمْرِىْ اِنَّ مَكَانَهُمَا فِى الْاِسْلَامِ لَعَظِيْمٌ مجھے اپنی عمر کی قسم اسلام میں ان دونوں کا مقام یقیناً بہت بڑا ہے۔ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِهِمَا لَجُرْحٌ فِى الْاِسْلَامِ شَدِيْدٌ ان کی رحلت اور انتقال فرما جانے سے اسلام میں بہت سے مصائب اور مشکلات پیدا ہو گئیں۔

يَرْحَمُهُمَا اللّٰهُ وَجَزَاهُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے اور ان کو اعمال کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

عالی حضرات! مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ارشادات آپ نے سنے۔ اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و رفعت کا اظہار ہو رہا ہے۔ یا کہ نہیں۔ یقیناً ہو رہا ہے۔ سرکار صدیق اکبر اور سرکار عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت حقہ کا بھی آپ نے ذکر فرمایا ہے۔

وہ لوگ جو علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا کہتے ہیں یا ان کا نام سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ دراصل وہ لوگ اصل حقائق سے بے خبر ہیں اور جہلا کے دامن فریب میں آگئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عقائد ونظریات اور ارشادات ان کی مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں سنیں یا مطالعہ فرمائیں تو عیاں ہوگا کہ صحابہ کرام کو برا کہنا اور ان سے دشمنی رکھنا یہ اہل بیت کا مسلک بھی نہیں ہے اور نہ ہی اہل بیت کی تعلیم ہے۔ ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے خوب کہا ہے۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

حضرت امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو خط تحریر فرمایا۔ وہ نہج البلاغۃ میں موجود ہے۔ وہ آپ کو سناتا ہوں۔ یہ سن کر بھی جس کا دل خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو خلافت حقہ تسلیم نہیں کرتا۔ پھر یہ واضح الفاظ میں کہنا پڑے گا۔ کہ اس کا سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کوئی تعلق نہیں۔ سنیے اور حق کو پہچانئے۔ نہج البلاغۃ صفحہ ۸۳۱ جز پنجم خط نمبر ۹ مطبوعہ ایران میں وہ خط درج ہے جو کہ میں پیش کر رہا ہوں' حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں۔

اِنَّہٗ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ

بیشک میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ' عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔

علی ما بایعو ھم علیہ بیعت کا مقصد بھی وہی تھا جو ان سے تھا

سامعین کرام! امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے واضح الفاظ میں یہ بتادیا کہ میری بیعت ان حضرات نے کی ہے۔ جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی اور اسی مقصد کے لئے کی ہے

وہ لوگ جو علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا کہتے ہیں یا ان کا نام سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ دراصل وہ لوگ اصل حقائق سے بے خبر ہیں اور جہلا کے دامن فریب میں آ گئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عقائد و نظریات اور ارشادات ان کی مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں سنیں یا مطالعہ فرمائیں تو عیاں ہوگا کہ صحابہ کرام کو برا کہنا اور ان سے دشمنی رکھنا یہ اہل بیت کا مسلک بھی نہیں ہے اور نہ ہی اہل بیت کی تعلیم ہے۔ ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے خوب کہا ہے۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

حضرت امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو خط تحریر فرمایا۔ وہ نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ وہ آپ کو سناتا ہوں۔ یہ سن کر بھی جس کا دل خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو خلافت حقہ تسلیم نہیں کرتا۔ پھر یہ واضح الفاظ میں کہنا پڑے گا۔ کہ اس کا سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کوئی تعلق نہیں۔ سنیے اور حق کو پہچانیے۔ نہج البلاغہ صفحہ ۸۳ جز پنجم خط نمبر ۹ مطبوعہ ایران میں وہ خط درج ہے جو کہ میں پیش کر رہا ہوں' حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں۔

اِنَّهُ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ

بیشک میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔

علی ما بایعو هم علیه بیعت کا مقصد بھی وہی تھا جو ان سے تھا

سامعین کرام! امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے واضح الفاظ میں یہ بتا دیا کہ میری بیعت ان حضرات نے کی ہے۔ جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی اور اسی مقصد کے لئے کی ہے

جس مقصد کے لئے انہوں نے خلفاء ثلاثہ کی بیعت کی تھی۔ معلوم ہوا کہ ان کی خلافت کو خلافت حقہ سمجھ کر بیعت کی تھی اور حضرت امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت کو بھی خلافت حقہ تسلیم کرتے ہوئے بیعت کی ہے۔ اب خود غور فرمائیں کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کو خلیفہ بلا فصل قرار دینا آپ کی تعلیم کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

ہاں میرے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہلسنت و جماعت مسلک وہ مہذب مسلک ہے جس میں اہل بیت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت موجود ہے۔ یہ کہنا اور پروپیگنڈہ کرنا کہ اہل سنت و جماعت میں اہل بیت کی محبت نہیں ہے اور ان کی شان بیان نہیں کرتے سراسر الزام اور کذب ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اہل سنت کی عظیم شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔ تو اہلبیت اطہار کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی مشہور و معروف رباعی میں پیش کرتا ہوں۔ سنیے اور میرے ساتھ مل کر پڑھیں۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ برقول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول

دوستو! میں دعوے سے کہتا ہوں کہ شیعہ حضرات میں سے کوئی بھی اپنے مسلک شیعہ کے مجتہدین میں سے اس پایہ کی رباعی پیش نہیں کر سکتا۔

خواجہ خواجگان سلطان الہند غریب النواز خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ کی رباعی جو کہ شیعہ ہر دو حضرات کے اشتہارات کی زینت ہے۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالٰہ ہست حسین

خواجہ اجمیری کون تھے۔ اہلسنت و جماعت اور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد حنفی تھے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت دنیائے اسلام

کے عظیم سکالر امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ شجرۂ قادریہ میں آئمہ اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے وسیلہ جلیلہ سے بارگاہ ایزدی میں التجا کرتے ہیں۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے
کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سیّد سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ھدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

غور فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سات آئمہ کا واسطہ پیش کرتے ہیں قادری رضوی روازنہ باوضو یہ شجرہ پڑھتے ہیں۔ اب بھی اگر کوئی کہے کہ سنی حضرات کو اہل بیت سے محبت نہیں تو بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ مشہور صوفی شاعر حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ کھڑی شریف والے بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں کہ

آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زبانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی

دوستو! یہ حقیقت ہے اہل سنت وجماعت سے بڑھکر دنیا بھر میں اہل بیت اطہار کا صحیح معنی میں محب کوئی بھی نہیں۔ ہم صرف سال کے دس دنوں میں ہی اہلبیت کا ذکر کرنے والے نہیں۔ ہم تو روزانہ اور ہر ختم شریف میں ہر عرس پاک میں۔ ہر گیارھویں شریف کی محفل میں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کی بارگاہ میں ایصال ثواب کا نذرانہ باوضو پیش کرتے ہیں۔

سنی حضرات جس انداز سے اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کا ذکر پاک کرتے ہیں۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔

اس سے اہل بیت اطہار کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ ان کی بہادری اور شجاعت عیاں ہوتی ہے۔ دوسرے حضرات جس انداز سے بیان کرتے ہیں۔ اس پر کئی اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو زہرا کیوں کہا جاتا ہے

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی والدہ ماجدہ سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین مالکہ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو زہرا کیوں کہا جاتا ہے مستند کتب میں موجود ہے کہ جب سرکار سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۳ھ میں ہوئی تو اس وقت حضرت کی خدمت گزار دایہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں) انہوں نے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ کی ولادت کی خوشخبری دی۔ بعد حضرت اسماء بنت عمیس کچھ پریشان اور پشیمان سی نظر آنے لگیں۔ آپ نے پوچھا کہ اسماء تو کیوں پریشان ہے۔ عرض کیا عورتوں کو بچہ کی پیدائش کے بعد ایک علامت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر وہ علامت ظاہر نہ ہو تو عورت کی موت کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وہ علامت ظاہر نہیں ہو رہی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اسماء فکر نہ کر میری صاحبزادی اس علامت سے پاک ہے۔ وہ زہرا ہے۔

عالی حضرات! دنیا میں عابدہ، زاہدہ، فاضلہ، محدثہ، مفکرہ ہزاروں ہوں گی۔ مگر زہرا صرف ایک ہے اور وہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات ہے۔ ہاں یہاں ایک بات اور قابل غور بیان کرتا جاؤں جو کہ مذہبی منافرت کو کم بلکہ ختم کرنے کے لئے ممدون ومعاون ثابت ہوگی۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار دایہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔ تو عدت گزارنے کے بعد ان سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا اور ان سے اولاد پیدا ہوئی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔ تو بعد میں عدت گزارنے کے بعد حضرت اسماء سے حضرت علی نے نکاح کیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہوں گی تو اسماء کی اولاد جو صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے وہ اپنی والدہ کو ملنے کے لئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر یقیناً آتی ہوگی اور حضرت اسماء بھی اپنی اولاد کو ملنے کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر جاتی ہوں گی اور یہ آنا جانا دشمنی کی علامت ہے۔ یا کہ محبت و اتحاد کی علامت ہے یقیناً اتفاق و اتحاد کی علامت ہے۔ لہٰذا جاہل کی بناوٹی باتوں کو مت سنو اور حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے شیر و شکر ہو کر صحابہ اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی عقیدت اپنے دلوں میں رکھو اور ان کے فضائل و کمالات سنتے اور سناتے رہو۔ مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسن
یوں بیاں کرتے ہیں سنی داستان اہلبیت

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی گھٹی

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو گھٹی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دی۔ دنیا میں بڑے بڑے شہزادے پیدا ہوئے۔ کسی کو گھٹی شہد کی دی گئی۔ کسی کو گھٹی کھجور کی دی گئی، کسی کو چینی کی۔ مگر سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو گھٹی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ مگر کھجور شہد چینی کی گھٹی نہیں دی۔ بلکہ اپنے لعاب دہن شریف کی گھٹی

دی۔ اپنی زبان مبارک حسن و حسین کے منہ میں ڈالدی۔ یہ وہ گھٹی ہے جو کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ صرف اور صرف حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا نصیب ہوئی ہے۔

کونین میں بلند ہے رتبہ حسین کا
سلطان دو جہاں ہے نانا حسین کا

لعاب دہن شریف

حسنین کریمین کو جس لعاب دہن شریف کی گھٹی دی گئی اس کی شان اور عظمت اور برکت مستند کتب سیرت میں موجود ہے۔

اگر کھاری کنوئیں میں ڈالا تو میٹھا ہو گیا۔ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی آنکھ میں ڈالا تو ساری زندگی آنکھ خراب نہ ہوئی۔ حضرت قتادہ کی آنکھ میں ڈھیلے کو رکھتے ہوئے لگایا۔ تو پہلی آنکھ سے زیادہ بینائی ہو گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگایا تو زہر کا اثر فوراً دور ہو گیا۔ اگر حضرت جابر کی ہنڈیا میں ڈالا تو ہزار باصحابہ کرام کے لئے شوربا کافی ہو گیا۔ اعلی حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کربلا معلی شریف میں سیدنا امام عالیمقام امام حسین رضی اللہ عنہ پیاسے رہے۔ اپنے بچوں اور بھتیجوں بھانجوں اور ساتھیوں کو شہید ہوتے بھی دیکھا۔ ان کی لاشوں کو تڑپتے ہوئے بھی دیکھا۔ ہر ایک کی لاش خود اپنے کندھوں پر اٹھاتے رہے۔ مگر زبان سے اُف بھی نہ کہا۔ اور ناشکری اور بے صبری کا ایک جملہ لفظ تک نہ نکلا۔ یہ سب اس لعاب دہن شریف کی برکت کا نتیجہ ہے۔

اک طرف ان گنت لشکر ایک طرف گنتی دے جی
پر نبی دے لاڈلے نے حوصلہ نہیں ہاریا

سیدنا عمر فاروق اعظم اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم

اب حسنین سیدین رضی اللہ عنہما اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے آپس میں تعلقات کی ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور وہ بھی شیعہ حضرات کی کتب سے نقل کرتا ہوں۔ تاکہ اہلسنت وجماعت کے مسلک کی حقانیت مزید واضح ہو جائے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں جب کسی علاقہ پر فوج کشی کرنی ہوتی تھی تو مجاہدین میں سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کو سرفہرست رکھتے تھے۔ چنانچہ مناقب آل ابی طالب صفحہ ۱ے جلد ۳ مطبوعہ ایران میں ہے۔

لما دون عمر بن الخطاب الدواوين بداء بالحسن وبالحسين عليهما السلام

ترجمہ: جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کے ناموں کی فہرست تیار کی تو ابتداء حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ناموں سے کی۔

دوستو! خود اندازہ فرمائیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کی فوج میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی شرکت خلافت فاروقی کے حق ہونے کی بین دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

سیدنا عمر فاروق اعظم کو حسنین کریمین اولاد سے عزیز ہیں

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو مال غنیمت بھی باقی دوسرے حضرات سے زیادہ دیتے تھے۔

چنانچہ شیعہ مذہب کے اولاد حیدر فوق بلگرامی اپنی مشہور کتاب ذبح عظیم کے صفحہ ۴۰ اور ۴۱ پر لکھتے ہیں جب (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو فتح عطا فرمائی۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

مال غنیمت تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ مال غنیمت مسجد میں بکھیر دیا گیا۔

فاول من بداء ابه الحسن علیه السلام تو سیدنا امام حسن علیہ السلام سب سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا یا امیر المومنین اعطنی حوقی مما افاء الله علی المسلمین اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال غنیمت عطا فرمایا ہے۔ اس میں سے مجھے میرا حق دو۔

فقال عمر بالحب والکرامة فامر له بالف درهم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بڑی عزت و تکریم سے حق پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے ایک ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر امام حسن تشریف لے گئے تو ان کے بعد عبد اللہ بن عمر (ان کے بیٹے آئے) فامر له بخمس مالة درهم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پانچ سو درہم دینے کا حکم فرمایا۔ تو انہوں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین میں تلوار کا ماہر ہوں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلوار چلانے کی خدمت سرانجام دیتا رہا ہوں۔ جبکہ سیدنا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بچے تھے اور مدینہ کی گلیوں میں کھیلا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں ایک ہزار درہم عطا فرمائے اور مجھے صرف پانچ سو۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا۔

اذهب فائتنی کابیهما وامر کامهما وجد کجدهما وجدة کجدتهما وعم کعمهما وعمة کعمتهما وخالة کخالتهما وخال کخالهما

جاؤ ان دونوں کے باپ جیسا کہیں سے باپ والدہ جیسی والدہ نانا جیسا نانا نانی جیسی نانی چچا جیسا چچا پھوپھی جیسی پھوپھی خالہ جیسی خالہ ماموں جیسا ماموں تو لا کر دکھاؤ۔

فانك لاتاتینی بهم تم یہ ہرگز نہیں لا سکتے۔ دیکھو ان کا باپ علیؓ ان کی والدہ فاطمۃ الزہرہ ان کے نانا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نانی خدیجہ الکبریٰ ان کا چچا جعفر بن ابو طالب ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابو طالب ان کی خالہ رقیہ وام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں اور ان کے ماموں حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں۔

عالی حضرات: سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اپنے حقیقی صاحبزادے سیدنا عبد اللہ سے گفتگو جو کہ شیعہ حضرات کی مشہور کتاب ذبح عظیم کے صفحہ ۴۰ اور ۴۱ پر موجود ہے۔ جس سے عیاں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اولاد سے بھی عزیز تھے۔ نیز ان کے دل میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہونے کا کتنا احترام تھا۔ اب بھی اگر کوئی اس حقیقت کو تسلیم نہ کرے تو یہ ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ آیئے سب میرے ساتھ مل کر پڑھیں۔

کونین میں بلند ہے رتبہ حسین کا
سلطان دو جہاں ہے نانا حسین کا

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب کریم اپنے پیارے حبیب کی اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی اور پکی محبت نصیب فرمائیں اور خاتمہ ایمان پر فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 2

حیاتِ شہداء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِمًا قَدِیْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اُکَبِّرُہٗ تَکْبِیْرًا ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پ ۲ ع ۳)

عالی حضرات! یہ مہینہ مبارک محرم شریف کا ہے اس میں دس تاریخ کو امام عالی مقام شہزادہ گلگوں قبا، نواسہ مصطفیٰ، جگر گوشہ علی المرتضیٰ نور چشم سیدۃ النسا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ وہ عظمت و رفعت والی شخصیت ہیں۔ جن کی رفعت و شان خود رب کریم اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ قرآن پاک کے بائیسویں پارہ کے پہلے رکوع میں اللہ فرماتا ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو۔ کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

اہل بیت اطہار میں ازواج مطہرات، سیدۃ النساء خاتون جنت فاطمۃ الزہرا علی المرتضیٰ شیر خدا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سب داخل ہیں۔

مولوی شبیر احمد عثمانی کی تفسیر

دیوبندی مکتب فکر کے مولوی شبیر احمد عثمانی اسی آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بہر حال اہل بیت میں اس جگہ ازواج مطہرات کا داخل ہونا یقینی ہے۔ بلکہ آیت کا خطاب اوّلاً ان ہی سے ہے۔ لیکن چونکہ اولاد و داماد بھی بجائے خود اہل بیت (گھر والوں) میں شامل ہیں۔ بلکہ بعض حیثیات سے وہ اس لفظ کے زیادہ مستحق ہیں۔ جیسا کہ مسند احمد کی ایک روایت ہے۔ احق کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کا حضرت فاطمہ، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وغیرہ فرمانا یا حضرت فاطمہ کے مکان کے قریب گزرتے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ اَھْلَ الْبَیْتِ یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ الخ سے خطاب کرنا اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے تھا۔

مولانا حسن میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمایا۔

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیہ تطہیر سے ظاہر ہے شان اہلبیت

شہدا کی زندگی کا بھی اعلان خود خداوند کریم دوسرے پارہ کے تیسرے رکوع میں فرماتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ" بَلْ اَحْیَاءٌ" وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

شان نزول

سب سے پہلے اس آیہ کا شان نزول پیش کرتا ہوں۔ جب میدان بدر میں کئی مسلمان شہید ہوئے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ فلاں مر گیا۔ وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہوگیا۔ غیرت الٰہی اس کو برداشت نہ کر سکی، کہ جن لوگوں نے اس کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ انہیں مردہ کہا جائے۔ اس لئے یہ آیت نازل فرما کر اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ کہنے سے سختی سے روک دیا۔ بلکہ بتایا کہ وہ زندہ ہیں۔

شہداء کی زندگی

شہداء کی زندگی کس طرح کی ہے وہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ اللہ کی تفسیر مظہری سے بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ کیونکہ دیوبندی اور غیر مقلدین دونوں طبقوں نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کو اپنا بزرگ اور پیشوا تسلیم کیا ہے۔ بلکہ غیر مقلدین جو کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مولوی ابو یحییٰ خاں نوشہروی نے اپنی کتاب "اہلحدیث کی علمی خدمات" قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو اپنی جماعت کا فرد قرار دیا ہے۔ ان کی تفسیر مظہری کو علمی خدمات میں شامل کیا ہے۔

دیوبندی مکتب فکر کے مفتی اعظم مولوی محمد شفیع صاحب کراچی والے جو کہ ایک عرصہ تک دارالعلوم دیوبند میں بھی مفتی کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔ اپنی تفسیر معارف القرآن کی جلد اول کے صفحہ ۵۸ پر تفسیر مظہری کے متعلق لکھتے ہیں کہ

یہ تفسیر بہت سادہ اور واضح ہے اور اختصار کے ساتھ آیات قرآنی کی تشریح معلوم

کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ انہوں نے الفاظ قرآنی کی تشریح کے ساتھ متعلقہ روایات کی بھی کافی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور دوسری تفسیروں کے مقابلے میں زیادہ چھان پھٹک کر روایات کو لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ تفصیل میں نے اس لئے بیان کی ہے۔ تاکہ شہداء کرام کی حیات کے متعلق عقیدہ پختہ ہو جائے اور ذہن سے باطل خیال نکل جائے کہ صرف اہل سنت و جماعت ہی شہداء کو زندہ مانتے ہیں۔ اب تفسیر مظہری سے اس آیہ شریفہ کی ہی تفسیر کرتے ہوئے حیات شہداء کا جس انداز سے ذکر کیا ہے۔ وہ سناتا ہوں، سنیئے اور دلوں کو مسرور کیجئے۔

شہداء کے زندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو جسم کی سی قوت عطا فرماتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہ زمین آسمان جنت سب جگہ کی سیر کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کی مدد کرتے اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں اور اسی حیات کی وجہ سے زمین ان کے بدن اور کفن کو نہیں کھاتی۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہدائے بدر کی روحیں ہر رات عرش کے نیچے سجدہ کرتی ہیں اور اسی طرح قیامت تک کرتی رہیں گی اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہدا جب شہید ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک نہایت عمدہ جسم میں ان کو اتارتے ہیں اور روح کو حکم ہوتا ہے کہ اس میں داخل ہو۔ وہ اس میں داخل ہو کر اپنے جسم کو دیکھتی ہے اور بولتی ہے اور سمجھتی ہے کہ لوگ میرا کلام سنتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہیں۔ اسی حالت میں حوریں اس کے پاس آتی اور اس کو آکر لے جاتی ہیں۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے یہاں سبز پرندوں میں رہتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں اور عرش کے نیچے جو قندیلیں ہیں ان میں آرام کرتی ہیں۔ یہ حیات شہداء ہی کو عطا نہیں ہوئی۔ بلکہ آثار و احکام سے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ انبیاء میں یہ حیات سب سے زیادہ ہے حتی کہ اس کا اثر خارج میں یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے آپ کی وفات کے بعد نکاح جائز نہیں ہے اور صدیق اس حیات ہی میں شہداء سے اعلی درجہ میں ہیں اور صالحین یعنی اولیاء شہداء میں کم ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ ملحق ہیں۔

سینکڑوں ہزاروں معتبر حکایتیں ایسی ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء اپنے دوستوں کی اعانت کرتے ہیں۔ اپنے دشمنوں کو ہلاک وتباہ کرتے ہیں اور جس کو اللہ تعالی کی طرف سے حکم ہوتا ہے اس کو اللہ کی راہ دکھاتے ہیں۔

احادیث واخبار سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء شہداء اور بعض صالحین کے بدن کو بھی زمین نہیں کھاتی۔ حاکم ابوداؤد نے حضرت اوس بن اوس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کا جسم حرام فرمادیا ہے اور ابن ماجہ نے بھی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ نے حضرت عبدالرحمن بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہما کی قبر سیلاب کی وجہ سے دھنس گئی۔ یہ دونوں حضرات احد کے دن شہید ہوئے تھے اور دونوں ایک ہی قبر میں دفن کردیئے گئے تھے۔ جب قبر پانی کی وجہ سے خراب ہوگئی تو چاہا کہ انہیں یہاں سے اور جگہ دفن کردیا جائے، قبر کھودی گئی دیکھا تو اسی طرح ہیں، کوئی تغیر نہیں آیا۔ گویا کل دفن کیے گئے تھے۔ حالانکہ ان کی شہادت کو اس وقت چھیالیس برس ہوچکے تھے۔

بیہقی سے مروی ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ارادہ نہر کظامہ کے جاری کرنے کا حکم ہوا تو اس کے بہنے کی جگہ شہداء احد کی قبریں واقع ہوئیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعلان کرادیا کہ احد میں جو لوگ شہید ہوئے تھے۔ ان کے وارث سب یہاں آئیں۔ لوگ آئے تو شہداء کو دیکھا کہ سب تروتازہ ہیں اور بال بڑھے ہوئے ہیں۔ اتفاقاً ایک شہید کے پاؤں پر پھاؤڑا پڑ گیا تو خون کا ایک فوارہ جوش

مارنے لگا اور مٹی کھودنے کی حالت میں ایک جگہ سے جو مٹی کھودی تو تمام جگہ مشک کی خوشبو پھیل گئی اس واقعہ کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ بیہقی نے اس واقعہ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھاوڑا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر پڑا تھا۔

دوستان عزیز! شہداء کرام کی حیات اور زندگی کے متعلق قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کی تفسیر آپ نے سماعت فرمائی۔ ان کی زندگی کے علاوہ ان کا اپنے دوست احباب کی اعانت و مدد اور دشمنوں کو ہلاک وتباہ کرنے کا بھی ذکر آپ نے فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث کہلانے والے وہابیوں کے مسلمہ مفسر ہیں۔ انبیاء اور اولیاء کی مدد نصرت اور تصرف کو شرک قرار دینے والے ذرا اپنے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ پر غور فرمائیں۔

سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اہل بیت اطہار میں سے بھی ہیں اور شہداء میں بھی اعلیٰ منصب کے مالک ہیں۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

اس نواسے پر محمد مصطفیٰ کو ناز ہے
اس کی ہمت پر علی شیر خدا کو ناز ہے
سجدے اوروں نے بھی کیے اس کا عجب انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے

زندہ جاوید کا ماتم

ان لوگوں پر سخت تعجب ہے۔ جو سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرتے ہیں اور محب اہل بیت بھی کہلاتے ہیں۔ کیا زندہ کا ماتم کرنے والا عقلمند شمار کیا جاتا ہے۔

آپ میرے سامنے زندہ ہیں اور میں آپ کا ماتم شروع کر دوں تو آپ یقیناً کہیں گے کہ مولوی صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ زندوں کا ماتم کر رہے ہیں۔ آپ مجھے انجان سمجھیں گے۔ اسی طرح جو سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی حیات اور زندگی کا بھی قائل ہو اور پھر ماتم حسین کرے، اہل خرد تو اس کو عقل مند نہ سمجھیں گے۔

کسی جگہ مشاعرہ ہو رہا تھا۔ وہاں پر ایک ماتمی شاعر تھا اس نے اس طرح مصرعہ پڑھا۔

کافر ہیں جو حسین کا ماتم نہیں کرتے

وہاں پر ایک سنی شاعر (جو صحیح معنیٰ میں شہداء کربلا علیہم الرضوان کا نیاز مند تھا)۔ بھی موجود تھا اس نے اس پر گرہ لگائی۔

کافر ہے جو منکر ہے حیات شہداء کا
ہم زندہ و جاوید کا ماتم نہیں کرتے

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی حیات اور زندگی ایک ایسی بے مثال زندگی ہے بلکہ قرآنی آیت ''لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَات'' بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کی تفسیر ہے۔ جنہوں نے سر کٹا کر نیزے کی نوک پر سوار ہو کر بھی کلام کیا ہے۔

اب زندہ مان کر پھر ماتم کیا جائے یہ حماقت اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

شہادت انعام الٰہی ہے

دوستان عزیز! شہادت انعام الٰہی ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے پانچویں پارہ چھٹے رکوع میں فرمایا ہے۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اب آپ خود ہی بتائیں جس کو اللہ کی طرف سے انعام ملے اور اس انعام پر جو ماتم کرے۔ اس پر انعام یافتہ خوش ہوگا یا کہ ناراض۔ یقیناً ناراض ہوگا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء شہداء کربلا علیہم الرضوان کو اللہ تعالیٰ نے انعام سے نوازا اور جو ان کا ماتم کرے گا۔ ان پر حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اور شہداء

کربلا علیہم الرضوان خوش نہ ہوں گے۔ بلکہ ناراض ہوں گے اور ان کی ناراضگی دنیاو آخرت میں خسارہ ہی خسارہ کا سبب ہے

اے کربلا کی خاک! تو اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتول

آخر میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں کے صدقے میں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی جان اسلام کی راہ میں قربان کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اور وہ کام کرنے کی ہمت دے جس سے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ذات اور نواسۂ رسول سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ ہم سے راضی ہوں اور ایسے کاموں سے بچائے جس سے کل قیامت کے دن اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں شرمندہ ہونا پڑے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 3

شہنشاہ کربلا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَقَدْ اَتٰی عَلَیْهِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا لِیَكُوْنَنَّ لِلْعَالَمِیْنَ هَادِیًا وَّ نَصِیْرًا وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ اِلَی الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّ جَعَلَهٗ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(پ ۱ ع ۵)

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔

عالی حضرات:

یہ محرم شریف کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں شہزادہ گلگوں قبا نواسہ محمد مصطفیٰ جگر گوشۂ علی المرتضیٰ نورِ چشم فاطمۃ الزہرا شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

یزید کو مشیروں کی رائے

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یزید پلید تخت پر بیٹھا تو اس نے اپنے مشیروں کا ایک اجلاس بلایا۔ اس اجلاس میں اس کے مشیروں نے اس کو مشورہ دیا۔ اگر تو اپنے دور حکومت کو مضبوط کرنا چاہتا ہے تو چار آدمیوں سے بیعت لینے کی کوشش کرو۔ اگر وہ چار آدمی تیری بیعت کرلیں۔ تو پھر تجھے کسی قسم کی پریشانی نہیں۔

وہ چار شخصیتیں حضرت حسین بن علی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم ہیں اور یہ چاروں مدینہ منورہ میں ہی رہتے تھے۔ چنانچہ یزید نے حاکم مدینہ مروان کو پیغام بھیجا کہ ان چاروں سے میری بیعت لے۔ حاکم مدینہ نے ان چاروں کو بلایا۔ اور یزید کا پیغام سنایا اور ان کو یزید کی بیعت کرنے کو کہا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کا بیعت سے انکار

حضرت امام حسین، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اس کی بیعت کرنے سے صاف انکار کیا۔

عالی حضرات: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے صاحبزادے ہیں۔ اور جیسے یہ صاحبزادگان ہیں۔ وہ خلفاء راشدین ہیں۔ اور تینوں آپس میں دوست بھی ہیں۔ اب ان کی اولاد و امجاد کی محبت اور نظریات کی ہم آہنگی بھی

مشاہدہ فرمائیں۔ کہ جو حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لخت جگر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ وہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن کی رائے اور وہی رائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی رائے ہے۔ ان کے صاحبزادگان نے اپنے باپوں کی محبت اور خلوص کو برقرار رکھا۔ اور آپس میں اس محبت اور خلوص کا مظاہرہ فرمایا۔ اور تاریخ اسلام میں ایک مثال قائم فرمادی ہے۔ ہمارے باپ بھی ایک دوسرے کے دوست تھے۔ ان کی اولاد بھی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی

یہ ہوا کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

جو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بغض عداوت رکھتے ہیں۔ لیکن اہل بیت اطہار علیہم الرضوان اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام لیوا اور ان سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ انہیں اس حقیقت کو کبھی بھی بھولنا نہ چاہیے۔

اگر واقعی اُنکے دل میں محبت اہل بیت ہے۔ ان سے خلفاء راشدین کے باہمی تعلقات جو ہیں۔ ان کو بھی بیان کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کی عظمت اور تعلق داری کا تذکرہ ضرور کرنا چاہیے۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض ناعاقبت اندیش خارجی ذہن کے لوگ یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں اور محراب و منبر میں کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے صرف اور صرف اقتدار کی خاطر یزید کی بیعت نہ کی تھی۔ ان کی قرآن و حدیث پر نظر نہ ہے۔

سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جنکا تعلق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خاندان سے ہے وہ خانوادہ نبوت اور اہل بیت اطہار میں سے ہیں۔ اور اہل بیت اطہار کی عظمت و رفعت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک کے بائیسویں پارے میں فرمایا ہے۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○

اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہل بیت نبوت تسلیم بھی کرلیا۔ پھر ان کے متعلق یہ عقیدہ اور نظریہ رکھنا کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کے پیش نظر حقانیت کے خلاف برسرپیکار ہوئے۔ یہ نظریہ قطعاً باطل ہے۔ حاکم مدینہ مروان نے جب یزید پلید کی بیعت کے متعلق ان کو کہا تو یقیناً انکے دل و دماغ میں اپنے خاندان کے تقدس کا خیال آیا ہے۔ اے حسین! دیکھ یہ تیرے لئے ایک امتحان ہے۔ تو اپنے خاندانی تقدس کا خیال کرتا ہے۔ یا مصائب و آلام سے ڈرتے ہوئے اس تقدس کو پامال کرتا ہے۔ باطل کے مقابلہ میں حق کا پرچم بلند کرتا ہے یا کہ باطل کو قبول کرتا ہے۔

سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ عترت رسول تھے۔ انکے سامنے اپنے پیارے نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک تھا۔ جو آپ نے حج کے موقعہ پر عرفہ کے دن اپنی امت کو فرمایا۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ۔

اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے۔ گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت۔ اور یہ حدیث جامع ترمذی مناقب اہل بیت اور مشکوٰۃ شریف میں فضائل اہل بیت کے باب میں ہے۔ جب حاکم مدینہ مروان نے یزید کا پیغام سنایا۔ تو سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اپنے نانا جان کا فرمان کہ قرآن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا سامنے تھا۔ اور قرآن کا حکم یہ ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ۔ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ۔ یزید کا کردار ان کے سامنے تھا۔ تو کس طرح اس کے ناپاک ہاتھ میں اپنا پاک ہاتھ دے سکتے تھے۔ سیدنا امام عالی مقام امام حسین

رضی اللہ عنہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کا فرمان تھا۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

اب خود ہی بتاؤ کہ یزید پلید سے بیعت کرنا اس سے تعاون کرنا ہی تھا۔ اور یزید پلید کی بیعت نہ کرکے انہوں نے قرآنی حکم کی تعمیل کی ہے۔

دوسرے عزیز! سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اپنی خاندانی عظمت و رفعت کا علم تھا۔ اس سے بڑھ کر عزت و عظمت کیا ہوگی کہ ہر نمازی نماز میں آل محمد پر درود بھیجتا ہے۔ وہ نماز حرم کعبہ میں ادا ہو یا مسجد نبوی میں سرزمین حجاز مقدس میں ادا ہو یا کہیں نماز جو بھی ادا کرتا ہے۔ وہ آل محمد پر درود پڑھتا ہے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آل محمد کے اعلیٰ ترین فرد ہیں۔

اگر اقتدار کا خیال ہے تو اس سے بڑھ کر اور عظمت و رفعت کیا ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اس حدیث شریف کو امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری میں اور امام مسلم علیہ الرحمۃ نے صحیح مسلم میں امام ابو عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ نے جامع ترمذی میں اور دیگر آئمہ حدیث نے اپنی مستند کتب احادیث میں درج فرمایا ہے۔

دنیا میں ہی جس کو جنتی نوجوانوں کا سردار خود سرور کونین وسیلتنا فی الدارین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ ان کے متعلق اقتدار کی ہوس کا خیال اور بلکہ اسکا شائبہ

ہی اہل عقیدت ومحبت کیلئے زیبا نہیں۔ میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کیا بات ہے رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

عالی حضرات! سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے پیارے نانا جان کا فرمان تھا۔ جس میں انہوں نے اپنے غلاموں کو قرآن پاک اور اہل بیت اطہار کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حکم فرمایا ہے جب عام مسلمانوں کو قرآن پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حکم ہے۔ تو خانوادۂ نبوت کے عظیم سپوت جن کا نام ہی حسین ہے۔ اور جسکی والدہ ماجدہ زہرا ہے۔ جنکے والد ماجد مرتضیٰ ہیں۔ وہ قرآن میں فرمودات ربانی کو کیوں نہ ہر وقت پیش نظر رکھے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ محبت پیش کرتے ہوئے کسی نے خوب کہا ہے۔

کون شبیر وہ جس کا نانا نبی!
جس کی ماں فاطمہ اور بابا علی!
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام
کرلیا نوش جس نے شہادت کا جام

اگر امام حسین رضی اللہ عنہ اقتدار کی خاطر گئے ہوتے تو سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی شہادت کی خبر اس وقت ارشاد فرمادی تھی۔ جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ گود میں تھے۔ چنانچہ احادیث شریفہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپکے سامنے ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ سنیے!

شہادت حسین کی خبر

مشکوٰۃ شریف میں فضائل اہل بیت کے باب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی

چچی جان حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں۔

فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ

میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کی گود مبارک میں دیا۔

ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ پھر میرا دھیان ہٹ گیا۔ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَالَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ آپ پر میرا باپ اور ماں قربان یہ کیا ہے؟ آپ رو رہے ہیں۔ یعنی لخت جگر گود میں ہے۔ یہ وقت خوشی کا ہے خوشی کے موقعہ پر یہ غم کیسا تو آپ نے فرمایا۔

اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا۔

میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی۔ میں نے عرض کیا۔ اس بیٹے کو؟ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں!

وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ

جبریل میرے پاس وہاں (کے میدان کی) سرخ مٹی میں سے کچھ مٹی لائے۔ یعنی جبریل علیہ السلام نے مجھے کربلا کی مٹی لاکر دکھائی ہے۔ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون مبارک سے سرخ تھی خیال رہے کہ کربلا معلی کی مٹی سرخ نہ تھی۔ بلکہ قتل حسین کے وقت یا تو ساری مٹی سرخ ہو گئی تھی یا خاص وہ مٹی جس پر سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون مبارک گرا۔ وہ مٹی لاکر دکھائی۔

دوستان عزیز! اس حدیث شریف میں بالکل عیاں ہے کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ آپ کو شہید بھی وہ کریں گے۔ جو آپ کے امتی کہلاتے ہوں گے اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہوں گے۔

ایک دوسری حدیث بھی سنیے۔ جو مشکوٰۃ شریف کے فضائل اہل بیت کے علاوہ علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے اپنی مسند میں درج فرمائی ہے۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ:

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ

میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں دیکھا

اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْهَا دَمٌ

بال بکھیرے ہوئے گرد آلود تھے۔ اور آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی تھی۔ جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

مَا هٰذَا یہ کیا ہے فرمایا:

هٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ یہ امام حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔

وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْیَوْمِ آج میں اس خون کو اٹھاتا رہا۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میرے اس خواب اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت بالکل ایک ہی تھا۔ اس میں پل بھر کا فرق نہ تھا۔

عالی حضرات! ان احادیث مبارکہ کے علاوہ دیگر مستند محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی کتب میں ایسی روایات نقل فرمائی ہیں جس میں پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی ہے۔ ان احادیث کے ہوتے ہوئے اگر کوئی عالم کہلانے والا یہ کہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اقتدار کیلئے یزید کی

بیعت نہ کی تھی۔ سراسر گمراہی اور بے دینی ہے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آج امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کیلئے اقتدار اقتدار کا اعلان کرنیوالے حضرات کا اپنے علماء کے متعلق جو خیال ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اپنے علماء کیلئے تو ان کا نعرہ ہے۔

جھنگوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔

اور احسان الٰہی کے متعلق تو یہ کہیں۔

علامہ تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔

مگر جس خون حسین کو اور انکے ساتھیوں کے خون مبارک کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں جمع کرتے ہوں۔ اسکے متعلق یہ کہیں کہ وہ اقتدار کیلئے تھا۔ حتیٰ کہ کاموکی کے غیر مقلد اور نام نہاد اہلحدیث مولوی نے تو اپنی کتاب معارف یزید میں یہاں تک لکھ دیا" لوگ کہتے ہیں کہ کربلا کے واقعہ نے اسلام کو زندہ کر دیا ہے۔ نہیں نہیں یہ غلط ہے بلکہ کربلا کے واقعہ نے اسلام کو مردہ کر دیا ہے"۔ اس پر بے غیرتی اور بے دینی کی انتہا ہے کہ اس کتاب کو شائع کرنیوالی وہابیوں کی تنظیم شبان اہلحدیث ہے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت صرف اور صرف قرآن پاک اور نانا جان کے ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نہ فرمائی۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ نے اس لئے تو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دین پناہ است حسین!

سر داد نہ داد دست در دست یزید!

حقا کہ بنائے لا الہ است حسین!

احباب اہل سنت! سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اہل سنت و

جماعت مسلک کی حقانیت بھی عیاں ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کربلا معلی میں اپنی آنکھوں سے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیوں کی شہادت ملاحظہ فرما رہے تھے۔ انکے مبارک خون کو پیالہ میں جمع فرما رہے تھے۔ جس سے اظہر من الشمس کہ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب چاہیں جہاں چاہیں جس وقت چاہیں تشریف لا سکتے ہیں۔

باقی رہا اعتراض کہ مدد کیوں نہ فرمائی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مدد اور نگاہ کرم کا نتیجہ ہی تھا کہ سرکار سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہزار ہا یزیدیوں کے مقابلہ میں انہوں نے اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی صبر و استقلال کا دامن نہیں چھوڑا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا آپ کی مدد ہی تھی۔

اللھم اعط الحسین صبرا واجرا

اے اللہ حسین کو صبر عطا فرما اور اجر بھی۔

اب خود ہی دیکھئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدد فرمائی کہ نہ کی۔ بد مذہبوں کا ذہن یہ ہے کہ مدد یہ ہے جام شہادت نوش نہ فرماتے تو یہ جہالت کے سوا اور کچھ بھی نہیں شہادت کو اللہ تعالی نے اپنا فضل اور انعام فرمایا ہے قرآن پاک میں پانچواں پارہ میں ہے۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ تو جس کو اللہ تعالی انعام عطا فرمائے اور اسکا رسول وہ لینے نہ دے۔ اور اس سے محروم کر دے۔ یہ کیسی مدد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد صبر اور اجر کی دعا ہے جو کہ کربلا معلی میں یزیدیوں کے ظلم و ستم کے سامنے جس انداز سے آقا حسین نے اور انکے ساتھیوں نے صبر و استقلال کا مظاہرہ فرمایا اس کی مثال نہیں ملتی۔

کسی شاعر نے خوب فرمایا۔

سجدے اوروں نے بھی کئے اس کا عجیب انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پہ خدا کو ناز ہے

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ رب العالمین اپنے پیارے حبیب کے صدقے حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
نبی کریم کے صحابہ اور آپ کی آل و اولاد کی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 4

عظمت حسین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَالَّذِیْ ھُوَ الرَّحِیْمُ وَالسَّتَّارُ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا نُوْرِ الْاَنْوَارِ ۔ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۔ مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ بَلَغُوْا فِی اَقْصٰی مَرَاتِبِ الْحَقِّ بِصُحْبَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ بِتَصْدِیْقِہٖ وَالْاِقْرَارِ ۔

اَمَّا بَعْدُ ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں ۔ انھیں مردہ نہ کہو ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں ۔ (پ ۲ ع ۳)

عالی حضرات: یہ ماہ مبارک محرم الحرام ہے اس ماہ مبارک کی دس تاریخ کو جگر گوشہ علی المرتضیٰ نور چشم سیدۃ النساء نواسہ سید الانبیاء شہزادہ گلگوں قبا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نانا جان کے دین متین کی عظمت و رفعت کی خاطر اپنی جان اور اپنے صاحبزادوں، بھتیجوں، بھانجوں اور ساتھیوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دین اسلام اور اس کے جانثاروں کو زندہ و تابندہ کر دیا۔

صائم چشتی کہتے ہیں۔

سرورِ کونین کی آنکھوں کے تاروں کو سلام — سیدہ زہرا کے سارے نور پاروں کو سلام
تا ابد چلتا رہے گا سکہ جن کے عزم کا — ان بجی ملک وفا کے تاجداروں کو سلام
حشر تک ساطع رہے گی جن سے خوشبوئے وفا — کربلا میں بسنے والوں کے مزاروں کو سلام

سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات وہ ذات ہے جو اہل بیت اطہار علیہم الرضوان میں سے ایک عظیم فرد ہیں۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک مشکوٰۃ شریف، جامع ترمذی ص ۲۱۲ ج ۲ اور دیگر کتب احادیث موجود ہیں۔ فرمایا

حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا — حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔

جہان عشق و محبت ہے آستان حسین
نشان حق و صداقت ہے آستان حسین

اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد مبارک ہے جو کہ محدث ترمذی نے جامع ترمذی ص ۲۲۱ ج ۲ میں مشکوٰۃ المصابیح میں درج فرمایا ہے۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانِیَ مِنَ الدُّنْیَا بیشک حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

دوستان عزیز! سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت آپ نے

عالی حضرات: یہ ماہ مبارک محرم الحرام ہے اس ماہ مبارک کی دس تاریخ کو جگر گوشۂ علی المرتضیٰ نور چشم سیدۃ النساء نواسہ سید الانبیاء شہزادہ گلگوں قبا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نانا جان کے دین متین کی عظمت و رفعت کی خاطر اپنی جان اور اپنے صاحبزادوں، بھتیجوں، بھانجوں اور ساتھیوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دین اسلام اور اس کے جانثاروں کو زندہ و تابندہ کر دیا۔

صائم چشتی کہتے ہیں۔

سرورِ کونین کی آنکھوں کے تاروں کو سلام　　سیدہ زہرا کے سارے نور پاروں کو سلام
تا ابد چلتا رہے گا سکہ جن کے عزم کا　　ان بھی ملک وفا کے تاجداروں کو سلام
حشر تک مہکتی رہے گی جن سے خوشبوئے وفا　　کربلا میں لیٹنے والوں کے مزاروں کو سلام

سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات وہ ذات ہے جو اہل بیت اطہار علیہم الرضوان میں سے ایک عظیم فرد ہیں۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک مشکوٰۃ شریف، جامع ترمذی ص ۲۱۲ ج ۲ اور دیگر کتب احادیث موجود ہیں۔ فرمایا

حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا　　حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔

جہان عشق و محبت ہے آستان حسین
نشان حق و صداقت ہے آستان حسین

اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد مبارک ہے جو کہ محدث ترمذی نے جامع ترمذی ص ۲۲۱ ج ۲ میں مشکوٰۃ المصابیح میں درج فرمایا ہے۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا بیشک حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

دوستان عزیز! سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و رفعت آپ نے

کی اور ان کے علاوہ کئی احادیث شریفہ ہیں۔ جن میں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائے ہیں۔ یہ وہ حسین پاک ہیں۔ جن کی ولادت سے پہلے ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچی ام الفضل رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی۔ کتب احادیث میں موجود ہے کہ

ایک دن ام الفضل رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ٹکڑا کٹ کر میری گود میں گرا ہے۔ سرور انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' چچی اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ اور آپ کی گود میں کھیلے گا۔

شارحین کرام نے وہ بیٹا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مافی الارحام کا علم عطا فرمایا ہے۔ تب ہی تو فرمایا سیدۃ النساء کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں۔ ان کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے اور اپنے عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی بچپن میں ہی تھے کہ ان کی شہادت کی خبر پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ جیسا کہ محدث حاکم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستدرک صفحہ ۱۷۷ جلد ۳ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص الکبریٰ ص ۱۲۵ جلد ۲ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے صواعق محرقہ ص ۱۹۰ میں حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی چچی ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو پیارے آقا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش مبارک میں پیش کیا تو دیکھا یک دم آپ کے چشم مبارک آبدیدہ ہیں۔ میں نے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا

میرے پاس جبرئیل آئے انہوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔

اُمّ المومنین اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا کی روایت

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ صفحہ ۱۲۵ جلد ۲ علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۹۹ جلد ۸، علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۰، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے سر الشہادتین صفحہ ۲۵ میں ام المومنین سیدتنا ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت نقل فرمائی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

لقد دخل علی البیت ملک لم یدخل قبلها فقال لی ان ابنک هذا حسین مقتول وان شئت اریتک من تربة الارض التی یقتل بها فاخرج تربة حمرا

میرے گھر میں ایک فرشتہ آیا۔ جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہ آیا تھا۔ تو اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھاؤں جہاں یہ قتل کیا جائے گا۔ پھر اس نے تھوڑی سے سرخ مٹی نکالی

شیخ المحدثین علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے تہذیب التہذیب کے صفحہ ۳۴۷ جلد ۲ مطبوعہ حیدر آباد دکن امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ نے صفحہ ۱۲۵ جلد ۲، علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۱ میں ایک اور روایت درج فرمائی ہے۔ سرکار ام المومنین ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما میرے گھر میں کھیل رہے تھے کہ جبریل امین آئے اور کہا۔

یامحمد ان امتک لتقتل ابنک هذا من بعدک واومی بیده الی الحسین واتاه بتربة فشمها وقال ریح کرب و بلاء فبکی رسول الله صلی الله علیه وسلم وضمه الی صدره	اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو آپ کے بعد قتل کر دیگی۔ لوآ پکو مٹی دی آپ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا اس میں کرب وبلا کی بو ہے تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی آنکھوں سے آنسو مبارک نکل آئے اور حسین کو سینے سے لگایا اور فرمایا
یا ام سلمه اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها ام سلمة فی قارورة ثم جعلت تنظر الیها کل یوم وتقول ان یوما تحولین دما لیوم عظیم	اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ میرا یہ بیٹا (امام حسین) شہید ہو گیا ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل میں رکھ دیا۔ اور وہ ہر روز اسکو دیکھتیں اور فرماتی جس دن یہ مٹی خون ہو جائیگی وہ دن عظیم دن ہوگا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ صفحہ ۱۲۵ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۰ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے سر الشادتین صفحہ ۲۳ پر روایت نقل فرمائی ہے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بعدی بارض الطف وجاء نی بھذہ التربۃ فاخبرنی ان فیھا مضجعہ

مجھ کو جبریل امین نے خبر دی کہ میرے بعد میرا بیٹا حسین ارض طف میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور جبریل میرے پاس (اس زمین کی) یہ مٹی لائے اور مجھے اس نے خبر دی ہے کہ وہی ان کے لیٹنے کی جگہ ہے۔ یعنی وہی ان کا مدفن ہے۔

نکتہ

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں بالکل عیاں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو امام عالی مقام کی شہادت کا علم تھا۔ پھر آپ نے کربلا کی مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عنایت فرمائی کہ اس کو سنبھال کر رکھنا اس سے بھی عیاں ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ جب میرا نواسہ حسین شہید ہوگا اس وقت میری بیوی ام سلمہ زندہ ہوگی۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت حسین کا علم تھا۔ اور پھر محبت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرتا ہے۔

مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کی شہادت موقوف کرنیکی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض نہیں کی۔ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی عصر کی نماز ادا کرنے کیلئے ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹا سکتا ہے۔ جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کو

اور فرما سکتے ہیں۔ جو نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحابیہ کے مردہ بچہ کو زندہ فرما سکتے ہیں۔ پتھروں سے کلمہ پڑھوا سکتے ہیں۔ وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے نواسے حسین کی شہادت بھی موقوف کرا سکتے تھے۔ مگر آپ نے ایسا کیوں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ شہادت ایک عظیم منصب ہے۔ عظیم منصب کو قبول نہ کرنا یہ مقام نبوت کے خلاف ہے۔

وہ لوگ جو کہتے پھرتے ہیں کہ نبی اگر مدد کر سکتے تو اپنے نواسے حسین کو کیوں نہ بچا سکے۔ یہ جہالت اور مقام نبوت سے نا آشنائی کی بناء پر ہے۔

ویسے واقعات کرب و بلا پر اگر غور و خوض کیا جائے۔ اور سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے صبر و استقلال کو دیکھا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا یہ دعائے نبوی کا ہی نتیجہ ہے۔ جو سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام عالی مقام کیلئے فرمائی تھی۔ وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا

اے اللہ حسین کو صبر بھی عطا فرمایا اور اجر بھی

یزیدیوں کے ظلم و ستم کی داستان سے سنگدل سے سنگدل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ دل دہل جاتے ہیں۔ مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بیباکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

مگر جس انداز سے سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ نے عزم، صبر اور استقلال کا مظاہرہ فرمایا۔ وہ انہیں کا حق تھا۔

جو خزاں کے ساتھ پورے زور سے ٹکرا گئیں
گلستان فاطمہ کی ان بہاروں کو سلام

یہ صبر اور استقلال اللھم اعط الحسین صبراً جو دعائے مصطفوی مدنی ہیں تو اور کیا ہے۔

گلشن صدق و صفا کا لالۂ رنگین حسین شمع عالم مشعل دنیا، چراغ دین حسین
سر سے پا تک سرخی افسانہ خونین حسین جس پہ شاہوں کی خوشی قرباں وہ غمگین حسین
مطلع نور مہ و پرویں ہے پیشانی تیری باغ لیتی ہے ہر اک مذہب سے قربانی تیری

پھر سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں اپنی آنکھوں سے سب کو شہید ہوتے دیکھا۔ یزیدیوں کے ظلم وستم دیکھے لاشوں کو تڑپتا ہوا دیکھا۔ ہر ایک کی لاش خود اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر خیموں میں لائے مگر زبان مبارک سے کوئی کلمہ ایسا نہ نکلا جس سے بے صبری کا اظہار ہوتا ہو۔ بلکہ پاک دامن بیبیوں کو بھی صبر و استقلال کی تلقین فرمائی۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی وصیت

چنانچہ شیعہ حضرات کے ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون کے صفحہ ۴۳۴ پر سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی وصیت درج فرمائی ہے جو آپ نے اپنی ہمشیرہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمائی وہ وصیت یہ ہے۔

اے خواہر گرامی ترا سوگند بلا ہم کہ چوں من از تیغ اہل جفا بعالم بقا رحلت نمایم گریباں چاک نکنید و اخراشید و واویلا مگوئید۔

اے میری ہمشیرہ تم کو میں قسم دیتا ہوں کہ جب شہید ہو کر عالم بقا رحلت کروں تو گریباں چاک نہ کرنا، منہ نہ نوچنا۔ اور واویلا نہ کرنا۔

شیعہ حضرات کے مولوی اولاد حیدر فوق نے اپنی کتاب "ذبح عظیم" میں بحوالہ ابو اسحاق اور ناسخ التواریخ نقل کیا ہے کہ

امام عالی مقام خیمہ میں تشریف لائے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں۔ ارشاد فرمایا کہ سب اہل بیت اطہار کو جمع کرو۔ سب جمع ہوئے۔ تو ان گرفتاران مصیبت کو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم سے صرف اس وصیت کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ جس وقت میں شہید ہو جاؤں، میرے ماتم میں تم گریبان چاک نہ کرنا، اپنے منہ پر

... اور اپنے رخساروں کو مجروح نہ کرنا۔

شیعہ مسلک کی کتاب انارة البصائر کے صفحہ ۲۹۷ پر سیدنا امام عالی مقام کی وصیت ... وہ بھی بیان کرنے کے قابل ہے۔ سنیے جو بھی محبان حسین کے گروہ میں اپنے ... ہے اس وصیت پر عمل کرے۔ وہ وصیت یہ ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ... سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہیں۔

... جو میرا حق تم پر ہے اس کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میری مصیبت اور ... صبر کرنا۔ پس جب میں شہید ہو جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا۔ بال نہ نوچنا۔ ... چاک کرنا۔ تم سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہو۔ جیسا انہوں ... کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت پر صبر فرمایا تھا۔ اس طرح تم بھی میری ... پر صبر کرنا۔

... سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی وصیت پر غور فرمائیں کس احسن انداز سے ... کو اپنا مقام بتا رہے ہیں۔ اور نانا جان کی پیاری شریعت مطہرہ کی تعلیم دے ... فرما رہے ہیں۔ عقیدت مندوں اور نیاز مندوں کو انداز عقیدت سکھا ... اعظم چشتی نے خوب کہا ہے۔

جہاں میں مسکن و ماویٰ ہے اہل ایماں کا
دیار حسن عقیدت ہے آستان حسین

حدیث صدق و صفا داستان صبر و رضا
بنائے شوق شہادت ہے آستان حسین

زمانہ کہتا ہے جن کو جمال لم یزل
اسی جمال کی حجت ہے آستان حسین

یہیں سے جلتے ہیں اعظم حقیقتوں کے چراغ
ضیائے شمع نبوت ہے آستان حسین

... حضرات! ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ جس طرح حسین پاک نے کربلا میں صبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 5

مسلک اولیاء کرام علیہم الرحمۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالـ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْ
اَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ شَا
شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ
مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا۔ جن
نے فضل کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے
(پارہ ۵ رکوع ۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 5

مسلک اولیاء کرام علیہم الرحمۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَ اَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(پارہ ۵ رکوع ۶)

یہ مہینہ صفر المظفر کا ہے اس مہینہ میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری' حضرت مجدد الف ثانی اور الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے اعراس مبارک مختلف شہروں میں ان سے عقیدت ومحبت رکھنے والے منعقد کرتے ہیں۔

اس لئے یہی مناسب سمجھا کہ ان حضرات کے متعلق کچھ بیان کیا جائے۔ ان تینوں حضرات سے دو شخصیات حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں جن کی ولایت اور نظریات اور علمیت کے اغیار بھی معترف ہیں۔ مگر اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات اور ان کی علمیت کے سختی سے مخالف ہیں۔ اس لئے پہلے ان دو حضرات کے عقائد ونظریات ان کی تصانیف سے پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد اور نظریات پیش کروں گا۔ جس سے واضح ہوگا کہ جو عقائد اور نظریات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے وہی امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔

سب سے پہلے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم پر چلنے والوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ دیکھئے:

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

دوستو! اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دلوں کے رازوں اور بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ اس کو علم ہے۔ ہر ایک گروہ اور جماعت اپنے ہی صراط مستقیم ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں۔ دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں غیر مقلد وہابی کہتے ہیں کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں۔ ہم اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں۔ اس طرح دیگر حضرات کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی وضاحت فرمادی۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

انعام والوں کے راستہ کی قید سے ہی پتہ چلے گا کہ صراط مستقیم پر کون ہیں۔

یہ دور جھوٹ، افتراء اور جعل سازی کا دور ہے۔ ہر اہل و نااہل اپنے آپ کی اہلیت کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے اور یہ باور کراتا ہے کہ میں ہی اہل ہوں۔ رب کریم نے پانچویں پارہ کے ۶ رکوع میں ان لوگوں کی نشاندہی فرما دی ہے کہ جو انعام یافتہ ہیں۔ چنانچہ رب کریم فرماتا ہے۔ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

"اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں"۔

دوستان عزیز! انعام یافتہ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہدا اور صالحین ہیں۔ معلوم ہوا کہ صالحین جس جماعت میں ہیں وہ ہی صراط مستقیم پر ہے آپ برصغیر پر نظر دوڑائیے تو معلوم ہوگا کہ اسلام اولیاء کاملین کے صدقہ میں پھیلا ہے۔ اسلام کی سر بلندی کے لئے میدان عمل میں نکلنے والے اولیاء کاملین ہی تھے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ نے غزنی افغانستان سے ہندوستان کی سرزمین کے لاہور شہر میں قدم رنجہ فرمایا۔ تو اسلام میں بہار آ گئی۔

اس دور میں ہندو و سکھ، عیسائی اور غیر مسلم پورے عروج پر تھے اور مختلف شکلوں میں کفر و شرک کی تاریکیوں میں زور و شور سے مگن اور جتلا تھے۔ جنہوں نے اسلام پیش کیا اور اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں اور اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اسلام کی عظمت کا لوہا منوایا۔ جس کے نتیجہ میں امام الانبیاء شہنشاہ ہر دو سرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا کر دامن مصطفیٰ سے وابستہ کر دیا۔

دامن مصطفیٰ ﷺ سے جو لپٹ گیا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ﷺ ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ آپ کی کوششوں سے اسلام کو کتنی تقویت حاصل ہوئی۔

جو جوگیوں اور سادھوؤں کے پاس جاتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمۃ نے ان کا دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیا۔ پھر وہ مندروں سے ہٹ کر مسجدوں میں آنے شروع ہو گئے۔ پھر انہوں نے غیر خدا کو پوجنا چھوڑ دیا اور معبود حقیقی کو پوجنا شروع کر دیا۔ ان کی زبانوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو گئیں۔ جب ان نومسلموں نے اسلام کی عظمت اور لذت دیکھی تو پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اسلام کے ہی ہو کر رہ گئے لیکن وہ احسان فراموش نہ نکلے انہوں نے دیکھا کہ معبودان باطلہ سے ہٹا کر معبود حقیقی کی بارگاہ میں لانے والا اور مندروں سے ہٹا کر مسجدوں میں لانے والا محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شان والے نبی محترم اور جو ساری کائنات کے آقا مولیٰ ہیں۔ ان کی غلامی سے مشرف کرنے والا علی ہجویری ہمارا محسن ہے۔ جن کی نگاہ کیمیاء سے ہمیں خدا جل جلالہ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملا ہے۔

مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہیے

فضل رب العلا اور کیا چاہیے

ان کی نگاہوں میں اولیاء کاملین کی جو عزت وعظمت ہے۔ وہ بظاہر وہ ان کی عزت و عظمت ان کو خدا سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ اولیاء سمجھ کر کرتے ہیں۔ وہ انکی عزت وتکریم الٰہ سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ بھٹکے ہوؤں کو اللہ کی بارگاہ تک لانے والا سمجھ کر کرتے ہیں۔

لیکن افسوس آج کل ناعاقبت اندیشوں نے جو ظاہری طور پر اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ بلکہ اسلام کا ٹھیکیدار قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اولیاء اللہ کی تعظیم وتکریم کو شرک و کفر قرار دیا کیونکہ ان کے نزدیک اولیاء اللہ کی تعظیم وتکریم اللہ کا مقبول اور ولی سمجھ کر نہیں بلکہ ان کو خدا سمجھ کر کی جاتی ہے جو کہ صریحاً الزام ہے اور کذب بیانی ہے۔

پھر ایسا الزام لگانے والوں کے سامنے یہ بھی ہے اولیاء اللہ سے محبت والفت رکھنے والے ان کی ارواح طیبات کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اگر وہ ان کو خدا یا الٰہ سمجھتے تو ایصال ثواب نہ کرتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ثواب دینے والی ہے۔ ثواب لینے والی نہیں۔

اولیاء کاملین نے اپنی زندگی میں لوگوں کو کفر سے ہٹا کر اسلام کی طرف تاریکی سے ہٹا کر روشنی کی طرف گمراہی سے ہٹا کر ہدایت کی طرف لائے ہیں اور امام الانبیاء حضرت

و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ ان کے گلے میں ڈال دیا۔

جو لوگ روزانہ ان کے مزارات پر حاضری دیتے ہیں تو خدا سمجھ کر نہیں بلکہ خدا کا مقبول سمجھ کر۔ جبکہ نا عاقبت اندیش قبر پر حاضری دینے والوں کو قبر پرست کہتے ہیں۔ ان لوگوں کو اتنا علم نہیں کہ سرورِ کون و مکاں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبور پر تشریف لے جاتے تھے۔ بلکہ ہر سال شہداء احد کی قبور پر بھی جاتے تھے۔

حضور علیہ السلام کا شہداء احد کی قبر پر جانا

اِنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ رَاْسَ كُلِّ حَوْلٍ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال آخر شہداء احد کی قبور پر تشریف لاتے۔

اس کے ساتھ ہی ہے کہ وَالْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ هٰكَذَا يَفْعَلُوْنَ اسی طرح خلفاء راشدین علیہم الرضوان بھی کرتے تھے۔

عالی حضرات! سرورِ عالمیاں رحمت عالمیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ابن ماجہ اور مشکوۃ شریف میں بھی موجود ہے۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازمی ہے۔

لہٰذا قبور پر حاضری دینے والوں کو قبر پرست قرار دینا ارشادات نبوی سے کھلم کھلا بغاوت ہے۔

خلفاء راشدین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور سیدنا علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں ان میں صدیق بھی ہیں اور شہداء بھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان لوگوں کے راستہ پر چلو جن پر میں نے انعام فرمایا اور انعام یافتہ انبیاء صدیقین اور شہداء کا طریقہ قبور پر جانا ثابت ہو گیا۔

اب صالحین کا بھی ثبوت پیش کرتا ہوں۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جن کو دیو بندی اور غیر مقلدین نے بھی اپنی تصانیف میں مقتدر اولیاء اللہ ہی شمار کیا ہے۔ ان کی کتاب لاجواب کشف المحجوب کے حوالہ سے ان کا ہی اپنا واقعہ پیش کرنا بہت ہی مفید ہوگا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دینا

داتا گنج بخش علی ہجویری حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں جو کہ علی بن عثمان الجلابی ہوں۔ شام کے علاقے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک کے سرہانے بیٹھا ہوا سو گیا تھا۔ اپنے آپ کو خواب میں مکہ مکرمہ میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں باب بنی شیبہ سے کعبہ شریف کے اندر تشریف لا رہے ہیں اور ایک بوڑھے بزرگ کو بغل میں اس طرح اٹھایا ہوا تھا۔ جس طرح لوگ پیار و محبت سے بچے کو اٹھاتے ہیں۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گیا اور آپ کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا اور میں اس تعجب میں تھا کہ یہ بوڑھا بزرگ کون ہے؟ حضور علیہ والسلام معجزانہ طور پر میرے باطنی فکر و اندیشے پر مطلع ہو گئے۔

آپ نے مجھے کہا یہ تمہارا اور تمہارے شہر والوں کا امام ہے۔ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مجھے اور میرے شہر والوں کو اس خواب سے بہت امید ہے۔

دوستان عزیز! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری بھی اولیاء کاملین کے مزارات پر جاتے تھے۔ پھر وہ خود ہی بیان فرماتے ہیں۔ وہاں پر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر

بلکہ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مزارات پر حصول مقاصد کے لئے جانا ثابت ہے۔ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب کے باب خلافت کے لطائف میں اپنا ہی واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

ایک دفعہ مجھے باطنی منزل میں رکاوٹ لاحق ہوئی اس سے پہلے مجاہدے کئے مگر رکاوٹ ختم نہ ہوئی اس سے پہلے بھی اسی قسم کا ایک واقعہ در پیش ہوا تھا۔ تو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر کچھ وقت گزارا تھا اور وہ مشکل حل ہو گئی تھی۔

تقدیر مبرم میں تصرف

اب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نورانی کے عقائد اور مسلک کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ آپ کی مکتوبات شریف کا مطالعہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ آپ بزرگان دین کے اعراس پر تشریف لے جاتے تھے۔ اولیاء اللہ کے تصرفات کے قائل تھے۔ چنانچہ مکتوبات شریف دفتر اول کے حصہ سوم کے مکتوب نمبر ۲۱۷ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ امرتسر میں ہے۔

حضرت قبلہ گاہی ام قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ در بعض از رسائل خود نوشتہ اند کہ در قضائے مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیلی بدہد۔ مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم۔ واز یں سخن تعجب بسیاری کردند۔ واستبعادی فرمودند وایں نقل مدت ہا در خزینہ مدرین ایں فقیر بود۔ تا آنکہ حق سبحانہ وتعالیٰ بایں دولت عظمیٰ مشرف ساخت حقیقت حال منکشف گشت۔

حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے۔ مگر اگر میں چاہوں تو اس میں تصرف کروں۔ میں اس بات پر بہت تعجب کیا کرتا تھا۔ کہ آپ کا فرمان بعید از فہم تھا اور بہت مدت تک یہ خیال فقیر کے ذہن میں رہا۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور حقیقت حال منکشف ہوگئی۔

اسی لئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

عالی حضرات! حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجدد دین الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بالا اختصار امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور ان کے مسلک کا موازنہ فرمائیں تو قطعاً کوئی فرق نہ ہوگا۔ لیکن ان کو اولیاء کاملین میں شمار کریں اور ان کے نظریات کو قرآن وحدیث کے مطابق قرار دیا جائے اور اعلیٰحضرت کے عقائد ونظریات کو مشرکانہ قرار دیا جائے۔ یہ جہالت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 6

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ لَهٗ وَلَا وَالِدَ لَهٗ وَلَا مَوْلُوْدَ لَهٗ وَلَا زَوَالَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَاَنَا وَمَاوٰنَا وَاَوَّلَنَا وَاٰخِرَنَا وَحَبِیْبَنَا وَ مَحْبُوْبَنَا وَرَؤُفَنَا وَرَحِیْمَنَا وَکَرِیْمَنَا وَعَلِیْمَنَا وَسَمِیْعَنَا وَشَفِیْعَنَا وَ نَصِیْرَنَا وَبَشِیْرَنَا وَنَذِیْرَنَا وَخَبِیْرَنَا وَکَفِیْلَنَا وَمَطْلُوْبَنَا وَوَکِیْلَنَا وَمَلِیْکَنَا وَمَالِکَ مِلْکِ رَبِّنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا وَوَسِیْلَتَنَا وَمَطْلُوْبَنَا وَمَقْصُوْدَنَا وَمَوْجُوْدَنَا وَنُوْرَنَا وَنُوْرَ اِیْمَانِنَا وَنُوْرَ اِسْلَامِنَا وَنُوْرَ دِیْنِنَا وَنُوْرَ مِلَّتِنَا وَنُوْرَ شَرْعِنَا وَ نُوْرَ رَبِّنَا وَنُوْرَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُوْرَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُوْرَ سَمٰوٰتِ رَبِّنَا وَنُوْرَ اَرْضِ رَبِّنَا وَنُوْرَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُوْرَ فَرْشِ رَبِّنَا وَنُوْرَ قَلَمِ رَبِّنَا وَنُوْرَ لَوْحِ رَبِّنَا وَنُوْرَ کُرْسِیِّ رَبِّنَا وَنُوْرَ قُبُوْرِنَا وَنُوْرَ صُدُوْرِنَا وَنُوْرَ قُلُوْبِنَا وَنُوْرَ سَرَّتِنَا وَنُوْرَ ظُهُوْرِنَا وَنُوْرَ اَجْسَادِنَا وَنُوْرَ اَجْسَامِنَا وَنُوْرَ اَرْوَاحِنَا وَنُوْرَ یَمِیْنِنَا وَنُوْرَ اَیْدِیْنَا وَنُوْرَ اَوَّلِنَا وَنُوْرَ اٰخِرِنَا وَنُوْرَ ظَاهِرِنَا وَنُوْرَ بَاطِنِنَا وَ

نُوْرِ عُلُوْمِنَا وَ نُوْرِ قُرْاٰنِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَوْلَا دِہٖ وَ خُلَفَائِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَ بَنَاتِہٖ وَ عَشِیْرَتِہٖ وَ اَحِبَّائِہٖ وَ اَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

یہ ماہ مقدس ربیع الاول شریف ہے۔ اس مبارک مہینہ کی بارہ تاریخ کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

بعض حضرات اس تاریخ سے اختلاف کرتے ہیں۔ دراصل ان کا یہ اختلاف خلوص پر مبنی نہیں بلکہ مسلمانان عالم جو سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن ولادت کی خوشی اور جشن مناتے ہیں۔ اس خوشی اور جشن کو ناکام بنانے کی ایک سازش ہے۔ ورنہ ان کی جس تاریخ کے متعلق تحقیق ہے وہ اس تاریخ کو جشن اور خوشی منائیں۔ یہ صرف اور صرف عظمت مصطفیٰ اور شان و شوکت مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کم کرنے یا جشن سے جل جانے کی وجہ سے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کو ہر بار منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ کینہ غیظ و غضب سے جل جانے والے تو ہر سال اس جشن کو بند اور ختم کرنے کے لئے کئی سکیمیں بناتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

دل میں بغض و کینہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ذہن نشین نہیں رہتا۔ کہ یہ

وصدہ فرمانے والے کی شان اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے لیکن عشاق رسول جاں نثاران مصطفیٰ کئی ماہ پہلے ہی اس جشن کو اپنی بساط کے مطابق شایان شان منانے کے لئے تیاریاں شروع کر دیتے ہیں اور ان کے لبوں پر خوشی سے یہ ترانہ ہوتا ہے۔

عید نبوی کا زمانہ آ گیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا!
نعرہ ٔ تکبیر کی دھوم ہے
وجد میں سارا زمانہ آ گیا
پرچم دین محمد ہے بلند
کفر کو گردن جھکانا آ گیا

لطیفہ

قریباً دس سال کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ سیالکوٹ شہر میں غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں ان کی جامع مسجد ابراہیمی میں (جو کہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے نام سے منسوب ہے) اہلحدیث کانفرنس میں وہابیوں کے مشہور عالم حافظ عبدالقادر روپڑی تقریر کر رہے تھے اور اپنے بغض باطن کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول نہیں۔ بلکہ ۹ ربیع الاول ہے۔ یہ بریلوی یوں ہی ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔ اپنی خصلت کے مطابق اس پر اہلسنت و جماعت کو بہت کچھ کہا۔ دوسرے دن صبح "جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ" میں جہاں فقیر خطیب ہے۔ درس دیا۔

یاد رہے یہ دونوں مسجدیں بالکل قریب قریب ہیں بلکہ ساتھ ساتھ ہیں۔ حافظ عبد القادر صاحب روپڑی بھی اس مسجد میں (مسجد ابراہیمی) موجود تھے۔ میں نے کہا کہ رات کو حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی نے نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول شریف کا بڑے شد و مد سے انکار کیا ہے اور ۹ ربیع الاول بتائی ہے۔ نیز اہل سنت و جماعت کو جی کھول کر برا کہا ہے۔ لیکن جن کی مسجد میں یہ خطاب ہوا ہے۔ یعنی مولوی ابراہیم صاحب میر جن کو آپ وہابی لوگ امام العصر قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب تاریخ نبوی کے صفحہ ۳ پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ۱۲ ربیع الاول تحریر فرمائی ہے۔

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جو کہ اس وقت مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر یعنی ساجد میر کے دادا جان ہیں۔

مولوی ابراہیم میر کی اصل عبارت

مولوی ابراہیم صاحب میر کی اصل عبارت پیش خدمت ہے۔ لکھتے ہیں۔

''صبح صادق روشن ہوئی اور نیر اعظم کی آمد آمد گی ابر رحمت چھایا اور مبارک مہینہ کی امیدیں ہوئیں۔ بارہ ربیع الاول ۵۷۰ء کو آفتاب نبوت مشرق رحمت سے چڑھا۔ وحشت ظلمت دور ہوئی اور خدائے زمین و آسمان نے مردہ زمین کو باران رحمت سے سیراب کر کے پھر زندہ کر دیا۔ کسریٰ ایران کا صدہا سالہ آتشکدہ بجھ گیا۔ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت اوندھے گر پڑے اور قیصر روم کی صلیب پاش پاش ہو گئی''۔

میں نے درس میں کہا کہ یہ بھی عجیب لطیفہ ہے جن کی مسجد میں تقریر ہے اور وہابیوں کے وہ امام العصر ہیں۔ وہ تو تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول بتا رہے ہیں۔ اور تقریر کرنے والا تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول ماننے والوں کا استہزاء اور مذاق اڑا رہا ہے اور میر صاحب کے پوتے اور ان کے عقیدتمند بڑی ڈھٹائی سے سن رہے ہیں اور داد دے رہے ہیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً وہابیت کی وباء سے

دیو بندی کتب گھر سے تعلق رکھنے والے مولوی فرید الوحیدی القاسمی صاحب نے بھی اپنی تصنیف رسول عربی کے صفحہ ۱۱ پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول تحریر کی ہے۔ اصل عبارت پیش خدمت ہے۔

مولوی فریدالوحیدالقاسمی دیوبندی کی تحریر

''ہمارے ملک (ہندوپاکستان) سے بہت دور سمندر پار، پچھم کی طرف ایک ملک ہے۔ اس کا نام عرب ہے۔ وہاں جہالت اور گمراہی بہت زیادہ پھیلی ہوئی تھی۔ وہاں ایک بہت شریف اور بزرگ گھرانے میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول میں پیدا ہوئے''۔

نواب صدیق حسن بھوپالی

جو اہلحدیث کہلانے والوں کے محدث مفسر اور شیخ الاسلام ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام فیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔

عالی حضرات! مخالفین کے اکابر کی تحریروں سے یہ عیاں ہو گیا ہے۔ حضور پرنور، نور علی نور شافع یوم النشور مسلمانوں کے دلوں کے سرور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو ہوئی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

مگر آج کل کے وہابی اور دیوبندیوں نے بغض باطنی کی بناء پر جمہور کا انکار کر رہے ہیں اور طرح طرح کے شوشے چھوڑتے ہیں۔ عشاق رسول کو ان کی باتوں اور تحریروں پر کان نہ دھرنے چاہئیں۔ کیونکہ ان حضرات کا مشن تخریب اور تنفر پیدا کرنا ہے۔

آج کے خطبہ میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے وہ واقعات عجیبہ بیان کروں گا جن کو مخالفین کے اکابر نے بھی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ تاکہ عوام پر یہ ظاہر ہو جائے کہ آج میلاد کے واقعات کا انکار کرنے والے حضرات کا انکار صرف پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت سے جلنے کی بناء پر ہے۔

یاد رہے یہ جو واقعات اور روایات ہیں۔ یہ اکابر محدثین و مفسرین مثلاً علامہ جلال الدین سیوطی، محدث بیہقی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، قاضی عیاض محدث امام قسطلانی اور علامہ زرقانی جیسے حضرات نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائے ہیں۔ جبکہ سیرت

کے موضوع پر کتاب لکھنے والا ہر مصنف ان کتابوں کے مطالعہ کے بغیر کتاب نہیں لکھ سکتا۔

وہابی دیوبندی علماء کو دعوت

میں تو اکثر و بیشتر یہ کہا کرتا ہوں کہ وہابی دیوبندی علماء جمعۃ المبارک کے خطبات میں اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی نشر الطیب اور مفتی اعظم دیوبند محمد شفیع آف کراچی کی سیرت خاتم الانبیاء، نواب صدیق حسن بھوپالی کی "الشمامۃ العنبریہ" قاضی سلیمان منصور پوری کی "رحمۃ للعالمین" اور مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی "سیرت المصطفیٰ" مولوی عبدالمجید سوہدروی کی رہبر کامل تصانیف میں سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے واقعات پڑھ کر سنا دیں تو ان کے پیچھے جمعہ پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ اہل سنت و جماعت کے علماء کرام جو میلاد بیان کرتے ہیں۔ اس میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ایسا دیوبندی اور وہابی علماء ہر گز نہیں کرتے اور نہ ہی کریں گے۔ کیونکہ ان کا فریب اور عیاری عیاں ہو جاتی ہے۔

میلاد اور سیرت

سنی حضرات تقاریب کے نام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں۔ دیوبندی اور وہابی علماء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ چلو اگر میلاد کے لفظ سے ان کو چڑ ہے۔ سیرت ہی سہی۔ حالانکہ ان عقل کے اندھوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے۔ سیرت بعد میں ہے میلاد پہلے ہے اور جب سیرت بیان کرو گے تب تک اس موضوع کو بیان کرنے کا حق ادا نہ ہوگا۔ جب تک میلاد نہ بیان ہو۔

اہلحدیث کہلانے والوں کے قاضی سلیمان صاحب منصور پوری نے اپنی کتاب "رحمۃ للعالمین" ص ۲۲۷ جلد ۲ مطبوعہ لاہور پر بہت پیاری بات لکھی ہے۔ سنیے اور اپنے دلوں کو عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار کیجئے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا مقصد یہی ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے متعلق پڑھنے والے کے قلب کو ایمان فواد کو ایقان روح کو راح اور صدا کو انشراح حاصل ہو جائے۔

اب میں نشر الطیب میں دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے آپ کی ولادت شریف کی جو روایات بیان کی ہیں۔ وہ پیش کرتا ہوں۔ سنیے اور محظوظ ہوں۔

میلاد شریف کے واقعات نور کا ظہور

محمد بن سعد نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی۔ اس میں سے عطاء اور ابن عباس بھی ہیں کہ آمنہ بنت وہب (آپ کی والدہ ماجدہ) کہتی ہیں کہ جب آپ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے سبب مشرق و مغرب کے درمیان سب روشن ہو گیا پھر آپ زمین پر آئے اور دونوں ہاتھوں پر سہارا دیے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے خاک کی ایک مٹھی بھری اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔

شام کا محل نظر آنا

اسی نور کا ذکر ایک دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ اس نور سے آپ کی والدہ نے شام کے محل دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی واقعہ کی نسبت خود ارشاد فرمایا ہے۔ ورؤیا امی التی رات

ستاروں کا جھک جانا

عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقفیہ سے جن کا نام فاطمہ بنت عبد اللہ ہے۔ روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب آپ کی ولادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

کسریٰ میں زلزلہ

منجملہ آپ کے عجائب ولادت کے یہ واقعات روایت کیے گئے ہیں۔ کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑ جانا اور اس سے چودہ کنگروں کا گر جانا اور بحر طبریہ کا دفعۃً خشک ہو جانا اور فارس کے آتش کدہ کا بجھ جانا جو ایک ہزار برس سے برابر روشن تھا۔ کبھی نہ بجھا تھا۔

عالی حضرات! انہیں روایات کو بیان کرتے ہوئے علماء اہل سنت و جماعت محافل

میلاد شریف میں یہ پیارے اشعار بھی پڑھتے ہیں۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا

دوستان عزیز! یہ اشعار جو آپ نے سنے ہیں یہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہیں۔

خود ہی انصاف کیجئے۔ اس میں کون سی قباحت ہے۔ غیر مقلدین اہلحدیث کہلانے والوں کی جمعیت اہلحدیث کے امیر ساجد میر کے دادا جان اور وہابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ جلد اول ۱۳۶۔۱۴۷ پر یہ واقعات میلاد شریف درج فرمائے ہیں۔ وہ پھر میں بیان کرتا ہوں تاکہ اہل سنت وجماعت مسلک کی حقانیت کی وضاحت ہو سکے اور آج کل کے وہابیوں کا اپنی محافل میں بیان نہ کرنا ان کے بغض باطن کی واضح نشانی معلوم ہو جائے۔ آپ درود شریف پڑھیے میں بیان کرتا ہوں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ
وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مولوی ابراہیم کا میلاد شریف کا تذکرہ کرنا!

میر سیالکوٹی قمطراز ہیں کہ آپ کی ولادت کے نزدیک اور اس کے بعد آپ کی نبوت کی علامات میں سے جو کچھ ظاہر ہوا۔ اس میں سے ایک وہ ہے جسے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اور اس نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی۔ جب آپ کو دردزہ شروع ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا۔ کہ وہ نیچے جھک رہے ہیں۔ حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ جب آپ وضع سے فارغ ہوئیں۔ تو آپ سے ایک

نور نکلا جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہو گیا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

شیر خوارگی کے واقعات

امام ابن حبان اور حاکم نے آپ کی شیر خوارگی کے قصے میں ابن اسحاق کے طریق سے باسناد دایہ حلیمہ سعدیہ کے ایک لمبی حدیث بیان کی اس میں علامات نبوت میں سے یہ بھی ہیں۔ اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہو جانا اور اس کی اونٹنی کا دودھ دینا' حالانکہ وہ لاغر ہو گئی تھی اور آپ کی سواری کے گدھے کا تیز رو ہو جانا اور اس کے بعد دایہ حلیمہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہو جانا اور اس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی اور اس کی کاشت کا بہت جلنا اور اگنا۔

عالی حضرات! آپ نے سنا کہ یہی روایات اہلسنت و جماعت کے علماء کرام اپنی محافل میلاد شریف میں بیان کرتے ہیں۔ جن کو آج کل کے وہابی اور دیوبندی کفر و شرک اور بدعت اور موضوع روایات قرار دیتے ہیں۔ دراصل یہ روایات موضوع نہیں بلکہ جن کے دلوں میں بغض رسول رچا ہو۔ ان کو یہ روایات موضوع ہی نظر آتی ہیں۔

جیسا کہ دودھ تندرست اور تنومند آدمی کو بہت لذیز لگتا ہے مگر ملیریا کے مریض کو پلائیں تو اسے کڑوا لگتا ہے۔ بلا شبہ جن کا ایمان درست ہے ان کے لئے یہ روایات ایمان کو تازگی بخشتی ہیں اور جن کو بد مذہبی اور بے دینی کی مرض لگی ہے ان کو یہ روایات موضوع اور من گھڑت لگتی ہیں۔

اب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی کتاب الشمامۃ العنبریہ سے میلاد شریف کے واقعات پیش کرتا ہوں۔ بغور سنیں۔

سرگیں چشم پاکیزہ تن اور برکات کا ظہور

نواب صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے واقعات کا تذکرہ

کرتے ہوئے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ

سرگیں چشم پاکیزہ تن ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ ماثبت بالسنۃ میں کہا ہے کہ جب آمنہ کو حمل حضرت کا رہا۔ عجائب ظاہر ہوئے۔ قریش جذب شدید رنج عظیم میں گرفتار تھے۔ حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہو گئی درخت پھل لائے۔ ہر طرف سے مال آنے لگا۔ اس سال کا نام سنۃ الفتح والا تھہرا۔

پیدا ہوتے ہی سجدہ کرنا اور جھنڈوں کا نمودار ہونا

نواب صدیق حسن خاں صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ سرکار آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے مشارق و مغارب ارض کو دیکھا تین علم دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر۔ مجھ کو درد ولادت ہوا۔ حضرت پیدا ہوئے۔ دیکھا تو آپ سجدے میں ہیں۔

دوستو! یہ چند چیزیں میں نے اغیار کی معتبر شخصیات کے حوالہ سے بیان کی ہیں ان روایات کی روشنی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کا اظہار سنی علماء کرام کے حصہ میں ہی آیا ہے۔ جو کہ بہت بڑی سعادت ہے۔ مخالفین کا بیان نہ کرنا بلکہ فتوے لگانا بہت بڑی شقاوت ہے۔

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے
محمد (ﷺ) کا میلاد ہوتا رہے گا

آخر میں دعا ہے کہ خالق کائنات ہمیں اپنے حبیب کی سچی اور پکی محبت نصیب فرمائے اور شیطان لعین کے وسوسوں سے محفوظ رکھے اور سرکار دو عالم ﷺ کے صدقے ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 7

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدَ الشّٰاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ مَلْجَانَا وَ مَاوَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔

بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

(پ۶،ع۷)

عالی حضرات! یہ ربیع الاول شریف کا مہینہ ہے اس مہینہ کی بارہ تاریخ سرورِ کون و مکاں سید مرسلاں شفیع مجرماں وسیلہ بیکساں محبوب رب زمین و آسمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

بارہ ربیع الاوّل

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول بیان فرمائی ہے جیسا کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے مولد العروس کے صفحہ ۲۶ پر بیان فرمایا ہے۔

وَفِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ عَشَرَ مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ اَخَذَنِیْ طَلْقٌ شَدِیْدٌ وَکَانَتْ لَیْلَۃَ الْاِثْنَیْنِ اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو مجھے درد لاحق ہوا اور وہ پیر کی رات تھی۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

غیر مقلدین حضرات جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں کے نواب صدیق حسن بھوپالی نے الشمامۃ العنبریہ کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے کہ ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی۔ جمہور قول یہی ہے۔ ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

جو کہ غیر مقلدین کے امام العصر اور شیخ الاسلام ہیں نے اپنی کتاب تاریخ نبوی میں بھی آپ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول شریف ہی لکھی ہے۔

چوپایوں کا خوشی سے بولنا

علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف مواہب اللدنیہ میں روایت نقل کی ہے کہ سید المفسرین علی الاطلاق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس رات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم

مادر اور شکم اطہر میں تشریف لائے۔

إِنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

اس رات قریش کے تمام جانور خوشی سے بولنے لگے اور کہنے لگے۔

حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ إِمَامُ اَهْلِ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ اَهْلِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدہ کے شکم میں تشریف لے آئے ہیں رب کعبہ کی قسم! وہ اہل دنیا کے امام اور ان کے لئے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔

دوستان عزیز! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رحم مادر میں قدم رکھا تو خوشیاں مبارکبادیاں اس وقت سے شروع ہو گئی تھیں۔ آپ کے وجود باجود کی برکات کا اظہار اس وقت ہو گیا۔ ان خوشیوں اور برکات کا ذکر غیر دیوبندی حضرات کے مولوی عابد میاں صاحب نے اپنی کتاب رحمۃ العالمین کے صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۱۵ پر بڑے خوبصورت انداز سے کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی کتاب سے نئی صرف اور صرف آپ کو پڑھ کر سناؤں اس سے اہل سنت و جماعت مسلک کی تائید بھی ہو جائے گی اور اغیار کو کچھ ہوش بھی آجائے گا۔ چنانچہ آپ کا حمل مبارک کے واقعات پیش کر رہا ہوں، سنئے اور اپنے آقا کی رفعت و عظمت کا اندازہ لگائیے۔ سب حضرات با آواز بلند درود پاک پڑھیے، میں بیان کرتا ہوں۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِكَ واصحابك يا سَيِّدِىْ يا حَبِيْبَ اللّٰهِ

حمل شریف کی برکات

دیوبندی حضرات کے مولوی عابد میاں صاحب لکھتے ہیں کہ۔

تاریخ الخمیس، خصائص کبریٰ، دلائل النبوۃ، سیرت حلبیہ مواہب اللدنیہ میں ہے کہ۔

جب حق تعالیٰ نے حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک میں پیدا کرنا چاہا۔ جب رجب شریف کا مبارک

پیر اور جمعہ کی شب تھی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جنت کے داروغہ کو ارشاد ہوا کہ اے داروغہ آج جنت کا دروازہ کھول دے اور زمین و آسمان میں ندا کر کہ وہ مبارک نور جس سے نبی کریم، ہادی برحق پیدا ہوں گے وہ آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ کے مبارک حمل میں تشریف لے آئے اور عنقریب پیدا ہو کر لوگوں کو جنت کی بشارت سنائیں گے۔

سبحان اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار سو چونتیس سال کے بعد آج دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جنت کے دروازے کھلنے کی مبارک خبر آئی۔

سُبْحَانَ اللّٰہ! خوش نصیب اس امت کے کہ جن کے آپ رسول ہوں گے اور آپ پر ایمان لا کر آپ کے ساتھ ساتھ جنت میں جائیں گے۔

نور ہی نور

مواہب اللدنیہ میں ہے۔ جس رات رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں تشریف لائے تب ایک ایک گھر روشن اور ہر ایک جگہ نور سے معمور ہو گئی۔

تخت ابلیس اوندھا ہو گیا

مواہب اللدنیہ تاریخ الخمیس اور زرقانی میں ہے۔ جب آپ حمل میں تشریف لائے تخت اوندھا کر ایا لعین کا دریا میں غوطہ دیتا رہا جس کے صدمے سے ابلیس کی رنگت سیاہ پڑ گئی اور الٹائے گئے تمام بادشاہوں کے تخت اور سارے دن ان کی زبانیں گنگ رہیں اور کچھ بول نہ سکے اور تمام جہان کے بت اوندھے گرائے گئے۔

جانور بول اٹھے

مواہب اللدنیہ میں ہے۔ جس روز آپ حمل میں تشریف لائے اس روز قریش کے گھر کا ہر ایک جانور بول اٹھا، کہ لوگو! آج رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں تشریف لائے۔ قسم ہے رب کعبہ کی کہ وہ نور نبی۔ ساری دنیا کے لئے باعث

امن و امان اور جہاں بھر کے لئے روشن چراغ ہوں گے۔

بہار ہی بہار

مواہب اللدنیہ میں ہے جس سال آپ حمل میں تشریف لائے تمام قریش نہایت ہی خشک سالی اور بڑی ہی تنگی اور سخت مصیبت میں مبتلا تھے۔ مگر سبحان اللہ جب کہ آپ حمل میں تشریف لائے تب خشک زمین سرسبز ہو گئی اور سوکھے درخت ہرے ہو کر پھل پھول لائے اور ہر ایک طرف سے خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہوئی اور سبحان اللہ یہی باعث ہے کہ اس سال کا نام سَنَۃُ الْاِبْتِہَاج یعنی خوشی اور تازگی کا سال رکھا گیا۔

جانوروں میں خوشی کی لہر

تاریخ الخمیس مواہب اللدنیہ، خصائص کبریٰ میں ہے جس روز آپ حمل میں تشریف لائے تب مغرب کے رہنے والے وحشی جانور مشرق کے جانوروں کی طرف خوشخبری لے کر دوڑے اور اسی طرح دریائی جانور ایک دوسرے کو خوشی سناتے تھے۔

ہر عورت کے گھر لڑکا پیدا ہوتا

خصائص کبریٰ تاریخ الخمیس میں ہے کہ جب آپ حمل میں تشریف لائے حق سبحانہ وتعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے رحم کو حکم دیا کہ اس سال ہر عورت کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہو۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ثابت کرنے کے لئے۔

خدائی احکام:

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میلاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ خاتون میں آیا، تب غیب سے ایک پکارنے والا زمین و آسمان کی بزرگ ترین چیزوں کو یوں خطاب کرتا تھا۔ کہ اے عرش نور کے برقعے پہن لے۔ اے کرسی فخر کی چادریں اوڑھ لے۔ اے حورو! در یچہ ہائے جنت میں آراستہ بیٹھو۔ اے فرشتو نور کے پٹکے باندھ لو اور عرش کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے داروغہ

بہشت جنتوں کے دروازے کھول دے۔ اے مالک! دوزخ جہنم کے دروازے بند کردے۔ کیونکہ آج رحمۃ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ماں کے شکم میں رونق افروز ہوں گے۔

عالی حضرات! یہ سب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تشریف لانے کے واقعات ہیں اور برکات ہیں۔

یہ سب میں نے دیوبندی حضرات کے مولوی محمد عابد صاحب کی کتاب رحمۃ اللعالمین سے سنایا ہے اور یہ وہ کتاب ہے۔ جس کی دیوبندی اکابر نے تصدیق وتعریف کی ہے۔ اس کتاب کے ابتدائی صفحات پر ان اکابر دیوبند کا نام درج ہیں۔ چند ایک کے نام سناتا ہوں۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کشمیری، مولوی اصغر حسین دیوبندی، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمٰن دیوبندی، مولوی احمد سعید دہلوی، مولوی اعزاز علی دیوبندی، مولوی عبدالشکور لکھنوی وغیرہ کی تقاریظ درج ہیں۔

نواب صدیق حسن بھوپالی کا بیان:

غیر مقلدین اہل حدیث کہلانے والوں کے سردار نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی الشمامۃ العنبر یہ کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ

جب آمنہ کو حمل حضرت کا رہا عجائب ظاہر ہوئے قریش جذب وشدید ودقیق عظیم میں گرفتار ہے۔ حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہوگئی۔ درخت پھل لائے۔ ہر طرف سے مال آنے لگا۔ اس سال کا نام سنت الفتح والا ابتہاج ٹھہرا۔

دوستان عزیز! اب بھی اگر کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نفع رساں تسلیم نہ کرے تو اس کی شقاوت قلبی ہے۔ حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی نے کیا خوب فرمایا ہے

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے مہمان آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی جہاں ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

حضرات گرامی! ہمارے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی شکم مادر میں

قدم ہی رکھا تو عرش وفرش والے خوشی منارہے ہیں۔ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں۔تو ہم جو آپ کے امتی ہیں۔ہم سرکار کے میلاد پر کیوں نہ خوشی منائیں۔بلکہ میرا تو ایمان ہے کہ خالق کائنات نے ہر خوشی ہمیں سرکار کے صدقے میں دی ہے۔تو جس کے صدقے ہر خوشی ملی ہے اسکی ولادت ہے۔کیونکہ آپ رب کا فضل عظیم ہیں۔اور سرکار کی ولادت پر خوشی کرنا یہ رب کی سنت ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ہمیں سرکار کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 8

جشن آمد رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ اَكْمَلُ السَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ لِقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ مَلْجَانَا وَ مَاوَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَبْدَهٗ وَ رَسُوْلَهٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۔

(پ ۶ رکوع ۴)

اے لوگو! بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کتاب اتاری۔

Scanned by CamScanner

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں

ربیع الاوّل وہ مقدس مہینہ ہے۔ جس میں سرور مرسلاں شفیع مجرماں وسیلہ بیکساں ہادی گمشدگاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کا تذکرہ عظیم الشان طریقہ سے فرمایا ہے۔ چنانچہ چند ایک آیات پیش کی جاتی ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (پ ۶ ع ۷) دوسرے مقام پر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۝

اے لوگو! بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کتاب اتاری۔ (پ ۶ ع ۴)

تم فرماؤ۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا۔

(پ ۱۱ ع ۱۶)

اسی طرح دیگر مقامات پر بھی آپ کی آمد جلوہ افروزی تشریف آوری کا تذکرہ شان وشوکت سے فرمایا ہے۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام سے جب رب کریم جل جلالہٗ نے میثاق لیا تو وہاں پر بھی جس شان سے آپ کی آمد کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ پیش خدمت ہے۔

قرآن پاک کے تیسرے پارہ کے ۱۷ رکوع میں ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پ ۳ ع ۱۷)

وسیلہ مصطفیٰ

یہی رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا وسیلہ سیدنا آدم علیہ السلام نے رب

[ع]ـت کی بارگاہ میں پیش کیا تو لغزش معاف ہوتی۔ جیسا کہ طبرانی شریف کے ص ۸۲، ۸۳ جلد ۲ مطبوعہ مصر میں روایت ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے [فرمایا] جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے عرض کیا۔ يَـا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِيْ اے میرے پروردگار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے [و]سیلہ اور وسیلہ سے مجھے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا [ا]ے آدم علیہ السلام تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔

اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ۔

اے رب تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح [پھون]کی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا۔ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ بیشک میں نے تمہاری لغزش معاف فرما دی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ فرماتا۔

سامعین حضرات: اس حدیث شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام نے اپنی مستند کتب خصائص کبریٰ کے ص ۱۷ جلد اول، مستدرک ص ۶۱۵ جلد ۲، ابن عساکر ص ۳۵۷ جلد ۲، تفسیر عزیزی فارسی ص ۱۸۳ مواہب اللدنیہ ص ۱۲ مدارج النبوۃ، زرقانی شریف ص ۶۲ جلد ا، شواہد الحق ص ۱۳۷، افضل الصلوات ص ۱۱۷ وغیرہم میں بھی درج فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ دیوبندی حضرات کے مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے اپنی کتاب فضائل ذکر کے صفحہ ۹۵ مولوی محمد عابد نے اپنی کتاب رحمۃ اللعالمین کے ص ۹۲ پر اس حدیث شریف کو درج کیا ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں۔
اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ زَلَّۃٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ۔
اسکا ترجمہ سنیے۔ عرض گذار ہیں۔ "آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا وسیلہ لیا تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔
علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ جن کی کتاب شرح جامی تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی برکت کا تذکرہ اس طرح کر رہے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجا

اس روایت کو دیوبندی اور تبلیغی حضرات کے مولوی ذکریا سہارنپوری نے بھی اپنی کتاب فضائل ذکر کے صفحہ ۹۵ پر درج کیا ہے۔
یہی وہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے وسیلہ جلیلہ سے یہود کفار پر فتح حاصل کرتے تھے۔ قرآن پاک کے پہلے پارہ گیارہویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔
اس آیہ کریمہ کی مستند مفسرین نے جو تفسیر بیان کی ہے۔ چند ایک آپکے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ سنیے اور اپنے دلوں کو محظوظ فرمایئے۔

امام رازی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ یہودی یوں دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اے اللہ نبی امی کے وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرما اور مدد فرما۔ (تفسیر کبیر ص ۴۲۸ ج ۱)

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ یوں دعا مانگتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هٰذَا النَّبِیَّ عَلَمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَسْتَفْتِحُوْنَ یَسْتَنْصِرُوْنَ بِهٖ عَلَی النَّاسِ ۔اے اللہ اس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۳۱۰ جلد ۱)

امام سیوطی امام شربینی امام نسفی علیہم الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ یوں دعا مانگتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِیْ نَجِدُ نَعْتَهٗ وَصِفَتَهٗ فِی التَّوْرَاةِ ۔اے اللہ ہماری مدد فرما۔ اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔ جس کی نعت اور صفت ہم تورات میں پاتے ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۱۲ تفسیر سراج المنیر ص ۷۳ ج ۱ مدارک ص ۴۷ ج اول تفسیر ابو سعود ص ۳۹۲ ج ۱ تفسیر نیشاپوری ص ۳۲۷ ج ۱ تفسیر جامع البیان ص ۱۶)

شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ اور طرق متعددہ سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب بنی اسد اور بنی غطفان کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔ اور جنگ میں شکست کھا جاتے تھے تو وہ اپنے یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودی علماء نے ان کو فتح ونصرت کیلئے یہ دعا سکھائی۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَبِكِتَابِكَ الَّذِیْ تُنْزِلُ عَلَیْهِ اٰخِرَ مَا یُنْزَلُ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا

ترجمہ: اے اللہ ہمارے پروردگار ہم تجھ سے نبی امی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں۔ جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم کو ہمارے

دشمنوں پر فتح ونصرت عطا فرما۔ (تفسیر عزیز فاری ص ۳۲۹ ج ا مطبوعہ دہلی)

برادران عزیز: اکابر مفسرین کی تفاسیر آپ نے سماعت فرمائیں اب چند ایک دیو بندی اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے اکابر کی کتب سے یہود کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگنا اور کفار ومشرکین پر فتح حاصل کرنے کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اور مسلک اہل سنت وجماعت کی حقانیت کو داد دیجیے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری

سب سے پہلے سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر جو عربی میں ہے جس کا نام تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ہے کے ص ۲۲ کی عبارت پیش کرتا ہوں جو کہ اسی آیہ شریفہ کے تحت لکھی ہے۔ سنئے امرتسری صاحب لکھتے ہیں کہ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالنَّبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے۔

حافظ محمد لکھوی

امرتسری کے بعد شیخ الوہابیہ حافظ محمد لکھوی اپنی تفسیر محمدی پنجابی کی جلد اول کے صفحہ ۷۵ پر لکھتے ہیں کہ

'تے آہے اس تھیں پیش یہودی طلب فتح کر دے
اس پر انہاں جو کافر ہوئے جد تھاں شروں ڈر دے
جو یا رب وہ اساں فتح انہاں پر حرمت اس نبی دے
جو وچ زمانے آخر جسدی صفت تو رات پڑھ دے
تا فتح انہا نوں ملدی وچ معالم لکھ دسیایا
تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی ہن آیا

مولوی ابراہیم میر

موجودہ مرکزی امیر جمیعت اہلحدیث ساجد میر کے دادا اور وہابیوں کے شیخ الاسلام

مولوی ابراہیم میر اپنی کتاب سیرت المصطفےٰ کے صفحہ ۴۱ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو ملزم گردانتا ہے۔ کہ آپ کے ظہور سے پہلے تو وہ دعائیں مانگتے تھے کہ خداوندا ہم کو نبی آخر الزماں کی برکت سے کفار پر فتح بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔

سامعین کرام: مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بالنبی آخر الزمان مولوی حافظ محمد لکھوی نے حرمت اس نبی دے مولوی ابراہیم میر نے نبی آخر الزماں کی برکت سے یہ سب اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے وہابیوں کے نزدیک یہ شرک اور حرام ہے۔

اب آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ یہودی اگر ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ جبکہ اس رسول معظم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی جلوہ افروزی اور ظہور قدسی بھی نہ ہوا تھا۔ اب جبکہ آپ کی آمد آمد بھی ہو گئی ہے۔ پھر وہ ہمارے آقا اور رسول بھی ہیں۔ انکے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگنے کو شرک و حرام گردانیں کتنی بڑی جہالت اور عداوت ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ اسی لئے فرماتے ہیں۔

وہ نبی پیارا تو عمر بھر کرے فیض جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

اسی عظیم الشان رسول کی آمد آمد ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے۔ یہ وہی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی بعثت کیلئے جدالانبیاء حضرت

ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی ہے۔ تعمیر کعبہ کے بعد رب کریم کی بارگاہ میں دعا کی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پ ا ع ۱۵)

ترجمہ: اے ہمارے رب بھیج ان میں انہی میں سے ایک عظمت والا رسول جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے بیشک تو غالب ہے حکمت والا۔

اس آیہ شریفہ کی تفسیر خود امام الانبیاء جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جو کہ مشکوٰۃ شریف داری شریف اور کتب تفاسیر اور احادیث میں موجود ہے۔ فرمایا آنا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے قرآن وحدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

تو دوستو جس نبی کریم ﷺ کے وسیلہ مبارکہ سے یہودی دشمنوں پر فتح حاصل کرتے تھے۔ وہ نبی (ﷺ) جس کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے تھے۔ وہ نبی (ﷺ) جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔ ہم امتی اس نبی (ﷺ) کی ولادت کے دن کو عید نہ سمجھیں اور رب کا شکر ادا نہ کریں کہ اس نے اپنا حبیب ہمیں دے دیا۔ اس شان والا رسول ہمیں عطا کر دیا کہ اس کی شان جیسا نہ کوئی

نبی آیا نہ رسول آیا۔ بلکہ بزبان شاعر

محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے
اس شان کا مرسل کوئی آیا ہی نہیں
بے مثل نے محبوب بھی بے مثل بنایا
ادھر جسم نہیں ہے تو ادھر سایہ ہی نہیں ہے

تو یہ کتنی بڑی شقاوت قلبی ہوگی کہ جس نبی کے صدقے ہمیں یہ زندگی ملی ہے، یہ عزت ملی ہم اس آقا کی ولادت کے دن خوشی نہ کریں۔ بلکہ اس دن تو شیطان سوگ مناتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اللہ کریم ہمیں نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی سچی محبت عطا فرمائے۔ آمین

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 9

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَزْوَاجِہِ الطَّاہِرَاتِ وَ بَنَاتِہِ الطَّیِّبَاتِ وَعَلٰی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاہِرَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَ عَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۱)

عالی حضرات! اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی حمد وثنا اور سرور عالم نور مجسم شفیع معظم علیہ اللہ الاعظم حضور پر نور نور علیٰ نور شافع یوم النشور مسلمانوں کے دلوں کے سرور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود لامحدود کے بعد عرض ہے کہ جو آیہ کریمہ میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت پر خوشی کرنے کا حکم فرمایا ہے مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور رحمت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ قاضی عیاض محدث علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی کتاب الشفاء میں یہی تحریر فرمایا ہے۔ اسی لئے مسلمانوں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری جلوہ افروزی اور ولادت باسعادت پر خوشی کرتے ہیں۔ حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے مہمان آرہے ہیں
جھلک سے جن کی جہاں ہے روشن وہ شمس تشریف لارہے ہیں
نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول!
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

فَلْيَفْرَحُوا فرحت ومسرت اور خوشی کا حکم ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ جب کسی وزیر یا ملک کے صدر یا انتظامیہ کے بڑے افسر کی کسی شہر میں آمد ہوتی ہے۔ تو اس کے مداح اور اس کی جماعت والے اس کی آمد پر جھنڈیاں لگا کر جھنڈے لگا کر بینر لگا کر۔ دروازے اور محرابیں بنا کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور خوشی میں نعرے لگاتے ہیں۔ ان سب طریقوں سے خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

الحمد اللہ اہل سنت وجماعت صدر بزم کائنات روح کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ دنیا کے حاکم اور وزیر صرف اپنے چند سالہ دور حکومت میں اپنے مداحوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ مگر جس محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتے ہیں وہ گنہگاروں کے شفیع غمخوار امت ہیں۔ جو دنیا وآخرت میں اپنے چاہنے

والوں کی شفاعت کرائیں گے۔

صحیح بخاری، صحیح مشکوٰۃ شریف، ابن ماجہ، نسائی شریف اور دیگر کتب احادیث میں حدیث شریف ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ میری امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کیلئے میری شفاعت ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے

فمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی!

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ہی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

عصائے اژدہائے غضب تھا گردوں کا سہارا عصائے محمد

سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سارے جہانوں کیلئے باعث رحمت ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں جیسا کہ سترھویں پارہ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے یہی وجہ ہے کہ عرش وفرش پر آپکی آمد آمد کی خوشی ہوئی۔ باطل تو تمیں آپ کی آمد پر لرز اٹھیں۔ شیطان ست پڑا تھا جس کا تذکرہ علامہ محمد ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے مولد العروس کے صفحہ ۲۔۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے باطل لرز اٹھا

نَارُ فَارِسَ مِنْ نُوْرِہٖ اُخْمِدَتْ وَالْاَسِرَّۃُ بِمُلُوْکِھَا تَزَلْزَلَتْ وَالتِّیْجَانُ مِنْ رُؤُوْسِ اَرْبَابِھَا تَسَاقَطَتْ وَبُحَیْرَۃُ طَبَرِیَّۃَ عِنْدَ ظُھُوْرِہٖ وَقَفَتْ وَکَمْ مِنْ عَیْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ وَانْشَقَّ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَشُرُفَاتُہٗ تَسَاقَطَتْ وَمَلٰئِکَۃُ السَّبْعِ سَمٰوٰتِ بِمَوْلِدِہٖ لَمَّا فَرِحَتْ وَالسَّمَاءُ فَرَحًا لَہٗ حُرِسَتْ وَالشُّھُبُ اِکْرَامًا لَّہٗ لِمُشْرِقِ السَّبْعِ رَجَمَتْ وَاِبْلِیْسُ صَاحَ وَنَادٰی عَلٰی نَفْسِہٖ وَیْلًا وَّثُبُوْرًا آپ

والوں کی شفاعت کرائیں گے۔

صحیح بخاری، صحیح مشکوٰۃ شریف، ابن ماجہ، نسائی شریف اور دیگر کتب احادیث میں حدیث شریف ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ میری امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کیلئے میری شفاعت ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت و مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی!

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ہی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

عصائے اژدھائے غضب تھا گردوں کا سہارا عصائے محمد

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سارے جہانوں کیلئے باعث رحمت ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ اللعالمین ہیں جیسا کہ سترھویں پارہ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہے یہی وجہ ہے کہ عرش وفرش پر آپکی آمد آمد کی خوشی ہوئی۔ باطل قوتیں آپ کی آمد پر لرز اٹھیں۔ شیطان سٹ پٹا اٹھا جس کا تذکرہ علامہ محمد ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے مولد العروس کے صفحہ ۲۔۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے باطل لرز اٹھا

نَارُ فَارِسَ مِنْ نُوْرِهٖ اُخْمِدَتْ وَالْاَکَاسِرَةُ بِمُلُوْکِهَا تَزَلْزَلَتْ وَالتِّیْجَانُ مِنْ رُؤُوْسِ اَرْبَابِهَا تَسَاقَطَتْ وَمِجْمَرَةُ طَبَرِیَّةَ عِنْدَ ظُهُوْرِهٖ وَقَفَتْ وَکَمْ مِنْ عَیْنٍ نَبَعَتْ وَغَارَتْ وَانْشَقَّ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَکُرْکُلُهٗ تَسَاقَطَتْ وَمَلَائِکَةُ السَّبْعِ سَمٰوٰتٍ بِمَوْلِدِهٖ تَبَاشَرَتْ وَالسَّمَاءُ فَرَقًا لَهٗ حُرِسَتْ وَالشُّهُبُ اِکْرَامًا لَهٗ لِمُسْتَرِقِ السَّمْعِ رَجَمَتْ وَاِبْلِیْسُ صَاحَ وَنَادٰی عَلٰی نَفْسِهٖ وَیْلًا وَثُبُوْرًا آپ

کے نور پاک سے فارس کی آگ بجھ گئی۔ دنیا کے تمام بادشاہ اور حکمران لرزنے لگے اور ان کے تاج سروں سے گر پڑے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت بحیرہ طبریا خشک ہو گیا اور آپ کے وجود باجود کے ظاہر ہوتے ہی بہت سے چشمے پھوٹ کر بہنے لگے۔ ایوان کسریٰ پھٹ گیا۔ اس کے محل کے کنگرے ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف سے سات آسمانوں کے ملائکہ نے نہ صرف ایک دوسرے کو بشارت دی بلکہ آپ کی جلوہ افروزی کی ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور عزت و شرف کے باعث آسمانوں کی حفاظت اور نگہداشت کر دی گئی اور آسمانوں پر وحی و اخبار غیب سننے کے لئے جانے والے شیاطین کو شہاب ثاقب مار کر ڈرایا گیا۔ تاکہ یوں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کی جا سکے۔ نیز ابلیس چلایا اور اس نے اپنے آپ کے بارے چیخ کر کہا۔ ہائے میں تباہ و برباد اور ہلاک ہو گیا۔ اس نے اپنی ہلاکت اور بربادی کا اعلان کیا۔

دوستو! علامہ جوزی علیہ الرحمۃ کی طرح تمام متقدمین اہل سیر حضرات نے اپنی اپنی تصنیف میں یہ بیان کیا ہے۔ حتیٰ کہ مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات کے پیشوا ہیں۔ انہوں نے نشر الطیب کے صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے کہ

مولوی اشرف علی تھانوی کا بیان

آپ کے عجائب ولادت کے یہ واقعات روایت کئے گئے ہیں کسریٰ کے محل میں زلزلہ ہو جانا اور اس سے چودہ کنگروں کا گر پڑنا اور بحیرہ طبریہ کا دفعۃً خشک ہو جانا اور فارس کے آتش کدہ کا بجھ جانا جو ایک ہزار برس سے برابر روشن تھا کہ کبھی نہ بجھا تھا۔ تھانوی صاحب اس کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ واقعات اشارہ ہیں زوال سلطنت فارس و شام کی طرف۔

سامعین حضرات! مولوی اشرف علی تھانوی نے آخر میں جو فائدہ بیان کیا ہے ان الفاظ پر پھر غور فرمائیں۔ وہ یہ ہیں۔

یہ واقعات اشارہ ہیں زوال سلطنت فارس و شام کی طرف جس سے عیاں ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ بابرکت ذات

ہے کہ ابھی دنیا میں قدم رکھے تو کفر و باطل میں ہلچل مچ گئی اور زوال آنا شروع ہو گیا۔ تو
پھر تسلیم کرنا پڑے گا۔ یہ رسول لطیف بخش اور دافع البلاء والوباء ہے۔

وہ جگ دے وچ ہوئے اجالے آئے محمد رحمتاں والے

رحمتاں والے برکتاں والے آئے محمد رحمتاں والے

مولوی محمد جونا گڑھی کی جہالت اور رسول دشمنی

غیر مقلدین حضرات جو کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں کے مشہور و معروف مولوی محمد جونا گڑھی جو کہ اخبار محمدی دہلی کے ایڈیٹر بھی تھے ان سے کسی نے وہ واقعات اور روایات جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے وقت جن برکات کا ظہور ہوا اس کے متعلق سوال کیا۔ تو مولوی محمد جونا گڑھی نے جس گستاخانہ انداز میں ان کا انکار اور تردید کی ہے۔ اس سے ان کی رسول دشمنی روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ مولوی صاحب اپنے اخبار محمدی دہلی کے صفحہ ۳۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء پر لکھتے ہیں کہ

جتنے واقعات اس سوال میں میلاد محمدی کے مذکور ہیں۔ سب من گھڑت ہیں کسی میں اصلیت نہیں انہی موضوع روایتوں کے ڈھیر کا نام آج کل میلاد رکھا گیا ہے اور یہی ایک بڑی وجہ معروف مولود کی مخالفت کی ہے۔ قصر کسریٰ کا واقعہ محض بے اصل ہے۔ آتش کدہ فارس کا واقعہ محض خوش گپی ہے۔ ہندو دریا کا جاری ہونا بھی عبث ہے جنوں کا سرنگوں ہونا گھریلو گھڑنت ہے سبز رنگ کا علم تو خوب دیکھ لیا۔ رسوم خوشی کا خیال کر کے آسمان کی خوشی کو بھی اسی رنگ میں رنگ لیا۔ وحشی جانوروں کی بولیاں خوب سن لیں اور سمجھ لیں۔ یہ بھی وحشیانہ جھوٹ ہے۔ روشنی کا دیکھنا۔ بوند کا ٹپکنا۔ سفید ابر کا اترنا سب کذب محض ہے کسی دجال کی گھڑی ہوئی ہے۔

حاضرین حضرات! آپ نے ایک وہابی مولوی کا انداز تردید سنا کتنا بھیانک اور خطرناک انداز ہے ان واقعات کو بیان کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔

مجھے ان کی عبارت پڑھتے ہوئے حیرانگی بھی ہوتی ہے۔ اکابر محدثین اور اہل سیر حضرات کی کتابوں کا مطالعہ تو کجا اس وہابی ایڈیٹر اور محقق نے اپنے اکابر کی کتابوں کا بھی

مطالعہ نہیں کیا۔ میلاد شریف کے جن واقعات کو انہوں نے من گھڑت کذب محض اور بے اصل خوش گپ۔ گھریلو گھڑنت اور دجال کی گھڑی ہوئی قرار دیا ہے۔ وہ سب ان کی جماعت کے اکابر نے خود اپنی کتابوں میں تحریر بھی کی ہیں۔

نواب صدیق خاں بھوپالی کی الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ناظم اعلیٰ ساجد میر صاحب کے جد امجد مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جن کو امام العصر لکھتے ہیں' کی کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں موجود ہے۔ چنانچہ اس وقت میں مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی تحریر پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے سیرۃ المصطفیٰ صفحہ ۱۴۶-۱۴۷ جلد ۱ مطبوعہ صدا ہور میں درج کی ہے۔

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی عبارت

آپ کی ولادت کے نزدیک اور اس کے بعد آپ کی بعثت کے علامات میں سے جو کچھ ظاہر ہوا۔ اس میں ایک وہ ہے۔ جسے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اور اس نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کے پاس تھی۔ جب آپ کو درد زہ شروع ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ نیچے جھک رہے ہیں۔ حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

جب آپ وضع سے فارغ ہوئیں۔ تو آپ سے ایک نور نکلا جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہو گیا۔ اور اس حدیث کی شاہد عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ کا بندہ ہوں اور میں خدا کے علم میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا۔ جب کہ حضرت آدم گیلی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور ابھی تم کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں۔ جو انہوں نے میری بابت کی تھی۔

حالی نے بھی کہا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

اور اپنی والدہ ماجدہ کی رویت ہوں۔ جو انہوں نے دیکھی تھی اور انبیاء علیہم السلام کی مائیں اس طرح دیکھتی آئی ہیں اور بیشک رسول اللہ کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور صحیح کہا۔ اس کو ابن حبان نے اور امام حاکم نے اور حضرت ابو امامہ کی حدیث میں بھی اس طرح ہے کہ جو امام احمد نے روایت کی اور امام ابن اسحاق نے ثور بن زید سے اور اس نے خلد بن معطان سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اس طرح روایت کرتے ہیں اور کہا کہ علاقہ شام کا شہر بصری روشن ہو گیا اور امام ابن حبان نے اور حاکم نے اپنی شیر خوارگی کے قصے میں ابن اسحاق کے طریق پر سے باسناد دایہ حلیمہ سعدیہ ایک لمبی حدیث کی اس میں علامات نبوت میں سے یہ بھی ہیں کہ اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہو جانا اور اس کی اونٹنی کا دودھ دینا۔ حالانکہ وہ زیادہ لاغر ہو گئی تھے اور آپ کی سواری کے گدھے کا تیز رو ہو جانا اور اس کے بعد دایہ حلیمہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہو جانا اور اس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی اور اس کی کاشت کا بہت جمنا اور اگنا اور دو فرشتوں کا آپ کا سینہ مبارک شق کرنا۔

دوستو! یہ بات ضمناً آ گئی۔ لیکن اس کا بیان کرنا بھی بے مقصد نہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ نبی کا کلمہ پڑھ کر بھی ان کے دل کتنے سیاہ ہیں۔ دراصل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے دل خالی ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق ہی ہے۔

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ولادت کی خوشی میں ملائکہ کی تسبیح وتہلیل

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر ملائکہ نے بھی خوشیاں کیں بلکہ ملائکہ نے آپ کی آمد پر تسبیح وتہلیل کی حدیث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے مولد العروس کے صفحہ ۱۹ پر نقل فرمایا ہے۔ سنیے اور اپنے قلوب واذہان کو منور فرمایئے

لَضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلْمَلِكِ الْجَلِيْلِ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَرَحًا بِهٖ ﷺ يَا سَيِّدِ

الاکوان سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ترجمہ: پس ملائکہ نے تسبیح وتہلیل اور تکبیر بلند آواز سے کہنی شروع کردیں۔ یہ تسبیح و تہلیل اور تکبیر ملک جلیل کے لئے۔ جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور جہنموں کے دروازے بند کردیئے گئے۔ یہ سب کچھ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشی اور مسرت کے اظہار کیلئے ہوا۔

دوستو! اب بھی کوئی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی اور مسرت کو ناجائز اور حرام قرار دے تو سوائے بدبختی کے اور کچھ نہ کہا جائے گا۔

مبارک ہو مبارک ہو شہ ابرار آتے ہیں ‏ حبیب کبریا کونین کے سردار آتے ہیں
درودوں کی سلاموں کی سجا کر ڈالیاں لاؤ ‏ کہ اب صل علیٰ کے مالک و مختار آتے ہیں
بچھا کر فرش رحمت میں جن کے نام پاک کا لاؤ ‏ وہ سلطان دو عالم کے سردار آتے ہیں
پڑا تھا ایک مدت سے جو ویراں اور پژمردہ ‏ اب اس باغ جہاں کو کرنے وہ گلزار آتے ہیں
فرشتے جھاڑتے ہیں آستانہ جن کا پلکوں سے ‏ وہ محبوب خدا کونین کے سردار آتے ہیں
کرے گا آسماں جن پر نچھاور چاند تارے ‏ وہ دنیا کے طاہر احمد مختار آتے ہیں
فقیرو بے نوا شاد ہو پھیلا لو دامن کو ‏ کہ وہ ابر سخا برست گوہر بار آتے ہیں
لٹا دو مال و زر اپنا خوشی میں ان کے آنے کی ‏ مسلمانوں تمہارے مونس و غمخوار آتے ہیں

پڑھو صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ احمد
کہ قدسی لے کے تم پر رحمت غفار آتے ہیں

دوستان عزیز! اب رحمت کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات جس شان وشوکت اور عظمت ورفعت سے جلوہ گری فرمائی اس کا بیان کرتا ہوں۔ ان کے مطالعہ سے عیاں ہے کہ آپ کی ولادت شریفہ بھی بے مثل ہے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات

چنانچہ آپ کی ولادت باسعادت کے متعلق آپ کی والدہ ماجدہ سرکار سیدہ آمنہ

رضی اللہ عنہا نے جو مشاہدات فرمائے وہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے مولد العروس کے صفحہ ۲۵ پر صورت پر نقل فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ اَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنَ الشَّهْرِ التَّاسِعِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ حَصَلَ لِاٰمِنَةَ السُّرُوْرُ

ترجمہ: جب حمل شریف کو نواں ماہ شروع ہوا اور یہ ماہ مقدس ربیع الاول شریف کا تھا تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو انتہائی فرحت و سرور حاصل ہوا۔

اور بے پناہ خوشی ملی اور مسرت ملی ربیع الاول کی دوسری رات کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارک اور خوشخبری ملی کہ آپ کی تمنائیں اور آرزوئیں پوری ہو چکی ہیں۔ ربیع الاول شریف کی تیسری رات کو سرکار آمنہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا گیا آپ کے شکم انور میں اس مبارک ہستی کا حمل ہے۔ جو ہمارا شکر کما حقہ ادا فرمائے گا۔ وَفِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ سَمِعَتْ تَسْبِيْحَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ اور ربیع الاول شریف کی چوتھی رات کو آسمان پر ملائکہ کی تسبیح سنی وَفِي اللَّيْلَةِ الْخَامِسَةِ رَاَتِ الْخَلِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَبْشِرِيْ يَا اٰمِنَةُ بِصَاحِبِ الْقَدْرِ وَالثَّنَاءِ اور ربیع الاول شریف کی پانچویں رات سرکار آمنہ رضی اللہ عنہا سرکار خلیل علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئیں آپ سرکار آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرما رہے تھے کہ اے آمنہ آپ کو بشارت و مبارک ہو کہ آپ کے ہاں صاحب قدر اور صاحب ثناء جلوہ فرما ہونے والا ہے۔ وَفِي اللَّيْلَةِ السَّادِسَ كَمُلَ عِنْدَهَا الْفَرَحُ وَالْهَنَا اور ربیع الاول شریف کی چھٹی رات کو سرکار آمنہ رضی اللہ عنہا کو انتہائی خوشی اور فرحت حاصل تھی۔

وَفِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ سَطَعَ النُّوْرُ وَمَا رَئِي اور ربیع الاول شریف کی ساتویں رات کو ایک نور اور روشنی چمکی جو موتیوں اور ہیروں سے بھی زیادہ حسین و جمیل تھی وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ طَافَتْ اَلْمَلَائِكَةُ حَوْلَهَا لِمَا قَرُبَ وَضْعُهَا اور ربیع الاول شریف کی آٹھویں رات کو فرشتوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے اردگرد طواف فرمایا کیونکہ آپ کی ولادت باسعادت کی گھڑیاں نزدیک آ پہنچی تھیں۔ وَفِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ تَمَّتْ

سَفْنُكَا اور نویں رات کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خوش بختی اور سعادتمندی کے ایام واضح ہونے لگے۔ وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ هَلَّلَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالشُّكْرِ وَالثَّنَاءِ اور دسویں رات کو ملائکہ نے شکر وثناء کے کلمات سے گونج پیدا کر دی۔ وَفِي اللَّيْلَةِ الْحَادِيَةَ عَشَرَ زَالَ عَنْ اٰمِنَةَ الْتَعَبِ وَالْعَنَا اور گیارہویں رات کو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے نقاہت مشقت زائل کر دی گئی۔

بارہویں شب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس وقت میرے کمرہ میں ایک پرندہ میرے قریب آ کر کہتا ہے۔ اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اِظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اے سید المرسلین ظہور فرمائیے۔ اے رحمۃ اللعالمین جلوہ افروزی ہو۔ اے اللہ کے نبی تشریف لاؤ۔ اے اللہ کے نور ظلمت کدہ عالم کو بقعۂ نور بنائیے۔

یہ روایت جو بیان کی گئی ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے بیان فرمائی ہیں۔

مولوی عابد میاں دیوبندی کی کتاب سے مضمون

سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے ایام حمل کے مبارک واقعات دیوبندی حضرات کے مولوی عابد میاں نے اپنی کتاب "رحمۃ للعالمین" میں جو بیان کئے ہیں۔ وہ چند ایک بیان کرتا ہوں۔

یاد رہے "رحمۃ للعالمین" وہ کتاب ہے جس کی تعریف وتوصیف میں تقاریظ دیوبندی اکابر مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کشمیری، مولوی اصغر حسین دیوبندی، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمٰن، مولوی احمد سعید دہلوی، مولوی اعزاز علی دیوبندی، مولوی عبدالشکور لکھنوی وغیرہم نے لکھی ہیں۔

ان اکابر کی تقاریظ سے اس کتاب کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ مولوی عابد میاں صاحب کتاب کے صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر لکھتے ہیں کہ

حمل کا علم نہ ہونا

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اپنے حمل کی خبر نہ تھی۔ ایک رات خواب میں مجھے کسی نے کہا بی بی تمہیں کچھ خبر ہے کہ تمہارے حمل میں سارے جہان کے سردار اس امت کے نبی ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔

سبحان اللہ اُس دن سے بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حمل کا یقین ہوا اور آپ نے خواب میں دیکھا کہ جو کچھ حمل میں تھا وہ نور ہو کے باہر نکلا۔

آسمان سے بشارتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایام حمل میں ہر مہینہ ایک آواز آسمان سے آتی تھی کہ لوگو! خوش ہو جاؤ وہ وقت آ گیا ہے کہ ابو القاسم نہایت برکت والے نبی اس جہان میں تشریف لائیں۔

پتھر کا نرم ہو جانا

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایام حمل میں جب راستہ چلتی تھیں تب جو پتھر اُن کے پیروں میں آتا وہ موم کی طرح نہایت نرم ہو جاتا۔

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی کنویں سے پانی بھرنا چاہتیں تو فوراً کنویں کی تہ سے پانی باہر نکل کر آپ کے قدموں میں پہنچنے لگتا۔ پھر بلا تکلف جس قدر چاہتیں پی لیتی۔ اور جس قدر چاہتی بھر لیتی اور جب آپ وہاں سے تشریف لے جاتی پانی کنویں کا اپنی جگہ آ جاتا۔

جب عورتوں کے کہنے سے بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوہے کی ہنسلی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال لی۔ جب رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بوڑھے بزرگ فرماتے ہیں۔

اے آمنہ تمہارے حمل میں سید الانبیاء تشریف رکھتے ہیں۔ اور تم لوہے کے طوق سے پناہ اور امن مانگو۔ اس بزرگ نے فوراً آہنی ہنسلی اور کڑے کی طرف اشارہ کیا تو وہ دونوں ٹوٹ کر گر گئے۔ تب حضرت آمنہ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔

تیرے شکم میں نور رسالت پناہ ہے
سرتاج انبیاء کا حبیب الٰہ ہے
اب حمل تیرے کون ہے عز و وقار میں
تو فخر روزگار ہوئی روزگار میں

اب آئندہ خطبہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ ہوگا۔ انشاءاللہ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 10

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ وَ بَنَاتِهِ الطَّيِّبَاتِ وَعَلٰی اِبْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ الْمُعَظَّمِيْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُرْشِدِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ"۔ (پ۴ ع۸)

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

سب حضرات مل کر درود شریف پڑھیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

عالی حضرات! یہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہے۔ اس ماہ مبارک کی بارہ تاریخ کو سارے کائنات کے ملجا و ماوٰی۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک سے عیاں ہے۔ چوتھے پارے کے آٹھویں رکوع میں ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ (پ۴ ع۸)

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیہ شریفہ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مومنوں پر احسان جتلا رہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام بے حد اور بے شمار ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نعمت عظمیٰ

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا نعمتیں لاتعداد ہیں جن کا شمار کوئی نہیں کر سکتا۔ مگر احسان کسی کا نہیں جتلایا۔ اگر جتلایا ہے تو صرف اور صرف پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا فرمایا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ بیشک اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں۔

حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے تو
سارے عالم کیلئے رحمت ہے تو

قاضی عیاض محدث علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الشفاء کے صفحہ ۱۲ جلد ۱ پر بھی تحریر فرمایا ہے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کا ذکر کرتے ہوئے مومنین کی قید لگائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى النَّاس البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر احسان فرمایا۔ اگر ایسے ہوتا تو پھر عیسائی، یہودی، سکھ، ہندو سب شامل تھے۔ مگر مومنین کی قید لگا کر واضح فرمایا کہ یہودیوں، سکھوں، ہندوؤں اور عیسائیوں پر نہیں، مومنوں پر احسان فرمایا ہے۔ اور بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جن پر احسان ہوتا ہے۔ خوشی بھی انہیں کو ہوتی ہے۔

چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ولادت باسعادت کی خوشی عیسائی سکھ ہندو اور یہودی نہیں کرتے۔ بلکہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا اور ان کے غلام ہی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ تو خوشی سے اس مبارک ساعت پر سلام پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا ارشاد

عیسائی حضرات کی کتاب انجیل برنباس جو کہ انگریزی میں ہے۔ اس میں ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کو بابرکت باسعادت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

Blessed be that day when thou
Shalt come to the World

اس کا اردو ترجمہ جماعت اسلامی کے پروفیسر آسی ضیائی نے کیا جو کہ جماعت اسلامی کے ادارہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ وہ پیش کرتا ہوں۔

حق تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے تو
سارے عالم کیلئے رحمت ہے تو

قاضی عیاض محدث علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب الشفاء کے صفحہ ۱۴ جلد ۱ میں بھی تحریر فرمایا ہے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کا ذکر کرتے ہوئے مومنین کی قید لگائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر احسان فرمایا۔ اگر ایسے ہوتا تو پھر عیسائی' یہودی' سکھ' ہندو سب شامل تھے۔ مگر مومنین کی قید لگا کر واضح فرمایا کہ یہودیوں' سکھوں' ہندوؤں اور عیسائیوں پر نہیں' مومنوں پر احسان فرمایا ہے۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جن پر احسان ہوتا ہے۔ خوشی بھی انہیں کو ہوتی ہے۔

چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ ولادت باسعادت کی خوشی عیسائی سکھ' ہندو اور یہودی نہیں کرتے۔ بلکہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا اور ان کے غلام ہی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت' امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ تو خوشی سے اس مبارک ساعت پر سلام پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا ارشاد

عیسائی حضرات کی کتاب انجیل برناباس جو کہ انگریزی میں ہے۔ اس میں ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن کو بابرکت باسعادت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

Blessed be that day when thou
Shalt come to the World

اس کا اردو ترجمہ جماعت اسلامی کے پروفیسر آسی ضیائی نے کیا جو کہ جماعت اسلامی کے ادارہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور نے شائع کیا ہے۔ وہ پیش کرتا ہوں۔

"مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے"۔

(انجیل برنباس ص ۳۹ باب ۳۹)

دوستان عزیز! سیدنا آدم علیہ السلام جب سب انسانوں کے باپ ہیں اور نبی بھی ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں۔

تو ان کی اولاد کو بھی اس دن مبارک کو باسعادت سمجھنا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو مدینہ طیبہ کے لوگ جلوس کی شکل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد کی خوشی سے باہر نکل آئے۔ صحیح مسلم شریف ص ۴۱۹ ج ۲ حدیث باب الہجرت میں ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ وہ آپ کی آمد آمد کی خوشی میں نعرے لگا رہے تھے۔ اور نعرے بھی رسالت کے لگا رہے تھے۔ یا محمد یا رسول اللہ

اب ایسے نعروں کو شرک و حرام قرار دینے والے حضرات کو کچھ تو خیال کرنا چاہیے کہ ہمارے کفر و شرک کے لتوی کی زد میں کتنی مبارک اور مقدس ہستیاں آ جاتی ہیں۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے گندے ہیں انڈے

سیرت اور تاریخ کی مستند کتب میں ہے کہ وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ میں آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

عالی حضرات! جب آقائے نامدار مدنی تاجدار حبیب کردگار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائیں تو صحابہ کرام علیہم الرضوان خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔ انکی آمد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ تو جب رحمت عالمیاں علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے قدم میمنت لزوم سے ظلمت کدہ عالم کو بقعۂ نور بنایا اور جلوہ فگن ہوئے اس دن خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا کیونکر حرام اور ناجائز ہوگا۔ آپ کی آمد آمد پر عرش و فرش حور و غلماں ملائکہ نے حتیٰ کہ رب العالمین نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔

میلاد مصطفےٰ پر عرش کا وجد کرنا

علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک محدث ہیں اپنی کتاب مولد العروس ص ۷ مطبوعہ بیروت میں فرماتے ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَتِ الْمَلَائِكَةُ سِرًّا وَّجَهْرًا

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ملائکہ نے آہستہ اور اعلانیہ طور پر آپ کے میلاد شریف کا اعلان کیا۔

وَاَتٰى جِبْرِيْلُ بِالْبِشَارَةِ اور جبریل امین آپ کی تشریف آوری کی بشارت لائے۔ وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ طَرَبًا عرش معلی بھی آپ کی ولادت کی خوشی میں جھوم اٹھا۔ وَخَرَجَتِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ مِنَ الْقُصُوْرِ جنت کی حوریں خوشی سے اپنے اپنے محلات سے باہر نکل آئیں۔ وَنُثِرَتِ الْعِطْرُ نَثْرًا اور خوشی اور مسرت سے عطر و خوشبو لٹا رہی تھیں۔ وَقِيْلَ لِرِضْوَانَ زَيِّنِ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى رضوان نامی فرشتہ (جو کہ جنت کا دربان ہے) کو حکم فرمایا کہ فردوس اعلیٰ کو آراستہ و پیراستہ کردو۔ سجادو۔

مبارک ہو مبارک ہو شہ ابرار آتے ہیں
حبیب کبریا کونین کے سردار آتے ہیں
درودوں کی سلاموں کی سجا کر ڈالیاں لاؤ
کہ اب صل علیٰ کے مالک حق دار آتے ہیں

دوستو! یہ روایت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ جیسے ناقد محدث نے بیان فرمائی ہے اس سے واضح ہے کہ عرش وفرش حور وغلمان ملائکہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

ملائکہ کرام بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی کریں' سب حضرات کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ ملائکہ معصوم ہیں گناہوں سے پاک ہیں۔ اہلسنت و جماعت میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آرائش وآسائش اور زیبائش کرتے سجاوٹ کرتے' عطر وخوشبو چھڑکتے ہیں' گھروں سے باہر نکل کر خوشی کا اظہار جلوس کی شکل میں بھی کرتے ہیں یہ سب ملائکہ' حوروں سے ثابت ہے۔ بلکہ جنت الفردوس کو سجانے کا حکم اللہ کریم نے دیا۔ یہ سنت خداوندی بھی ہوئی۔ حقیقت یہ ہے سرور عالم کی تشریف آوری سے کائنات کا ذرہ ذرہ خوش ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی

جو کہ غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کی مستند شخصیت ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ کے صفحہ ۸ اور ۹ پر لکھا ہے کہ

ماثبت بالسنۃ میں کہا ہے کہ جب آمنہ کو حمل حضرت کا رہا عجائب ظاہر ہوئے۔ قریش جدب شدید وضیق عظیم میں گرفتار تھے۔ حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہوگئی۔ درخت پھل لائے۔ ہر طرف سے مال آنے لگا۔ اس سال کا نام سنۃ الفتح والا بتہاج ٹھہرا۔

دوستو! نواب صدیق حسن بھوپالی کی اس عبارت سے واضح ہے کہ ابھی حضور پرنور صلی

اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں قدم رکھا ہی تھا کہ بہار آ گئی۔ زمین سرسبز ہوگئی۔ فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے۔ صائم چشتی نے کیا خوب کہا ہے۔

محمد مصطفےٰ آئے بہاراں مسکرا پیاں
قدم رکھیا نبی سوہنے قطاراں مسکرا پیاں

چوپاؤں کا خوشی سے بولنا

خصائص کبریٰ مواہب للدنیہ زرقانی اور دیگر سیرت کی مستند کتب میں روایت ہے کہ

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔

اِنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ قریش کے تمام چوپائے کلام کرنے لگے اور بول اٹھے۔ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ اِمَامُ اَهْلِ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ اَهْلِهَا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل مادر میں تشریف لے آئے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم وہ تمام دنیا والوں کے امام اور ان کی ہدایت کا روشن چراغ ہیں کسی شاعر نے خوب فرمایا ہے۔

برج حمل میں مہر مبیں جلوہ گر ہے آج
نزدیک آمد شہ جن و بشر ہے آج

دوستان عزیز! آج لوگ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جلسے کرتے ہیں مگر ان جلسوں میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے کو بدعت و حرام قرار دیتے ہیں۔ جبکہ محدثین اور مفسرین کی لکھی ہوئی مستند کتب سیر میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد پر ملائکہ اور حوروں کے خوشی منانے کے علاوہ جانوروں کا خوشی سے سرشار ہونا اور وجد آفریں گلے کہنا درج ہے کیونکہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں کے ہی رسول نہیں۔ وہ تو ساری کائنات اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے رسول ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سترھویں پارہ سورۃ الانبیاء میں فرمایا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ میں بھی حدیث فرمایا اُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سرور عالم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی کائنات کے ذرہ ذرہ کو خوشی ہے۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے واقعات مولد العروس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے جو بیان فرمائے ہیں۔ وہ درج کئے ہیں۔ میں آپ کو وہی واقعات سناتا ہوں۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ ناقد محدث ہیں۔ جن کو غیر مقلدین کے امام مولوی وحید الزماں حیدر آبادی نے اپنے شیخ بلکہ اپنے اکابر کا بھی بزرگ لکھا ہے۔ ہدیۃ المہدی ص ۳۶ ج اول ملاحظہ فرمائیں دیوبندی حضرات بھی ان کو اپنا اکابر لکھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہم عصر ہیں۔ یہ سب تفصیل میں نے اس لئے بیان کی ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ کسی عام محدث نے بیان نہیں کئے۔ بلکہ مخالفین بھی جس کو اپنا امام اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ وہ محدث واقعات میلاد اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واقعات میلاد شریف

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی والدہ ماجدہ سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومۂ دارین مالکہ جنت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةَ عَشَرَ مِنْ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ أَخَذَنِيْ طَلْقٌ شَدِيْدٌ

ربیع الاول شریف کی بارہویں رات کو مجھے شدید درد زہ لاحق ہوا۔

وَكَانَتْ لَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ فَاعْتَرَانِيْ رُعْبٌ لَبِسْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَحْدَتِيْ

اور وہ پیر کی رات تھی۔ مجھ پر رعب سا طاری ہو گیا میں اپنے اکیلے پن پر روئی۔

فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَٰلِكَ ابھی میں اسی کیفیت میں تھی وَإِذَا بِالْحَائِطِ قَدِ انْشَقَّ کہ میں نے دیوار کو شق ہوتے دیکھا۔ خَرَجَ مِنْهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ اس دیوار سے تین عورتیں نمودار ہوئیں۔ كَأَنَّهُنَّ النَّخْلُ الطَّوِيلُ کھجوری کی طرح لمبے قد کی تھیں تَفُوحُ مِنْهُنَّ رَائِحَةُ الْمِسْكِ ان سے مشک و عنبر جیسی خوشبو آ رہی تھی۔ فَسَلَّمْنَ عَلَيَّ بِأَفْصَحِ لِسَانٍ وَأَعْذَبِ كَلَامٍ انہوں نے مجھے بڑے فصیح اور محبت بھرے انداز سے سلام کیا۔ وَقُلْنَ لِي لَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي اور مجھے کہا ہم سے نہ ڈرو۔ اور نہ غم کرو۔ فَقُلْتُ لَهُنَّ مَنْ أَنْتُنَّ تو میں نے ان سے کہا آپ کون ہیں؟ اپنا تعارف کراؤ۔ قُلْنَ حَوَّاءُ وَآسِيَةُ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ انہوں نے کہا ہم حوا۔ آسیہ اور مریم بنت عمران ہیں۔

ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَعْدَهُنَّ عَشْرُ نِسْوَةٍ پھر ان کے بعد دس عورتیں اور داخل ہوئیں۔ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتُنَّ میں نے ان سے بھی کہا کہ آپ کون ہیں فَقُلْنَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ہم جنت کی حوریں ہیں۔ حَضَرْنَا لِوِلَادَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کیلئے حاضر ہوئی ہیں۔

دوستو! حوروں کے الفاظ پر غور فرمائیں وہ عرض کر رہی ہیں۔ حَضَرْنَا لِوِلَادَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ہم حاضر ہوئی ہیں۔ سید المرسلین کی ولادت باسعادت کیلئے معلوم ہوا میلاد شریف میں حاضری ہوتی ہے۔ کوئی پیر زادہ ہو۔ یا صاحبزادہ صدر ہو یا گورنر یا وزیر اعلیٰ عالم ہو یا مفسر امیر ہو یا غریب جب محفل میلاد شریف میں شرکت کیلئے آئے تو وہ تشریف آوری نہ سمجھے بلکہ حاضری سمجھے۔

ذرا غور فرمایئے! سرور کائنات فخر موجودات صدر بزم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں انبیاء کرام کی مائیں۔ اور جنت کی حوریں حاضری دے رہی ہیں۔ شاعر نے اسی لئے کہا ہے۔

محمد مصطفےٰ آئے بہار اندر بہار آئی
زمین کو چومنے جنت کی خوشبو بار بار آئی!

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اس کے بعد نقل فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی ہیں۔ فَاَخَذَنِیَ الطَّلْقُ مَعَ اَنِّیْ لَا اَرٰی دَمًا وَلَا الْمَاءَ وَلَا دَمًا اَصْلًا میرا دردِ زہ تیز ہو گیا لیکن اس کے باوجود مجھے نہ تو ثقل محسوس ہوا۔ نہ ہی پانی اور خون کی کوئی علامت دیکھی؟ اسی لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ فرماتی ہیں فَكَشَفَ اللّٰهُ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے اور میں نے زمین کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔

دوستو! ذرا خود اندازہ فرماؤ جس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی والدہ ماجدہ کی آنکھوں سے تمام حجابات دور کر دیتا ہے۔ اور وہ مکہ مکرمہ کے ایک کمرہ میں بیٹھ کر زمین کے تمام مشرقی اور مغربی حصوں کو دیکھ لیتی ہیں۔ تو اس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خود اپنی بصارت کا کیا عالم ہوگا۔ اور ان سے کائنات کی کون سے چیز او جھل ہوگی۔ یہ روایت مواہب اللدنیہ میں علامہ قسطلانی' علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں' علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ اور قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے شفاء شریف میں بھی نقل فرمائی ہے۔ اس کے بعد حضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔

رَاَیْتُ ثَلَاثَةَ اَعْلَامٍ قَدْ نُصِبَتْ عَلَمًا بِالْمَشْرِقِ وَعَلَمًا بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمًا عَلٰی ظَهْرِ الْكَعْبَةِ میں نے تین جھنڈے دیکھے ان میں ایک جھنڈا مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا تھا۔

حالی حضرات! جھنڈے جہاں جہاں تک حکومت ہوتی ہے۔ وہاں وہاں تک لگائے جاتے ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر جھنڈوں کو لگایا جانا اس حقیقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ وہ رسول عظیم ہے۔ جس کی حکومت شرق سے لے کر مغرب تک ہے۔ اور یہ بیت اللہ بھی اسی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی کا ایک عکس ہے۔ حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا

سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ أَفْوَاجًا میں نے فرشتوں کی فوجیں دیکھیں۔

اب بھی اگر کوئی سرورِ کون ومکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جلوس نکالنے جھنڈے اور جھنڈیاں لگانے اور خوشی اور مسرت کا اظہار کرنے پر فتوے لگائے اور انکار کرے تو سوائے شقاوت قلبی کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ملائکہ فوج در فوج کیوں آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت شریفہ کی خوشی کیلئے آئے ہیں۔

زہے رحمت کہ ختم الانبیاء کی آمد آمد ہے
حبیب خالق محبوب خدا کی آمد آمد ہے
ملائک مژدہ دیتے ہیں گنہگاران امت کو
کہ خوش ہو شافع روز جزا کی آمد آمد ہے
زمین و آسماں سے متصل ہے نور کی بارش
جہاں روشن ہے نور کبریاء کی آمد آمد ہے

پرندوں کا پروں سے فضائے آسمانی کو ڈھانپنا

سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' پھر میں نے پرندوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انہوں نے فضائے آسمانی کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ان کے پاؤں اور رنگ سرسبز تھے۔ انکی چونچیں یوں تھیں۔ جیسے یاقوت ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ یاقوت سے بھی زیادہ حسین وجمیل تھے۔ یُسَبِّحْنَ اللّٰہَ ان چونچوں کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے تھے۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

خوبصورت جام

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے پیاس لگی تو اچانک ایک پرندہ میرے پاس اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں سفید موتیوں سے بھی زیادہ خوبصورت گلاس تھا۔ جس کا رنگ سفید تھا۔ اس فرشتے نے مجھے یہ خوبصورت جام دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ برف سے کہیں زیادہ ٹھنڈا۔ اور شہد سے بہت ہی شیریں اور لذیذ تھا۔ فَشَرِبْتُ ذٰلِکَ الْمَآءَ میں نے وہ پانی پی لیا۔ میرے دل کو وہ بہت اچھا لگا پھر میں نے اپنے رب کی حمد وثناء بیان کی۔ فَوَضَعْتُ مُحَمَّدًا میں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا۔

قیام اور صلوٰۃ وسلام

اس کے بعد محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ مولد العروس صفحہ ۲۷ مطبوعہ بیروت پر اَلْقِیَامُ کی سرخی دے کر ان الفاظ میں صلاۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

یَا حَبِیْبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا مِسْکِیْ وَطِیْبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ

یَا غَوْثَ الْغَرَائِبِ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ سَلَامٌ عَلَیْکَ

یَا خَیْرَ الْاَنَامِ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ سَلَامٌ عَلَیْکَ

تَا دُلِعَتْ بِلَابِنَا سَلَامٌ عَلَیْکَ تَا سَارَتْ مَعَکَ بِنَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

دوستان عزیز! آپ نے سنا کہ آقائے تاجدار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تشریف آوری اور ولادت باسعادت کس شان وشوکت سے ہوئی۔ آپ کی ولادت باسعادت سب نے خوشی منائی۔ اگر افسردگی اور چیخ وپکار کرتا ہوا دیکھا گیا تو وہ صرف شیطان تھا۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

یہی وجہ ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ خوشی وہی مناتے ہیں۔ اور جو اس خوشی سے روکتے ہیں دراصل یہ وہ ہیں جو اس انعام سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 11

شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ حَمْدَ الشّٰاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۔ قَائِدِ الْمُحَجَّلِیْنَ ۔ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ۔ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ۔ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ۔ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ۔ اَلْمُزَیَّنِ بِکُلِّ زَیْنٍ ۔ اَلْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ شَیْنٍ ۔ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ ۔ نَبِیِّ الْاَنْبِیَاءِ عَظِیْمِ الرَّجَاءِ عَمِیْمِ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ ۔ مَاحِی الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَاءِ ۔ شَفِیْعِنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ ۔ سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ ۔ دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ ۔ عَالِمِ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ ۔ نُوْرِ الْاَفْئِدَۃِ وَالْعُیُوْنِ ۔ سُرُوْرِ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ ۔ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ حَبِیْبِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ شَفِیْعِنَا وَ وَکِیْلِنَا وَ عِزِّنَا وَ مُعِیْنِنَا وَ مَلْجَئِنَا وَ مُغِیْثِنَا وَ حِصْنِنَا وَ غِیَاثِنَا سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ ۔ وَ اَزْوَاجِہِ الطَّاہِرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ وَ اَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ وَ ابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ مُحْیِ الْاِسْلَامِ وَالْحَقِّ وَالشَّرْعِ وَ الْمِلَّۃِ وَالْقُلُوْبِ وَالسُّنَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ وَالدِّیْنِ رَاغِبِ الْمُرَادِ لِطَالِبِ الْاِرْشَادِ ۔ فَرْدِ الْاَفْرَادِ سَیِّدِ الْاَوْتَادِ ۔ مُصْلِحِ الْبِلَادِ ۔ نَافِعِ الْعِبَادِ ۔ دَافِعِ الْفَسَادِ ۔ مَرْجِعِ الْاِرْشَادِ ۔ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ ۔ وَ غَیْثِ الْکَوْنَیْنِ ۔ وَ غِیَاثِ الدَّارَیْنِ وَ مَحْبُوْبِ الْمَلَکُوْتَیْنِ ۔ اِمَامِ الْفَرِیْقَیْنِ ۔ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا الْاِمَامِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ الْکَامِلِیْنَ الْعَارِفِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَ عَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ۝ (پ ۱۱ ع ۴)

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

یہ مہینہ مبارک ربیع الآخر شریف کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ مبارک میں سیدنا غوث الاعظم شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا ہے اور مسلمان ان کا عرس مبارک بڑی عقیدت و محبت سے منعقد کرتے ہیں۔

ولادت

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں ہوئی اور وصال مبارک ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں ہوا۔ یعنی آپ کے وصال مبارک کو ۸۵۴ سال گزر گئے ہیں۔ مگر ان کی عقیدت و محبت صرف پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ عرب و عجم میں مسلمانوں کے دلوں میں موجزن ہے۔ اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

انکی سیرت اور حالات پر صرف اردو میں ہی نہیں بلکہ عربی، فارسی، انگریزی اور دنیا بھر کی زبانوں میں کتابیں شائع ہوتی ہیں بلکہ غیر مسلموں نے بھی ان کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا والد ماجد سے نسب نامہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ ددھیال کی طرف سے حسنی ہیں اور ننھال کی طرف سے حسینی ہیں۔ اسلئے آپ کو حسنی حسینی کہا جاتا ہے۔

والد کی طرف سے شجرہ شریف

ابو محمد عبدالقادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید محمد عبداللہ بن یحییٰ بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن امام سید حسن مثنٰی بن سید حسن بن سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم۔

والدہ کی طرف سے شجرہ شریف

ابو محمد عبدالقادر بن امۃ الجبار بنت سید عبداللہ صومعی بن سید ابو جمال الدین محمد بن

جواد بن سید امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن امام ابو عبداللہ حسین بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

کسی نے خوب فرمایا ہے۔

سید و عالی نسب در اولیاء است
نور چشم مصطفےٰ و مرتضیٰ است

سامعین کرام! سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے عقیدت و محبت رکھنے کی سند ہے۔ اگر کوئی سیدنا عبدالقادر جیلانی سے عقیدت و محبت کا اظہار نہ کرتا ہو بلکہ ان کے خلاف بکواس کرتا ہو اور کہے کہ میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا محب ہوں صریحاً دھوکہ باز اور فریبی ہے۔

بشارت نبوی

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت کی بشارت خود سرور عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے چنانچہ علامہ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تفریح الخاطر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی شب ولادت حضرت کے والد ماجد سیدنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ فرمایا کہ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام آئمہ عظام اور اولیاء کرام علیہم الرضوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں اور ان الفاظ سے بشارت سے نواز رہے ہیں۔

یَا اَبَا صَالِح اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَھُوَ وَلِیِّیْ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اے ابو صالح اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے اور میرا بیٹا ہے۔ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے۔ سَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ۔ عنقریب اس کی اولیاء اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

کسی نے اسی لئے فرمایا ہے۔

غوث اعظم درمیان اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا ہے۔

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا یہ عالم ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی انکی محافل میں لوگوں کو شرکت کیلئے فرماتے تھے۔ جیسا کہ علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار کے ص ۹۶ سے علامہ حلبی نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۸ شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری نے تحفہ قادریہ کے صفحہ ۴۱ اور دارالشکوہ نے سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۳ ے پر تحریر فرمایا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

ایک دفعہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا اور اجتماع میں کھڑے ہوکر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی ہے کہ میں اسلام قبول کرلوں اور اس پر میرا مصمم ارادہ ہوگیا کہ یمن میں سب سے افضل و اعلیٰ شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ اس سوچ و بچار میں تھا کہ مجھے نیند آگئی اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ نے مجھے ارشاد فرمایا یَا سَنَانُ اِذْھَبْ اِلٰی بَغْدَادَ وَاَسْلِمْ عَلٰی یَدِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ اے سنان بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے دست مبارک پر اسلام قبول کرو۔

فَاِنَّہٗ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

ہاتف سے صدا

علامہ محدث شطنوفی نے بہجۃ الاسرار کے صفحہ ۹۶ پر اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۸ پر ایک اور واقعہ درج فرمایا ہے۔ سنیے اور اپنے دلوں کو منور فرمایئے۔

شیخ عمر الکیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں تیرہ شخص اسلام قبول کرنے کیلئے حاضر ہوئے۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی ہیں۔ ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مرد کامل کے دست حق پرست پر اسلام قبول کریں۔

اسی اثناء میں ہاتف غیب سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے مبارک ہاتھوں پر اسلام قبول کر دفانّہ' یُوْضَعُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ مِنَ الْاِیْمَانِ عِنْدَہ' بِبَرْکَتِہٖ مَا لَمْ یُوْضَعْ فِیْھَا عِنْدَ غَیْرِہٖ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ
پس اس وقت جس قدر ایمان انکی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہوگا۔ اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

فیضان غوث اعظم

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول فرمایا۔ شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار فارسی کے صفحہ ۹ پر علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۶ اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۸ پر تحریر فرمایا ہے کہ شیخ عمر الکیمانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

لَمْ تَکُنْ مَجَالِسُ سَیِّدِنَا الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَخْلُوْ مِمَّنْ یُّسْلِمُ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَا مِمَّنْ یَّتُوْبُ مِنْ قُطَّاعِ الطَّرِیْقِ وَقَاتِلِ النَّفْسِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْفَسَادِ وَلَا مِمَّنْ یَّرْجِعُ عَنْ مُعْتَقَدٍ سَیِّئٍ یعنی آپ کی مجالس شریفہ

میں سے کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی۔ جس میں یہود اور نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ ڈاکو قزاق قاتل النفس مفسد اور بداعتقاد لوگ آپکے دست حق پر توبہ نہ کرتے ہوں۔

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اخبار الاخیار صفحہ ۱۹ میں مطبوعہ دیوبند اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۱۹ مطبوعہ مصر میں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرمایا ہے۔

قد ا۔ لم علی یدی اکثر من خمسة الاف من الیهود والنصاری وقاب علی یدی من العیار ین والمسالحة اکثر من مائة الف خلق کثیر

بیشک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں' قزاقوں' فاسقوں' فاجروں اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔

عالی حضرات: آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی۔ جس میں سینکڑوں آدمی تائب نہ ہوتے ہوں۔ چنانچہ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار شریف صفحہ ۱۹ اور علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۶ مطبوعہ مصر اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر ص ۱۹ پر آپ کی مجلس کی کیفیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

مجلس کی کیفیت

آپ کی مجلس شریف میں تو نہ ہی کسی کو تھوک آتا تھا نہ ہی کھنگار اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا۔ کسی فرد کو مجلس میں سے کھڑے ہونے کی جرات بھی نہ ہوتی تھی۔ آپ کی تقریر دلپذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہوتی تھی۔ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت محدث پر آپ کی مجلس مبارکہ میں وجد طاری ہو گیا تھا۔ (قلائد الجواہر ص ۴۷ ص ۳۸ بہجۃ الاسرار ص ۹۳)

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی محفل سرور کائنات علیہ افضل التحیات والصلوٰۃ

تعلیمات بھی شفقت فرماتے ہوئے تشریف لاتے تھے۔ جیسا کہ شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار شریف کے صفحے ا پر تحریر فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک بھی مستند محدث ہیں اور برصغیر میں سب سے پہلے حضرت شیخ نے ہی علم حدیث کی اشاعت فرمائی ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو کہ دیوبندیوں کے حکیم الامت ہیں نے ان کو بارگاہ نبوی کا حضوری بھی لکھا ہے۔ اصل عبارت سنیئے اور دلوں میں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت کو جگہ دیجئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء اور اولیاء کی تشریف آوری

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ جمیع اولیاء وانبیاء انبیاء با جساد و اموات بارواح وجن وملائکہ در مجلس او حاضری شدند و حضرت رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین نیز از برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند خضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضراں مجلس شریف مے بود واز مشائخ عصر ہر کہ ملاقات می کرد وصیت لے نمود ملازمت مجلس شریف اوی فرمود۔ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْهِ بِمُلَازَمَةِ هٰذَا الْمَجْلِسِ

یعنی آپ کی مجلس شریف میں کل اولیاء اللہ انبیاء کرام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے ساتھ اور جن اور ملائکہ تشریف فرما ہوتے تھے۔ اور حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی تربیت و تائید کیلئے جلوہ فرما ہوتے تھے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو اس کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے۔ نیز ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و بہبود کی خواہش ہو اس کو اس مجلس شریف کی حاضری ضروری ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب کے صدقے ہم سب کی صحبت عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 12

عظمتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَ اَھْلِ شَرِیْعَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

عالی حضرات! پچھلے جمعۃ المبارک میں سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خاندان کے متعلق بیان کیا تھا کہ آپ کے آباؤ اجداد بھی اولیاء کاملین تھے۔ آج کے خطبہ میں آپ کا مادر زاد ولی ہونا اور آپ کی ولادت شریفہ سے قبل ہی اولیاء الرحمٰن کا آپ کی عظمت و رفعت اور ولایت کاملہ بیان فرمانا عرض کروں گا۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے متعلق بھی علامہ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے درمیان میں امام الانبیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد اطہار میں سے ایک قطب عالم پیدا ہوگا۔

مُلَقَّبًا بِمُحْيِ الدِّيْنِ وَمُسَمًّى بِالسَّيِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ وَهُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ وَمَوْلِدُهٗ مِنْ كِيْلَانَ وَيَكُوْنُ مَامُوْرًا بِاَنْ يَّقُوْلَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ وَلِيَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ سِوَى الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جن کا لقب محی الدین، اسم مبارک سید عبدالقادر ہے اور وہ غوث الاعظم ہوگا اور گیلان میں پیدائش ہوگی۔ ان کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے کہنے کا حکم ہوگا۔

علامہ ابوالحسن نورالدین علی الشطنوفی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف بہجۃ الاسرار کے صفحہ ۶ پر تحریر فرمایا ہے کہ شیخ ابو احمد عبداللہ جونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۴۶۸ھ میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلاد عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی۔ اس کو تمام اولیاء اللہ کے نزدیک مقبولیت تامہ حاصل ہوگی۔ اس کے وجود باجود سے اہل زمانہ شرف حاصل کریں گے اور جو اس کی زیارت کرے گا۔ نفع اٹھائے گا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی

علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا

تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

عالی حضرات! شہنشاہ بغداد غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے مقام کا اندازہ کیجئے کہ بڑے بڑے اولیاء ان کی آمد آمد اور عظمت و شرافت کا ذکر ان کی ولادت شریف سے پہلے ہی کررہے ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جو تابعی ہیں۔ ان کے متعلق بھی علامہ عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں۔

محمد بن احمد سعید زنجانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب روضۃ النواظر ونزھۃ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مرتبہ قطبیت کی بشارت دی ہے۔

فرماتے ہیں کہ آپ سے پہلے اولیاء اللہ میں سے کوئی بھی حضرت کی عظمت و رفعت کا منکر نہ تھا۔ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر شیخ محمد محی الدین قطب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرمادیا ہے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں۔ سب نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہے۔

دوستان عزیز! اس طرح مختلف اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ نے شہنشاہ بغداد کی ولادت سے قبل ان کی ولایت اور غوثیت کی خبریں دی ہیں۔ اگر تفصیلاً بیان کروں تو اس کیلئے کافی وقت صرف ہوگا۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

یوں تو سارے ولی محترم ہیں مگر غوث اعظم پیا تیری کیا بات ہے۔

بعض حضرات جو شہنشاہ بغداد غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت اور کمالات کو تسلیم کرنے سے اعراض کرتے ہیں بلکہ اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کے کمالات سے کتراتے ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ کترانے اور انکار کرنے سے پہلے ان کی سیرت و کردار اور ان کی زندگی کا مطالعہ فرمائیں۔ پھر کوئی رائے قائم کریں جن کی

زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عین مطابق ہے۔
جن کے شب و روز ذکر خدا اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزریں۔ ایسے حضرات پر
کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہ ہوں گے۔ وہ
یقیناً راضی ہوں گے۔

شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ کی زندگی کا اندازہ فرمائیں کہ جس دن پیدا ہوتے ہیں۔ وہ
دن ماہ رمضان کا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بصد کوشش
کے باوجود میرے لخت جگر نے میرا دودھ نہ پیا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے
خود بخود دودھ پینا شروع کر دیا۔

جس عبدالقادر نے پہلے دن ہی روزہ رکھا۔ یہ اولیاء کاملین میں آپ کے تقویٰ اور
پرہیزگار بلکہ مادرزاد ولی ہونے کی واضح دلیل ہے۔

جو عبدالقادر پیدا ہوتے ہی روزہ دار ہوا وہی عبدالقادر ایک روز بغداد شریف کے
منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرماتے ہیں۔

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

ابومدین مغربی علیہ الرحمۃ کا سر جھکانا

علامہ جامی علیہ الرحمۃ نفحات الانس فارسی صفحہ ۲۶۶ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاوی حدیثیہ صفحہ ۲۷۰ مطبوعہ مصر علامہ غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے خزینۃ الاصف
فارسی صفحہ ۱۰۸ علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۶ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے
قلائد الجواہر صفحہ ۲۵ پر تحریر فرمایا ہے۔

ابدال میں سے حضرت ابومدین مغربی علیہ الرحمۃ نے مغرب کے شہر میں ا
گردن کو جھکا کر کہا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ مَلَائِکَتَکَ اِنِّیْ سَمِعْ
وَاَطَعْتُ

"اے اللہ میں تجھ کو تیرے ملائکہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاع
کی"۔

آپ کے مریدین جو حاضر مجلس تھے۔ آپ سے یہ الفاظ کہنے کا سبب پوچھا۔ تو ارشاد فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آج بغداد شریف میں فرمایا ہے۔

"قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه"

اس کے کچھ عرصہ بعد سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے مریدین بغداد شریف سے واپس آئے تو حضرت ابومدین مغربی علیہ الرحمۃ کے مریدین نے وہ دن اور وہ وقت بتایا جب حضرت ابومدین مغربی علیہ الرحمۃ نے اپنی گردن کو جھکایا تھا۔ تو سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کے مریدین نے تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسی روز اسی وقت شاہ جیلان نے بغداد شریف میں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه کا اعلان فرمایا تھا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کا گردن جھکانا

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ قلائد الجواہر کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه فرمایا تو شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے اپنی گردن جھکا کر عرض کیا۔ عَلٰی رَقَبَتِیْ میری گردن پر بھی آپ کا قدم مبارک ہے۔

حاضرین نے عرض کیا حضور والا۔ آپ یہ کیا فرمارہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد شریف میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰه کا اعلان فرمایا ہے۔ اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

سروں پہ جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

سامعین کرام! سنا کتنے بڑے اولیاء کاملین شاہ جیلاں کے آگے سر تسلیم خم ہیں۔

اور اپنی گردنوں پر سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قدم کو سعادت سمجھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ اسی لئے فرماتے ہیں۔

جن کی منبر بنی گردن اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عالی حضرات! شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں۔ جنکے متعلق دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے افاضات یومیہ میں اور مولوی ذکریا سہارنپوری نے فضائل حج کے صفحہ ۲۵۰ پر لکھا ہے کہ

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا

تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ

فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

دوری کی حالت میں اپنی روح کو آپ کی بارگاہ میں بھیجا کرتا تھا جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا دایاں ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ ان کو بوسہ دینے کا شرف میرے ہونٹوں کو حاصل ہو۔

فَظَھَرَتْ یَدُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَافَحَھَا وَقَبَّلَھَا وَوَضَعَھَا عَلٰی رَاْسِہٖ

تو سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا۔ آپ نے مصافحہ کیا۔ اس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔

دوستان عزیز! جس شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ نبوی میں اتنی رسائی ہو۔ وہ بھی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر اپنی گردن جھکا رہے ہیں۔ اس سے عظمت غوث الورٰی آشکارا ہے۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق

علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰ اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۲۵ پر فرمایا ہے کہ

شیخ خلیفہ اکبر علیہ الرحمۃ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا۔ حضور! شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کا اعلان فرمایا ہے۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا هُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاهُ۔"

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطب زمانہ اور میری زیرِ نگرانی ہیں۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 13

حضرت سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدَ الشّٰکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ لِیَدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ مَلْجَانَا وَ مَاوَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○
اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ○

خبردار! بے شک جو اللہ کے ولی ہیں۔ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

عالی حضرات: سرکار غوث الوریٰ شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات کا ذکر کیا جا رہا تھا۔ اور میں یہ بتا رہا تھا۔ کہ ان کے در اقدس پر حاضری دینے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ بعض حضرات کا ذہن یوں پریشان ہو جاتا ہے کہ دیکھو جی انہوں نے دروازوں کو بہت فضیلت دے دی ہے۔ جیسے بہشتی دروازہ کے متعلق استہزاء اڑاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ کتب احادیث کا مطالعہ فرمائیں تو کیسی بھی استہزاء نہ...

یہ آستانے

ہم ہر دروازے کی عظمت کے قائل ہیں بلکہ وہ دروازے جہاں اولیاء اللہ نے اپنے ڈیرے لگائے ہوئے ہیں۔ یہ وہ آستانے ہیں جہاں وہ صبح و شام اللہ کا ذکر اور پیارے مصطفٰی کا ذکر ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا (جامع ترمذی صفحہ ۱۸۹ جلد ۲ مشکوٰۃ شریف پر حدیث ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو وہاں سے کھایا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ جنت کے باغ کون سے ہیں۔ تو فرمایا ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں۔ وہ لوگ تو بہشتی دروازوں کو رو رہے ہیں۔ پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کے باغ بھی بتا دیے۔

کسی کو کہیں کی حکومت ملی ہے کسی کو کہیں کا خزانہ ملا ہے
خدا کی قسم میری قسمت تو دیکھو مجھے غوث کا آستانہ ملا ہے

اولیاء کاملین کے آستانوں پر ہر وقت ذکر الٰہی ہوتا رہتا ہے۔ اور ذکر الٰہی جہاں ہو اس کو امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا باغ قرار دیا ہے۔

طاعون کی مرض سے نجات

اسی ذکر الٰہی کا کرشمہ دیکھئے کہ علامہ عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ نے تفریح الخاطر عربی صفحہ ۳۴، ۳۵ مطبوعہ مصر میں بیان فرمایا ہے کہ

ایک دفعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بغداد شریف میں مرض طاعون ظاہر ہوا۔ اور اس نے اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے۔

لوگوں نے حضرت غوث الورٰی رضی اللہ عنہ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

حول المدرسۃ فی شیٔ خرزق — ہمارے مدرسہ کے ارد گرد جو گھاس ہے
[illegible]منھا زرعوا کل یشفی اللّٰہ بہ — اس کو رگڑ کر اوپر لگاؤ اور اس کو کھاؤ اللہ
[illegible] المرضیٰ — بیماروں کو شفا دے گا۔

اور فرمایا: من شرب من ماء مدرستنا قطرۃ یشفیہ اللّٰہ جو شخص مدرسہ کے
[illegible] کا پانی پیئے گا۔ اسکو بھی شفا حاصل ہوگی۔ لوگوں نے آپکے ارشاد پر عمل کیا۔
[illegible] شفاءً کاملاً تو لوگوں کو شفاء ہوئی۔

[illegible] بہجۃ الاسرار شریف کا بیان ہے۔ کما وقع فی عھدہ الطاعون فی بغداد
[illegible] اس کے بعد آپ کے زمانہ مبارکہ میں دوبارہ طاعون نہ آئی۔

علامہ اقبال شاعر مشرق نے خوب فرمایا ہے۔

کیا پیا کن از شت گلے
بوسہ لن بر آستانے کا طے

مشائخ کا آستانہ کو بوسہ دینا

علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۶۰ اور شاہ ابو المعالی قادری نے تحفہ قادریہ
[illegible] پر تحریر فرمایا ہے کہ شیخ عثمان صریفینی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ

[illegible] اری کثیرًا من مشائخ العراق — میں عراق کے کثیر مشائخ کو حضرت غوث
[illegible] عاصروا الشیخ عبد القادر — الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہمعصر تھے۔ جب مدرسہ
[illegible] اللّٰہ عنہ اذا وصلوا الی باب — اور خانقاہ میں حاضر ہوتے تو ان کی چوکھٹ
[illegible] ورباطہ قبلوا العتبۃ — کو چومتے ہوئے دیکھا۔

مولانا حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

یہ بات سن کر کئی حضرات کے پیٹ میں پیچ و خم پیدا ہوئے ہوں گے۔ دیکھو جی یہ
[illegible] کو بوسہ دیتے تھے۔ چومتے ہیں۔ اور اس کو بغیر سوچے سمجھے بدعت قرار دے دیں گے۔

اور پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت قبروں پر سجدہ کرتے ہیں جبکہ ان ناعاقبت اندیشوں اور جہالت کے پتلوں کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ سجدہ کسے کہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ میں سجدہ کے وقت سات اعضاء کا زمین پر لگنا کتب احادیث میں موجود ہے۔

سجدہ کی تعریف

جیسا کہ امام المحدثین بالاتفاق علی الاطلاق امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بَابُ السُّجُوْدُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ کا مستقل باب باندھ کر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت درج فرمائی ہے۔ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سجدہ سات اعضاء پر کیا جائے۔ صحیح بخاری شریف صفحہ ۹۲، اور طبرانی شریف جلد اول صفحہ ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اپنی جامع ترمذی کے صفحہ ۳۷ جلد اول پر بھی حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ جس میں ان سات اعضاء کی تفصیل بھی موجود ہے۔ اس کے راوی سید المفسرین بالاتفاق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ اٰدَابٍ وَجْھُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرے تو اسکے سات اعضاء چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں بھی سجدہ کرتے ہیں۔

قاضی سلیمان منصوری کی گواہی

غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں انکے مستند عالم قاضی سلیمان صاحب منصور پوری نے بھی اپنی کتاب الجمال والکمال کے صفحہ ۵۶ پر سجدہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

سجدہ اصطلاح شریعت محمدیہ میں پیشانی اور ناک کو زمین پر لگانا اس طرح سے کہ دونوں

انگوٹھوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی زمین سے لگی ہوئی ہوں۔ رانیں پیٹ سے الگ ہوں۔ اور بازو پہلوؤں سے الگ اس اصطلاح کو اب حقیقت شرعیہ کہا جاتا ہے۔

سامعین حضرات! اب خود ہی انصاف فرمائیں کہ مزار کو بوسہ دیں۔ یا کسی آستانہ کو چومیں تو کیا یہ سات اعضاء زمین پر لگتے ہیں۔ ہر گز نہیں اس کو سجدہ قرار دینا کتنی بڑی حماقت اور جہالت ہے۔ نیز شریعت مطہرہ میں سجدہ میں نیت کا بھی بہت دخل ہے۔ جب تک نیت سجدہ کی نہ ہو۔ سجدہ نہ ہوگا۔

نرالی چال

دیوبندی اور وہابی حضرات اہلسنت و جماعت پر فتوے فوراً چسپاں کر دیتے ہیں۔ مگر جب انکے اکابرین خود اس فعل کے مرتکب ہوں تو وہ ان کے نزدیک عین اسلام اور جائز ہوتا ہے۔

اسماعیل دہلوی کا قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کو بوسہ دینا

اس مسئلہ کے ثبوت پر دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے متفقہ مجدد اور شہید مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کا اپنا عمل پیش کرتا ہوں وہ اپنی کتاب صراط مستقیم اردو صفحہ ۱۶۶ مطبوعہ دہلی پر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے آستانہ پر اپنی آستانہ بوسی کا ذکر کرتے ہیں۔

دوستو! اولیاء کاملین کے مزارات پر حاضری قبور کو بوسہ دینا اور ان کے آستانوں کو چومنا جائز ہے۔ شرک نہیں چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری صفحہ ۴۷۸ جلد ۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کا حوالہ

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ اور مکہ مکرمہ کے علماء شافعیہ میں سے ابن ابو الصیف الیمانی قرآن پاک حدیث شریف کے اوراق اور قبور صالحین کو بوسہ دینا جائز قرار دیا ہے۔ جَوَازُ تَقْبِیْلِ الْمُصْحَفِ وَاَجْزَاءِ الْحَدِیْثِ وَقُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ بِہٖ تعظیم

الرتبت محدث کی کتاب کا حوالہ میں نے پیش کیا ہے جنہوں نے پچیس سال کے عرصہ میں صحیح بخاری کی یہ شرح لکھی ہے۔ ہر مکتبہ فکر کے نزدیک عظیم الرتبت محدث ہیں۔ لیکن تعصب کی بناء پر احباب نے جائز چیزوں کو بھی حرام اور شرک قرار دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عالی حضرات! سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زندگی اور انکی سیرت طیبہ پر لکھی ہوئی مستند کتب کا مطالعہ فرمائیں تو معلوم ہوگا آپ کی شہرت آپ کی ولادت سے پہلے کی تھی۔

ولادت سے پہلے شہرت

علامہ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ نے تفریح الخاطر کے صفحہ ۲۶ پر تحریر فرمایا ہے سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ (جو بارہ اماموں میں سے امام ہیں) نے اپنا مصلیٰ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں پہنچانے کیلئے اپنے ایک مرید کو دیا اور فرمایا کہ اس کو بڑی حفاظت سے رکھنا۔ اور اپنے مرنے کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی مرتے وقت کسی دوسرے کو دے۔ اسی طرح پانچویں صدی ہجری کے درمیان عبدالقادر جیلانی کی جلوہ افروزی ہوگی یہ انکی امانت ہے انکو پہنچانا اور میرا سلام کہنا۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے!
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

حسنی حسینی سید

آپ نے سنا کہ بارہ اماموں میں سے سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اپنا مصلی سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو تحفۃً ہدیۃً بھیج رہے ہیں۔ لیکن شیعہ حضرات سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کی شان اقدس میں گستاخی کے کلمات کہتے ہیں۔ الغرض آپ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست علیہ الرحمۃ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ سرکار سیدہ امۃ الجبار فاطمہ علیہا الرحمۃ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے تھیں۔ یعنی آپ حسنی اور حسینی سید ہیں۔

جو حسنین کریمین سے محبت کا اظہار کرے اور سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بغض اور نفرت کا اظہار کرے۔ یہ کیسی الٹی منطق ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہا کرتا ہوں کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحیح محب کی پہچان کیلئے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسوٹی ہیں کیونکہ یہ حقیقت ہر مذہب اور مسلک کے نزدیک مسلمہ ہے کہ پوتے اور نواسے سے پیار کرنے والا یقیناً ان کے آباؤ اجداد سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔ بلکہ جس کے پوتے اور نواسے سے پیار کرنے والا یقیناً ان کے آباؤ اجداد سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔ بلکہ جنکے پوتے اور نواسے سے پیار کیا جائے تو اس پوتے نواسے کے دادا اور نانا کے ہاں اس شخص کی اہمیت ہوتی ہے اور اس سے خوش ہوتے ہیں۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے پوتے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ ان سے پیار اور محبت کا اظہار کرنے والے سے یقیناً حسنین کریمین شہیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما راضی اور خوش ہوں گے۔ لہٰذا اہلسنت و جماعت کے محب اہل بیت ہونے کی واضح دلیل سرکار سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان سے محبت رکھنے والا اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا گستاخ نہیں ہو سکتا۔

میاں صاحب عارف کھڑی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زیانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی نے بھی بارگاہ نبوی میں سرکار غوث پاک کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

دوستان عزیز! میں عرض کررہا تھا کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شہرت ان کی ولادت سے بھی قبل تھی چنانچہ علامہ محمد یحییٰ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۲۲ علامہ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار کے صفحہ ۲۲ پر اور علامہ غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء فارسی صفحہ ۹۸ جلد اول میں شیخ محمد شنبکی علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ

شیخ محمد شنبکی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ کامل شیخ ابوبکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں۔

(۱) حضرت معروف کرخی (۲) امام احمد بن حنبل (۳) حضرت بشر حافی (۴) حضرت منصور بن عمار (۵) حضرت جنید بغدادی (۶) حضرت سری سقطی (۷) سہل بن عبداللہ تستری (۸) حضرت عبدالقادر جیلانی۔

تو میں نے آپ سے عرض کیا۔ حضور! حضرت عبدالقادر جیلانی کون ہیں؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

عَجَمِیٌّ شَرِیْفٌ یَسْکُنُ بَغْدَادَ یَکُوْنُ ظُهُوْرُهٗ فِی الْقَرْنِ الْخَامِسِ وَهُوَ اَحَدُ الصِّدِّیْقِیْنَ الْاَوْتَادِ الْاَفْرَادِ اَعْیَانِ الدُّنْیَا اَقْطَابِ الزَّمَانِ۔

یعنی عجم کے شرفا میں ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کرے گا۔ اس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا۔ اور وہ شخص اوتاد افراد اور اقطاب زمانہ سے ہوگا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ اسی لئے فرماتے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

مولوی اشرف علی تھانوی اور نواب صدیق حسن بھوپالی کا اقرار

دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مرید اور شاگرد مولوی عزیز الحسن دیوبندی حسن العزیز کے صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ ملتان پر لکھتے ہیں کہ۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے فرمایا کہ اولیاء اللہ میں حضرت غوث پاک کے برابر کسی کو شہرت نہیں۔ خوارق بہت ہوئے کھلے کھلے۔

اسی طرح غیر مقلدین حضرات جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے مجدد اور شیخ الاسلام نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی کتاب تقصار میں لکھتے ہیں کہ

عبدالقادر قدس سرہ شہرت او ر بے نیاز میکند او ذکر یافعی گفتہ کرامات خارجا عن الحصر وقد تواترت او قرابت من التواتر۔

عبدالقادر قدس سرہ العزیز کو ان کی شہرت نے ان کو بے نیاز کر دیا ہے یافعی نے فرمایا ہے کہ ان کی کرامات حد سے زیادہ ہیں جو حد تواتر کے قریب ہیں۔

دوستو! ہم لوگوں کی کیا حیثیت اور مقام ہے۔ شہنشاہ بغداد کی مدح سرائی میں بڑے بڑے اولیاء اپنی عقیدت و نیاز مندی کے گلہائے عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ خواجہ خواجگان شہنشاہ چشتیاں سلطان الہند خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ بارگاہ غوثیت میں عرض کرتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علی حیران زجلالت ارض و سماء
چون پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ و گدا
معین کہ غلام نام تو شد در یوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

ثابت قدمی

جو لوگ شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کاملین کے کمالات اور تصرفات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو میں دعوت غور وفکر دیتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آپ لوگ اولیاء کاملین اپنے آپ پر خیال کرتے ہیں۔ ذرا ان کی زندگی وسیرت کا مطالعہ فرمائیں اور اپنی زندگی کو بھی مدنظر رکھیں ان کے شب و روز جس انداز سے گزرتے ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں اور اپنے شب و روز جس طرح گزرتے ہیں۔ انکا احتساب کریں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ تو پھر خیال کریں کہ جن کی زندگی کا ہر لمحہ ذکر خدا اور ذکر مصطفیٰ میں گزرتا ہے۔ اللہ کریم ان کے اجر کو ضائع تو نہیں فرماتا۔ انہیں انعامات سے نوازتا ہے اور یہ کمالات اور تصرفات وہ انعامات خداوندی ہیں۔ پھر انکار کیوں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک کے ۱۱ پارہ ۴ رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ بیشک اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ فرماتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گردانند زراہ

اولیاء اللہ کو یہ قدرت، طاقت اور کمال اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے کہ چھٹے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں یہ کمالات اور تصرفات اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائے ہیں۔ اور یہ ان کی عبادت اور ریاضت کے انعامات ہیں۔

ریاضات اور مجاہدات

شہنشاہ بغداد مادرزاد ولی تھے۔ مگر ان کے ریاضات اور مجاہدات کا مطالعہ

(ر)ما ئیں۔ تو عقل و فکر حیران رہ جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت جن کو سبھی حضرات عقیدت و محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جن کی شان علمی کے سب ہی معترف ہیں۔ وہ اپنی کتاب طبقات الکبریٰ کے صفحہ ۱۲۶ جلد اول مطبوعہ مصر اور علامہ حلبی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات اولیاء کے صفحہ ۲۰۲ جلد ۲، علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۲۹ جلد ۱، اور علامہ حلبی نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۰ پر فرمایا ہے کہ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کیلئے نہ اپنایا ہو۔ اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔ مدت تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا۔ نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا۔ پچیس برس تک عراق کے بیابانوں اور جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا۔ چنانچہ ایک سال تک ساگ گھاس وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے گزارا کرتا رہا۔ اور پانی مطلقاً نہ پیا پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا۔ پھر تیسرے سال میں صرف پانی پر ہی گزارا کرتا تھا۔ کھانا کچھ بھی نہ تھا پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا نہ ہی پیا اور نہ ہی سویا۔

عالی حضرات! مادرزاد ولی بھی ہوں اور پھر اتنے مجاہدے اور ریاضتیں' جب ان کی زندگی اتنی حیران کن ہے تو پھر اللہ کریم نے جو ان کو انعامات اور تصرفات عطا فرمائے

ہیں ان سے انکار کیوں کیا جائے۔

اپنی زندگی کو بھی سامنے رکھیے اور ان کی زندگی کو بھی دیکھیے۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے اگی ذلت کو اپنے آپ پر قیاس کیا جائے۔ میاں محمد صاحب عارف کھڑی فرماتے ہیں۔

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے

درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

اللہ تعالیٰ بھی اپنے اولیاء کی زندگی کے متعلق فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں۔ صحیح بخاری شریف مشکوٰۃ شریف اور دیگر کتب احادیث میں حدیث قدسی ہے۔ مَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ کہ میرا بندہ نوافل کی کثرت سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔

کیونکہ پانچ نمازیں تو فرض ہیں۔ انسان وہ پڑھے گا تو صرف اللہ کا فرض ادا ہوگا۔ نوافل سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ آپ تجربہ کر کے دیکھیں دوسرے عقیدے والے پانچ نمازوں کے وقت بھی نوافل چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن اللہ فرماتا ہے۔ قرب جو ہے وہ نوافل سے حاصل ہوتا ہے۔

میاں نذیر حسین[1] دہلوی

جو کہ غیر مقلدین حضرات کے مجدد اور مفسر ہیں انہوں نے معیار الحق کے صفحہ ۱۶ میں ۱۲ رکعت سے زیادہ نفل پڑھنا بدعت مذمومہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حدیث قدسی میں

---

(۱) میاں نذیر حسین دہلوی کو امام رازی سے زیادہ مفسری میں ذہین قرار دیا ہے۔ معیار الحق ص ۴۹۳

مَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ میں نوافل جمع ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس کی قید لگانا حدیث قدسی کی مخالفت ہے۔

اولیاء اللہ کا اعزاز خداوندی

دوستان عزیز! جو کثرت نوافل کو بدعت مذمومہ قرار دیں۔ ان میں ولی کیسے ہو سکتا ہے۔ اولیاء اللہ کو اللہ تعالی سے اعزاز حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خود ہی اللہ تعالی نے اس کا ارشاد فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور عزت اللہ تعالی اس کے رسول مقبول اور مومنین کیلئے ہے۔

حدیث قدسی میں بھی اللہ نے ان کے اعزاز کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔ اِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ جب میں اپنے بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو پھر اسکے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جس سے چلتا ہے اور جو مجھ سے مانگے میں اس کو ضرور عطا فرماتا ہوں۔

یہاں اعزاز کا ذکر ہے۔ جو اللہ تعالی نے اولیاء کو عطا فرمائے ہیں۔ شرک شرک کے فتوے لگانے والوں کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کی عطا کا انکار بھی کفر ہے۔

توحید کے درس کا سبق

توحید کے درس کا یہ بھی سبق ہے۔ جو اللہ تعالی نے تیسرے پارہ کے گیارھویں رکوع میں فرمایا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○	اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بیشک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

اس سے عیاں ہے کہ جس کو چاہے اللہ تعالیٰ عزت دے۔ اب یہ اللہ کی مرضی ہے جو بھی چاہے عزت دے حدیث قدسی کے مضمون سے اظہر من الشمس ہے۔ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے سماعت بصارت کی ایسی عزت عطا کی کہ فرمایا۔ ان کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتے ہیں۔ ان کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نزدیک اور دور سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ تو واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ دور و نزدیک سے دیکھتے ہیں اور سنتے بھی ہیں۔ اسی لئے سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے تحدیث نعمت کے طور پر جو اللہ نے ان کو اعزاز بخشا ہے اس کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

وَلَوِ انْكَشَفَتْ عَوْرَةٌ لِمُرِيْدِیْ بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ لَسَتَرْتُهَا۔

اگر میرے مرید کا ستر مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کا ستر ڈھانپ لوں گا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 14

عظمت غوث اعظم رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَ اَهْلِ سُنَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ ۔ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (پارہ ۲۵، رکوع ۱۲)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار

یہ مہینہ مبارک ربیع الثانی ہے' اس ماہ مقدس میں سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا۔ جگہ جگہ مسلمان سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اور ان کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کا نذرانہ عرس مبارک اور گیارھویں شریف کی تقاریب انعقاد کر کے پیش کر رہے ہیں۔ آج کے خطبہ میں میں سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی کچھ عرض کروں گا۔

قرآن پاک کی جو آیہ شریفہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہے۔ یہ پھر سے اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (پارہ ۲۵ رکوع ۱۲)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے' مگر پرہیزگار۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قیامت کے روز متقین مددگار ہوں گے۔

اہل سنت کا طریقہ

اہلسنت و جماعت اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی بارگاہ میں ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اعراس کی محافل میں قرآن خوانی' کلمہ طیبہ کا وظیفہ درود شریف پڑھ کر اولیاء اللہ کی روح طیبات کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ دنیادار لوگوں آفیسرز حضرات ان کی مدد اور سفارش کرتے ہیں۔ بلاشبہ اور بلامثال اہلسنت و جماعت اولیاء کاملین کی بارگاہ میں ایصال ثواب کے تحائف اور نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں کہ قیامت کے دن مشکل بنی تو یہ اولیاء اللہ ہماری مدد فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر کے معصیت سے چھٹکارا دلائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میرے متقی بندے مددگار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں ان کا متقی ہونا بھی ایک نشانی ہے۔ سنئے اللہ تعالیٰ گیارھویں پارہ کے بارھویں رکوع میں فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان

لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء کی نشانی تقویٰ بیان فرمائی ہے۔

تقویٰ

اب سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے تقویٰ کے بارے میں دیکھئے۔

علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاخیار صفحہ ۵۹ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۶ شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار صفحہ ۵۹ علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات الاولیاء صفحہ ۲۰۱۔۲۰۲ جلد ۲ علامہ الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۲۸ جلد ۱ خواجہ حسن نظامی نے محفل نامہ گیارہویں شریف صفحہ ۳۹ میں تحریر فرمایا ہے کہ

چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز

ابوالفتح علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

ایک رات میں قرآن پاک ختم کرنا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار صفحہ ۱۷ علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات الاولیاء صفحہ ۲۰۲ جلد ۲ شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری نے تحفہ قادریہ صفحہ ۳۰ علامہ مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۹۸ جلد ۱ میں تحریر فرمایا ہے۔

سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔

ایک ہزار رکعت نفل

علامہ عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ نے تفریح الخاطر صفحہ ۳۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

رب کی رضا

علامہ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۲۳ مطبوعہ مصر میں تحریر فرمایا ہے۔

حضرت مخلص علی قرشی علیہ الرحمۃ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اگر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو گویا ایسے شخص کی زیارت کرتے جس نے اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر اس راہ میں اپنی ساری قوت کو مٹا دیا اور اہل طریقت کو قوی اور مضبوط کر دیا۔

کبھی جھوٹ نہیں بولا

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۸ پر تحریر فرمایا ہے۔ سچائی میری شان و شوکت اور عظمت کا دارومدار ہے۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حتیٰ کہ مکتب میں پڑھنے کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا۔ اعلیٰ حضرت البرکت امام احمد رضا خاں بریلوی نے خوب فرمایا ہے۔

غوث اعظم امام التقاء والنقاء

جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

سامعین کرام: سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا تقویٰ اور پرہیزگاری ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلّم ہے اور متقین کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ قیامت کے مددگار ہوں گے۔

پہلے دن ہی روزہ دار ہونا

علامہ عبدالقادر اربلی علیہ الرحمۃ نے تفریح الخاطر کے صفحہ ۱۳ مطبوعہ مصر پر تحریر فرمایا ہے کہ سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان میں ہوئی اور پہلے دن ہی روزہ رکھا سحری سے لے کر افطاری تک والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔

حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی ماہِ رمضان میں

ماہِ رمضان کے چاند کی تصدیق

علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے طبقات الکبریٰ کے صفحہ ۱۲۲ جلد ۱ علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے نفحات الانس فارسی صفحہ ۳۵ علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ النورانی نے جامع کرامات الاولیاء صفحہ ۲۰۳ جلد ۲ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۳۲ دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء صفحہ ۴۳ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار صفحہ ۲۲ مطبوعہ مصر اور علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاولیاء عربی صفحہ ۸۹ مطبوعہ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۳ پر تحریر فرمایا ہے۔

سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔

ایک دفعہ ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا۔ اس لئے لوگوں نے میرے پاس آ کر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا کہ انہوں نے دودھ پیا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے بتایا کہ میرے فرزند ارجمند نے دودھ نہیں پیا۔ بعد ازیں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ اس دن ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔ یعنی اس دن روزہ تھا۔

وَاشْتَهَرَ بِبَلَدِنَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَنَّهٗ وُلِدَ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَا يَرْضَعُ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ

اور ہمارے شہر میں اس وقت سے مشہور ہو گیا کہ سیدوں کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان شریف میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔

سب میرے ساتھ مل کر جھوم جھوم کر پڑھیے!

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی ماہِ رمضان میں

غوث پاک کا علم

اس روایت سے سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے علم شریف کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ پیدا ہوتے ہی جانتے تھے کہ یہ ماہ مقدس رمضان المبارک ہے۔ اس میں مسلمان روزہ رکھتے ہیں۔ جس ہستی کا پہلے دن علم اتنا وسیع ہے جب وہ اولیاء اور اغواث کا امام بنا ہوگا۔ اس وقت علم کی کیا شان ہوگی۔ اسی لئے ارشاد فرمایا ہے:

لَوْلَا لِجَامُ الشَّرِيْعَةِ عَلٰى لِسَانِيْ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اَنْتُمْ بَيْنَ يَدَيَّ كَالْقَوَارِيْرِ يُرٰى مَا فِيْ بَوَاطِنِكُمْ وَظَوَاهِرِكُمْ۔

ترجمہ: اگر میری زبان پر شریعت کی رکاوٹ نہ ہوتی تو میں تم کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے اور چھپا کر رکھتے ہو۔ تم سب میرے سامنے شیشے کی بوتلوں کی طرح شفاف ہو۔ جن کے ظاہر اور باطن سب کچھ نظر آتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت البرکت برادر مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے بارگاہ غوثیت نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے:

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں
میاں تم پہ سب بیش و کم غوث اعظم!

دوستو! شاید کسی نے ذہن میں یہ خیال آئے سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جو ارشاد میں نے سنایا ہے۔ اس کے لئے کسی کتاب کی حوالہ بیان نہیں کیا۔ سنیے محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے جس کتاب کو اپنے استاد سے سبقاً پڑھا ہے۔ وہ کتاب بہجۃ الاسرار ہے اس کے صفحہ ۲۲ مطبوعہ پر یہ آپ کا ارشاد مبارک موجود ہے اس کے علاوہ دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء کے صفحہ ۲۲ پر بھی درج فرمایا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہم اہل سنت و جماعت کو دلائل سے ہی فرصت نہیں ہمیں ادھر ادھر کی سنانے کی کیا ضرورت ہے۔

اللہ کریم نے متقیوں کی شان ہی میں نے فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ (پارہ ۲۴ رکوع ۱)

اور وہ یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔ یہی ڈر والے ہیں۔ ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکیوں کا یہی صلہ ہے۔

اس آیہ شریفہ سے معلوم ہوا کہ اولیاء کاملین جو چاہیں اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ کی یہ عطا ان کی نیکیوں کے صلے میں ہے۔ اس لئے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

اولیاء راہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند زراہ

قضا مبرم میں دسترس

سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ مکتوبات شریف کے مکتوب نمبر ۲۱۷ مطبوعہ دہلی میں فرماتے ہیں کہ میری قبلہ آگاہی (حضرت خواجہ باقی اللہ رضی اللہ عنہ) قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ

در قضا مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر وا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم وازیں تعجب بسیار میکردند واستبعادے فرمودند۔

قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے۔ مگر مجھے حق حاصل ہے۔ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرف کروں۔ اس بات سے بہت تعجب فرماتے تھے اور بعید از فہم تصور فرماتے تھے۔

یہ بات بہت مدت تک اس فقیر (مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ) کے ذہن میں رہی۔ یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا اور اپنے فضل و کرم سے اس فقیر پر (شیخ عبد القادر جیلانی کے قول کی حقیقت کو) ظاہر فرمایا۔

عالی حضرات! سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات شریف کے حوالہ سے میں نے یہ بیان کیا ہے مکتوبات شریف وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کو اغیار نے بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین حضرات جو کہ اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے پیشوا حافظ عبد اللہ روپڑی رضی اللہ عنہ اپنے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث کے صفحہ ۳ پر جو کہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء کا

پرچہ ہے میں لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمال شرکیہ اور بدعیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لئے صحابہ کرام علمائے سلف کے تقابل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لئے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لئے تریاق بھی ہے۔

مولوی داؤد غزنوی جو کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر بھی تھے۔ وہ ہفت روزہ الاعتصام صفحہ ۳ جون ۱۹۵۵ء میں رقمطراز ہیں کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔

اب بھی کوئی شہنشاہ بغداد غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے تصرف، حاجت روائی اور مشکل کشائی کا انکار کرے تو پھر ہٹ دھرمی اور ضد کے سوا کچھ بھی نہیں۔ میاں محمد علیہ الرحمۃ عارف کھڑی نے اس لئے بڑے وثوق سے کہا ہے:

میں کے کولوں کیوکر منگاں محسم کنگال جیھا میرا
غوث الاعظم ہوڑ شتابی تار بڈھی دا بیڑا

یہ مقام یوں ہی حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ یہ ان کے نیک کاموں کی جزاء اور صلہ ہے۔

دوستو! بندہ عاجز ہے مگر رب کریم قادر ہے۔ جب رب کریم اپنے بندہ کو جو حکم فرمائے اور وہ عاجز ہو کر اس قادر مطلق کے ہر حکم کی تعمیل کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنا ولی دوست بنا لیتا ہے۔ اب وہ دوست قادر مطلق سے عرض کرے کہ یا اللہ اس طرح کر دے تو اس قادر مطلق سے تو کوئی بعید نہیں۔ وہ اپنے دوست کی بات کو ٹالتا نہیں بلکہ اسی طرح کر دیتا ہے۔ جس کا وعدہ اللہ کریم نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ حدیث قدسی میں وہ الفاظ اس طرح ہیں۔ وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ، اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور ضرور عطا کرتا ہوں۔ بیشمار کتب حدیث میں یہ حدیث قدسی موجود ہے۔ انکار

کرنے والے حضرات کو ان اولیاء کاملین کی سیرت اور ان کی زندگی کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان کی زندگی اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل میں گزری ہے۔ تو پھر قادر مطلق ان کی عرض کو کیوں پورا نہ فرمائے۔ یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا۔ مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
تیرے نام لے کر جو نعرہ لگایا!
مہم ہوئی ایک دم غوث اعظم

غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد

شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار فارسی مطبوعہ دیوبند صفحہ ۲۵ شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفۂ قادریہ صفحہ ۳۸ علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ نے بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۱۲ مطبوعہ میں شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل فرمایا ہے۔ سنیے اور میرے سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو جو اللہ تعالیٰ نے شان و عظمت عطا فرمائی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے فرماتے ہیں:

لَوْ اِنْكَشَفَتْ عَوْرَةُ لِمُرِيْدِیْ بِالْمَغْرِبِ وَاَنَا بِالْمَشْرِقِ لَسَتَرْتُهَا

اگر میرا مرید مغرب میں ہو اس کو ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کی پردہ پوشی کر دوں گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی

علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا ہے۔

تیری عزت کے نثار اے میرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بردا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

مریدوں کے سر پر سایہ

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر کے صفحہ ۱۵ پر سرکار کا ایک اور ارشاد نقل فرمایا ہے۔ سنیے اور اپنے لجپال غوث کی شان کریمی کا اندازہ فرمایئے آپ فرماتے ہیں کہ۔

وَعِزَّةِ اللّٰهِ وَاِنَّ يَدِیْ عَلٰی مُرِيْدِیْ كَالسَّمَاءِ عَلَى الْاَرْضِ اِذْلَمْ يَكُنْ مُرِيْدِیْ جَيِّدًا فَاَنَا جَيِّدٌ

مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح ہے جس طرح زمین پر آسمان (کا سایہ) ہے اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں۔ تو کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں تو عالی مرتبہ ہوں۔

مولانا جمیل قادری علیہ الرحمۃ نے کس محبت سے یہ ترانہ لکھا ہے:

خدا کے فضل سے ہم پہ ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

ہاں دوستو! سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد امت محمدیہ کے عظیم المرتبت محدث اور پاک و ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کرنے والی شخصیت جس کو دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے افاضات الیومیہ صفحہ ے جلد ۴ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا حضوری لکھا ہے۔ میری مراد

شیخ المحدثین محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی ذات ہے۔ انہوں نے اپنی لاجواب تصنیف اخبار الاخیار فارسی کے صفحہ ۲۵ پر جو کہ دیو بند میں چھپی ہے۔ درج فرمایا ہے۔ سبھی حضرات خوشی سے جھوم جھوم کر اپنے غوث کو اللہ کی عظمت ورفعت کو قلوب واذہان میں رکھتے ہوئے پڑھیے:

خدا کے فضل سے ہم پہ ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

درغوث اعظم رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۲۷ جلد ا علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰ علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے قلائد الجواہر صفحہ ۱۵ شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ صفحہ ۴۴ اور ملا علی قادری حنفی علیہ الرحمۃ نے نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۷۷ پر نقل فرمایا ہے کہ۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

أَيُّمَا مُسْلِمٍ عَبَرَ عَلٰى بَابِ مَدْرَسَتِيْ فَإِنَّ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُخَفَّفُ عَنْهُ

ترجمہ: جو شخص میرے مدرسہ کے کسی دروازے سے بھی گزرے گا تو قیامت کے دن اس کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔

اسی لئے کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

آستانے تے جناب غوث دے سر رکھ کے ویکھ
اپنی جھولی نوں مراداں نال پل وچ بھر کے ویکھ

جلیل الرتبت علماء عظام نے اپنی مستند کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور والا! میرے والد ماجد کا انتقال ہو گیا ہے۔ میں نے ان کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے مجھے فرمایا۔ کہ میں عذاب میں مبتلا ہوں۔ تم سرکار محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے لئے دعا کراؤ۔

آپ نے اس سے فرمایا کیا تیرا باپ میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا تو اس نے عرض کیا۔ بندہ نواز! جی ہاں۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ غریب نواز! آج بھی میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا ہے وہ سبز لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں اور انہوں نے مجھے کہا۔ رُفِعَ عَنِّی الْعَذَابُ بِبَرَكَةِ الشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی برکت سے عذاب دور کر دیا گیا ہے اور انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ بیٹا تم ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کرو۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔

إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي اَنْ يُّخَفِّفَ الْعَذَابَ عَنْ كُلِّ مَنْ عَبَرَ عَلٰى بَابِ مَدْرَسَتِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

بیشک میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا۔ میں اس کے عذاب میں تخفیف کر دوں گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 15

غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ اَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ... جِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ ... لَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ... ان کو کوئی خوف ہے اور نہ غم

عالی حضرات! یہ مہینہ مبارک ربیع الآخر شریف کا ہے اور اس مہینہ میں سیدنا غوث الوریٰ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا اور عقیدت مندان شہنشاہ بغداد ان کا عرس مبارک کرتے ہیں۔ اس لئے آج کے خطبہ کا عنوان سیدنا غوث الوریٰ ہے۔ آج ان کی عظمت ورفعت اور شان وشوکت کا بیان ہوگا۔

شریعت مطہرہ میں ولایت ایک مقام ہے جس کا ذکر رب کریم نے قرآن پاک کے گیارہویں پارہ میں فرمایا ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم

اس آیہ شریفہ سے واضح ہے کہ ولایت ایک مقام ہے اور مقام ولایت کی عظمت و رفعت خود باری تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

قرآن پاک میں دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ وہ ملکہ بلقیس کا بڑا وزنی تخت آن کی آن میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے لے آیا۔ سورۃ النمل پارہ ۱۹ ارکوع ۱۸ میں اس کا ذکر پاک اس طرح موجود ہے۔

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ میں اسے حضور حاضر کردوں کا ایک پل مارنے سے پہلے۔

مستند تفاسیر میں اس تخت کے متعلق بیان ہے کہ وہ ملک یمن میں تھا اور سیدنا سلیمان علیہ السلام ملک شام میں تھے۔ جیسا کہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر ابوالسعود کے صفحہ ۶ جلد ۵ امیں بیان فرمایا ہے۔

كَانَ عَرْشُ بِلْقِيسَ فِي أَقْصَى الْيَمَنِ وَسُلَيْمَانُ فِي الشَّامِ

ملکہ بلقیس کا تخت یمن کے آخری حصہ میں تھا اور سلیمان علیہ السلام ملک شام میں تھے۔

غیر مقلدین حضرات کے سردار اور مفسر نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی تفسیر ترجمان القرآن کے صفحہ ۱۴۲ سورۃ النمل میں لکھا ہے۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہر سبا کی ملکہ بلقیس تھی۔ اس بلقیس کے ساتھ ایک لاکھ جرنیل تھے اور ہر ایک جرنیل ایک ایک لاکھ فوج پر حاکم تھا۔ نواب صدیق حسن بھوپالی صفحہ ۱۵۶ پر لکھتے ہیں کہ تخت کا ہو بہو بلقیس کے شہر سے سرکار سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچنے سے پہلے لے آنا۔ ایک بڑی کرامت ہے۔ حالانکہ وہ تخت کو اغلاق اور اقفال میں بند کر چکی تھی اور اس پر پہرہ مقرر کر چکی تھی۔

دوستان عزیز! آپ نے سنا کہ اغیار بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے امتی کا وہ تخت ملک یمن سے ملک شام میں لے آنا۔ اس کی کرامت ہے۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی کرامات کا تذکرہ خود اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ کرامات کا ذکر کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

کرامت کی تعریف

اولیاء اللہ سے ایسی چیز سرزد ہو۔ جو عقل کو عاجز کر دے اس کو کرامت کہتے ہیں۔

آج اگر اس حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو اولیاء کاملین کے متعلق جو عقائد و نظریات' اہل سنت و جماعت کے ہیں ان سے کوئی اختلاف نہ رکھے۔ مگر افسوس ہے: کہ مسلمان کہلانے کے باوجود حقائق کا انکار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ غیر مقلدین حضرات کے شیخ الاسلام اور سردار مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کے اس واقعہ اور کرامت کا ذکر قرآنی آیات کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہوئے تفسیر ثنائی اردو جلد ششم صفحہ ۲۴-۲۵ مطبوعہ امرتسر میں لکھتے ہیں ایک شخص نے کہا۔ جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ یعنی وہ کتابی تعلیمات کا عالم تھا۔ جس کی وجہ سے اس کو ایسے امور پر قدرت تھی۔ وہ بولا کہ حضور کی آنکھ جھپکنے سے پہلے میں اس تخت کو حضور کے سامنے لا سکتا ہوں۔ یعنی بہت جلد۔ حضرت سلیمان نے اس کو اس کام پر مامور فرمایا۔ پھر جب سلیمان نے اپنے سامنے اس کو موجود دیکھا۔ تو کہا یہ میرے پروردگار کا فضل ہے کہ ایسے ایسے لائق آدمی میرے ماتحت ہیں۔

عالی حضرات! سردار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی اس عبارت میں واضح ہے۔ اولیاء کاملین کو کاموں پر قدرت حاصل ہوتی ہے اور یہی اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ وہ واضح الفاظ میں یہ کہتے ہیں۔ یہ قدرت ان کو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اولیاء راہست قدرت از الہٰ

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

اب اس کو اگر کوئی شرک قرار دے۔ تو اس کی حماقت اور جہالت ہے۔

ختم غوثیہ میں اہلسنت وجماعت واضح الفاظ میں یہ کہتے ہیں۔

یَا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ

غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں کے شیخ الاسلام اور امام العصر مولوی میر سیالکوٹی اپنی کتاب سراجا منیرا کے دیباچہ میں واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ:

اہل صلاحیت کے دم قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا اور بارشوں کا بوقت ضرورت برسنا اور رزق اور مال میں افزائش احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آثار صحابہ وتابعین اور دیگر بزرگان دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ حوادثات کی جنس سے ہے۔ اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

دوستو! مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے ان الفاظ پر بار بار غور فرمائیں۔ تو اہلسنت وجماعت کے عقائد کی حقانیت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے لیکن اور تعجب اور تعصب میں جتلا قوم وہابیہ شرک کے فتووں کی بوچھاڑ کرتی جاتی ہے۔ جبکہ بنظر انصاف دیکھا جائے تو ان کے شرک سے ان کے اپنے اکابر بھی شرک سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

اسی طرح دیوبندی حضرات کے اکابر کی تحریروں کے مطالعہ سے اہلسنت وجماعت کے عقیدے کی تائید ہوتی ہے اور وہ خود اس کے قائل بھی تھے اور عامل بھی۔

چنانچہ دیوبندی حضرات کے قطب الارشاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ مطبوعہ کراچی میں جو اک فتویٰ ہے۔ وہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

نے امام احمد رضا خان بریلوی جو کہ صحیح معنیٰ میں امام اہلسنت ہیں۔ کے مسلک کی حقانیت کی داد دیجئے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔ کہ

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں۔ یہ بھی شرک نہ ہوگا۔

دوستان عزیز! گنگوہی صاحب کا فتویٰ آپ نے سنا۔ اہلسنت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ اس کو شرک قرار دینا مسلمانوں پر بہت بڑا ظلم ہے۔

اب اس وظیفہ کے متعلق دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری کی تحریر سناتا ہوں۔ جو ان کی اپنی کتاب فیض الباری کی جلد ۲ کے صفحہ ۴۳۳ پر ہے۔

سنیئے اور اپنے عقیدہ کی حقانیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے۔ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

وَاعْلَمْ ان الوظيفه المعهوده ياشيخ سيد عبدالقادر جيلاني شَيْئاً لِلّٰهِ ان حملنا ها على الجواز

موجودہ زمانے میں مشہور وظیفہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔

ہمارے شہر سیالکوٹ کی بزرگ ترین شخصیت استاذ القراء الحاج قاری عبدالعزیز صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ۔ جو اعلیٰحضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ کے مرید صادق ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خود ملکے کلاں ضلع گجرات کے مولوی عبداللہ دیوبندی کی موجودگی میں مولوی انور شاہ صاحب کشمیری سے سنا۔ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وظیفہ کو میں نے مجرب پایا ہے۔

اسی طرح حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے استغاثہ کرتے ہوئے۔ دیوبندی حضرات کے مولوی اعزاز علی دیوبندی عرض گزار ہیں۔ جو کہ کرامات امدادیہ کے صفحہ ۳ پر ہے۔ سنیئے

يَا مُرْشِدِيْ وَيَا مَوْلَائِيْ يَا مَفْزَعِيْ
يَا مَلْجَئِيْ فِيْ مَبْدَئِيْ وَمَعَادِيْ

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارا اور اے جائے پناہ دنیا و آخرت میں۔

يَـا سَيِّدِىْ لِـلّٰـهِ شَـيْـئًـا إِنَّـهٗ

أَنْعَمْ لِىْ أَلْـمُـجِيْبُ وَأَنِّىْ جَمَادِيْ

اے میرے سردار! خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لئے جود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔

عالی حضرات! اولیاء کرام کو مدد کے لئے پکارنا اور ان سے استغاثہ کرنا جو اہل سنت وجماعت کا مسلک ہے۔ اس کی حقانیت آپ کے سامنے اغیار کی کتابوں سے پیش کی ہے۔ جو اس کو شرک کہتے ہیں۔ سخت غلطی پر ہیں۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد

شہنشاہ بغداد سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا بھی فرمان ہے۔

مَنْ اِسْتَغَاثَهٗ بِىْ فِىْ كُرْبَةٍ كَشَفْتُ عَنْهُ، مَنْ نَادَىٰ بِاسْمِىْ فِىْ شِدَّةٍ فَرَّجْتُ عَنْهُ، وَمَنْ تَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ بِىْ حَاجَةً قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ، جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا۔ جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ اسکی حاجت کو پورا کر دے گا۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد جن مستند اور محقق شخصیات نے درج فرمایا ہے۔ ان میں شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علامہ ابوالحسن نور الدین علی شطنوفی علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہم الرحمۃ ہیں۔

اب میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ جنہوں نے سرکار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کو مشکل وقت میں پکارا۔ تو آپ نے ان کی دستگیری فرمائی۔ یہ واقعہ بھی علامہ ابوالحسن نور الدین علی شطنوفی نے بہجۃ الاسرار علامہ محمد بن یحییٰ حلبی نے قلائد الجواہر اور ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ الخاطر میں بیان فرمایا ہے۔ سنیئے اور شہنشاہ بغدادی کی دستگیری کا اندازہ

فرمایئے۔

ڈاکوؤں سے رہائی

شیخ ابوعمرو عثمان الصیر فینی اور ابومحمد عبدالحق الحریمی سے مروی ہے کہ ہم صفر ۵۵۵ھ کو حضرت کے مدرسہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اس وقت آپ نے اپنی کھڑائیں پہنیں اور وضو فرمایا۔ وضو فرمانے کے بعد آپ نے دو رکعت نفل ادا فرمائے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے بلند آواز کرتے ہوئے ایک کھڑاؤں کو اٹھا کر ہوا میں زور سے پھینکا بعد ازیں دوسرا کھڑاؤں بھی اسی طرح پھینکا۔ دونوں کھڑائیں ہماری نظر سے غائب ہو گئیں۔ آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ تین روز گزر جانے کے بعد ایک قافلہ آیا اور کہنے لگا۔ ہم نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا قدس میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ ہم نے قافلہ کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عنایت فرما دی۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جو کچھ یہ نذرانہ دیں وہ ان سے لے لو۔ قافلہ اندر حاضر خدمت ہوا اور انہوں نے ہم کو ریشمی اونی کپڑے کچھ سونا وغیرہ اور آپ کی وہ دونوں کھڑائیں جن کو آپ نے ہوا میں پھینکا تھا۔ دیں باہر آ کر ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کھڑائیں تم کو کہاں سے ملیں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ۳ صفر کو ہم جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ہم کو عرب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اور ہمارے قافلہ کے بہت سے افراد کو قتل بھی کر ڈالا۔ ڈاکو ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم کرنے لگے تو اس وقت ہم نے کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہماری دستگیری فرمائیں اور ہم بچ کر نکل جائیں۔ تو اپنے مال میں سے آپ کو نذر پیش کریں گے۔

ابھی ہم یہ کہہ رہے تھے کہ دو بلند آوازیں سنائی دیں۔ کہ سارا بیابان گونج اٹھا اور وہ ڈاکو بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ کوئی شخص آ رہا ہے۔ جو ان ڈاکوؤں سے بھی مال چھین کر لے جائے گا اتنے میں وہ ڈاکوؤں کے دونوں سرداروں کو مردہ پایا اور ہر ایک کے پاس پانی سے تر ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے اور انہوں نے ہمارا مال واپس کر دیا۔

مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ نے اس لئے فرمایا ہے۔

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم!
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم!
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم!
تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا!
مہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 16

شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ الظَّاهِرِ الْمُبِيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُصْطَفَى الْاَمِيْنِ وَعَلٰى صَاحِبِهٖ اَبِيْ بَكْرِ اَفْضَلِ الصِّدِّيْقِيْنَ وَعَلٰى عُمَرَ الْمَعْرُوْفِ بِالْقُوَّةِ فِي الدِّيْنِ وَعَلٰى عُثْمَانَ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا بِاَيْدِي الْمُجْرِمِيْنَ وَعَلٰى عَلِيِّ اَقْرَبِهِمْ نَسَبًا عَلَى الْيَقِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَوْلِيَائِهِ الْكَامِلِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پارہ ۱۰ ارکوع ۱۲)

عالی حضرات! یہ مہینہ مبارک جمادی الآخر ہے۔ اس ماہ کی ۲۲ تاریخ کو وزیر مصطفیٰ خلیفہ برحق امیر المومنین سیدنا ابوبکر عبداللہ عتیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں۔ جن کی فضلیت اور عظمت اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا ہر شخص ان کی عظمت ورفعت کا قائل نظر آئے گا۔

قرآن پاک کی تلاوت فرمائیں تو سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں آیات نظر آئیں گی۔ جو آیت شریفہ خطبہ میں میں نے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس میں بھی شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

ثانی اثنین سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور غار سے مراد غار ثور ہے تمام مستند مفسرین حتی کہ دوسرے حضرات کے مفسرین اور اکابر نے بھی اپنی کتب میں یہی لکھا ہے۔

غار ثور کا ساتھی

امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک مشکوٰۃ شریف اشعۃ اللمعات جامع ترمذی شریف صفحہ ۲۰۸ جلد ۲ میں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ تم حوض پر بھی میرے ساتھی اور غار میں بھی میرے ساتھی ہو۔

یار غار

اسی وجہ سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یار غار کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات لفظ

ار پر بہت تنقید کرتے ہوئے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ
ان کے علامہ باذل نے اپنی کتاب حملہ حیدری فارسی مطبوعہ ایران کے صفحہ ۲۸ پر خود یار
غار کا لفظ استعمال کر کے ان کی شان بیان کی ہے۔ وہ پیش خدمت ہے۔

برآں رخنہ گو چند آں یار غار
کف پائے خود را نمود استوار

صحابیت

غار کا منظر تو دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس غار میں نبی اور صدیق کی جو گفتگو ہوئی۔ اس کو
قرآن پاک کی آیت قرار دے دیا۔ اور کس پیارے انداز سے شان صدیق بیان فرمائی کہ
صدیق اکبر کی مخالفت کرنے والے ہزار کوششیں کریں مگر جب قرآن پاک کی تلاوت
کرتے وقت اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ پڑھیں گے آپ کی صحابیت کا اقرار کرنا پڑے گا۔ پڑھنے
والے کو معلوم بھی نہ ہوگا مگر شان صدیق اکبر اس کی زبان سے کہلائی جائے گی۔

خدا تعالیٰ نے اپنی شان وقدرت کا کرشمہ دکھایا کہ اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ!
اگر تو نے اسلام کی خاطر اور میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مال و جان
تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا تو ہم بھی تیرے دشمنوں کی زبان سے تیری عظمت و
رفعت بیان کرائیں گے گو ان کو اس کا علم بھی۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا نہ گھٹے گا
جب کہ بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم جب غار کے اندر تھے۔ باہر کفار آپ کی تلاش کر رہے تھے۔ حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ غم تھا کہ کفار حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں تکلیف نہ پہنچائیں تو
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غم کو بھانپ لیا تو فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم

نہ کھا، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

اس ارشاد سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بھی عیاں ہے۔ کیونکہ کفار غار کے باہر تھے۔ اندر صدیق و نبی تھے۔ کفار باہر باتیں کر رہے تھے۔ مگر تفاسیر اور سیرت کی کتابوں میں ہے۔ غار کے منہ کے آگے مکڑی نے جالا تن دیا تھا۔ کفار یہ سمجھے کہ اگر اس غار کے اندر داخل ہوئے ہوتے تو یہ جالا نہ ہوتا۔ مگر اللہ کریم نے مکڑی کو حکم دیا کہ غار کے منہ کے آگے جالا تن دے تا کہ کفار کو معلوم ہی نہ ہو۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر تھے۔ مگر باہر کے حالات سے واقف تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو جالا بننے کا حکم دے کر ہماری امداد فرمائی ہے۔ تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو فرمایا لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

غار ثور

مکہ مکرمہ میں اور بھی کئی غاریں ہیں مگر قرآن مجید میں اور کسی غار کا ذکر نہیں۔ مگر جس غار میں نبی اور صدیق جلوہ افروز ہوئے اس غار کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرما دیا۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ شاعر نے اس غار کا منظر جو پیش کیا ہے سنیے۔

غار کا دیکھو تو وہ منظر
کون ہے بیٹھا گود میں لیکر
سرور عالم کا سر انور
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بعض حضرات صنعاء کا واقعہ بڑے زور و شور سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشاء مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کی گود تھی اور سرور عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر انور تھا۔ لیکن ان حضرات کو وہ منظر بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک تھی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر انور تھا اور آسمان پر ستارے ٹمٹما رہے تھے۔ تو ام المومنین صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ هَلْ تَكُوْنُ لِاَحَدٍ

مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نَعَمْ عُمَرُ ہاں عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آقا! فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ (میرے والد ماجد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ساری نیکیاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

بنت صدیق آرام جان نبی

اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

یہ حدیث مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۵۶۰ پر درج ہے۔

دوستو! یہاں گود صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی ہے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سر انور۔ اسی طرح غار ثور کا منظر دیکھا جائے۔ تو وہاں گود صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے اور سر انور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم تینوں گودوں کی عظمت کے قائل ہیں اور تینوں نورانی اور مبارک گودیں ہیں۔ جن میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت و آرام فرمایا۔

اہل سنت و جماعت کتنا پیارا اور مہذب مسلک ہے۔ ہم صرف ایک گود کی عظمت کے قائل نہیں ہم تینوں گودوں کی عظمت کے قائل ہیں اور تینوں نورانی گودیں ہیں۔ جن میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت و آرام فرمایا۔

جن کی ہے گود میں شہ خیرالوریٰ جن کے پاؤں کو بھی سانپ ڈستا رہا

جن کو کوئی نہیں غم خدا نے کہا اس محمد کے دلبر کی کیا بات ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے منفرد شخصیت ہیں کہ آپ نے بچپن سے لے کر اسلام قبول کرنے تک نہ تو شراب پی اور نہ ہی کسی بت کو سجدہ کیا۔

علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ التحقیق کے مطبوعہ مصر اور علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ

نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری صفحہ ۱۸۷ جلد ۱ مطبوعہ بیروت پر ایک واقعہ نقل فرمایا ہے جس سے آپ کا اپنی والدہ کے شکم میں رہتے ہوئے بھی بتوں کے آگے سرخم ہونے کو ناپسند فرمایا بلکہ بتوں کو سجدہ کرنے سے باز رکھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر شریف ابھی چار برس کی تھی۔ آپ کے والد ماجد ابوقحافہ ان کو بت خانے لے گئے اور کہا بیٹا! هٰـذِهٖ اٰلِهَتُكَ یہ تیرے معبود ہیں۔ فَاسْجُدْ لَهُمْ ان کو سجدہ کرو۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بت کے قریب جا کر اس بت کو فرمایا اگر تو خدا ہے تو مجھے بھوک لگی ہے۔ کھانا کھلاؤ۔ میں ننگا ہوں مجھے کپڑے دو۔ تو ایک پتھر اس کے دے مارا۔ وہ بت پاش پاش ہو گیا۔

باپ نے جب بیٹے کی یہ حالت دیکھی تو ایک تھپڑ مارا (جی تو نے میرے خدا کا حلیہ بگاڑ دیا ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھر لا کر سارا واقعہ بیان کیا تو آپ کی والدہ نے فرمایا۔ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ جب یہ بچہ پیدا ہوا تھا۔ تو میں نے غیب سے یہ آواز سنی تھی۔

يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ اَبْشِرِيْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّرَفِيْقٌ

ترجمہ: اے اللہ کی بندی تجھے مبارک ہو۔ یہ بچہ عتیق ہے۔ اس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب رفیق ہے۔

دوستو! یہ سارا واقعہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں بیان فرمایا۔ تو جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے تو کہا صَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ ابوبکر نے سچ کہا ہے۔

امام اہلسنت و جماعت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی اسی لئے بارگاہ صدیق میں نذرانہ سلام پیش کرتے ہیں۔

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا — عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین — چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

صدیق کی صداقت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت کے ڈنکے صرف زمین پر ہی نہیں آسمانوں پر بھی بج رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سنا کہ ہاتف سے آواز آئی۔ اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ الصِّدِّیْقُ اس کا آسمانوں میں نام صدیق ہے۔ علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے بھی الریاض النضرہ میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جس میں سرکار ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آسمانوں پر صدیق کے لقب سے پکارا جانا بیان ہوا ہے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

مسند بزاز صفحہ ۱۳۲ جلد ۲ میں محدث دیلمی نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت درج فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ یُوْجِبُ الْغُفْرَانَ وَحُبُّ عُمَرَ یَمْحُو الْعِصْیَانَ وَحُبُّ عُثْمَانَ یَقْوِی الْاِیْمَانَ وَحُبُّ عَلِیٍّ یَخْمُدُ النِّیْرَانَ

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت مغفرت اور بخشش لازم کرتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو مٹاتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت جہنم کی آگ بجھاتی ہے۔

دوستان عزیز! اس حدیث شریف پہ بار بار غور فرمائیں تو اہلسنت وجماعت مسلک کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ ہم سب کے نیاز مند ہیں اور ان سب کی محبت ہمارے سینوں میں موجود ہے اہلسنت کی مساجد بھی ان کی محبت اور عقیدت کی گواہ ہیں ان میں اکثر یہ شعر بھی لکھا ہوا آپ نے پڑھا ہوگا۔

محمد ماہ گردش چار اختر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

صدیق اکبر کا شکریہ ادا کرنا

مسند بزاز صفحہ ۱۴۲ میں ایک حدیث ہے جس کو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے روایت فرمایا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَشُکْرُہٗ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت اور ان کا شکریہ میری امت پر واجب ہے اب بھی اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلانے والا سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عقیدت ومحبت نہ رکھے تو پھر وہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔

یوم صدیق اکبر

اہلسنت و جماعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ اس محبت کا اظہار اور اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مناتے ہیں۔

ایک دور تھا کہ دیوبندی اور وہابی یوم منانے کو بدعت اور حرام قرار دیتے تھے اور اہلسنت وجماعت پر طرح طرح کے فتوی لگاتے تھے۔ اب الحمداللہ وہ بھی اپنے فتووں کو بھول کر یوم صدیق اکبر مناتے ہیں۔ صرف خود ہی نہیں منا رہے۔ بلکہ حکومت سے مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ خلفاء راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔ سمجھدار طبقہ ان حضرات کی چالوں کو سمجھتا ہے۔ کہ یہ لوگ ابن الوقت ہیں۔ اہلسنت سیاست کی بناء پر نہیں بلکہ اپنے عقائد اور نظریات کو اپنانے کی دعوت دیتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت کسی فرقہ کی دل آزاری کے لئے نہیں بلکہ ان کی عظمت ورفعت سے روشناس کرانے کے لئے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ آیئے غور فرمایئے سرکار امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرما رہے ہیں۔

جنت سے قیامت تک ثواب

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ صفحہ ۱۹۷ جلد ا کنز العمال صفحہ ۱۳۶

جلد ا کنز العمال صفحہ ۱۸ ۳ جلد ۲ میں حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِيْ ثَوَابَ اٰمَنَ بِهٖ مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اے ابوبکر! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک جو لوگ میرے ساتھ ایمان لائیں گے۔ ان سب کا ثواب مجھ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ وَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطَاكَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَوَابَ مَنْ اٰمَنَ بِيْ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ اور میری بعثت سے لیکر قیامت تک جو لوگ ایمان لائیں گے ان سب کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرما دیا ہے۔

جنتی سردار

ایک اور روایت پیش کرتا ہوں۔ اس میں بھی سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا ذکر فرمایا ہے اس حدیث کو امام ابوعیسی ترمذی علیہ الرحمۃ نے جامع ترمذی باب مناقب ابی بکر جلد ۲ میں کنز العمال شریف صفحہ ۳۶۶ جلد ۲ میں اور سنن ابن ماجہ میں بھی بیان فرمایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر کے جنتی لوگوں کے سردار ہوں گے۔

دوستو! اسد اللہ الغالب علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کس انداز سے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرما رہے ہیں۔ مگر جو لوگ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی محبت اور الفت کا دم بھرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں گستاخی کریں تو درحقیقت وہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی سیرت اور کردار سے واقف نہیں۔

کتب احادیث میں بے شمار روایات موجود ہیں۔ جن میں مولا علی مشکل کشا کرم

اللہ وجہہ الکریم نے امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت بیان فرمائی ہے۔ جن کو پڑھ کر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کی مبارک زندگی رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کا مظہر تھی۔

ہمارے سردار

مشکوٰۃ شریف ترمذی صحیح ابن حبان صفحہ ۶ جلد ۹ مطبوعہ بیروت میں روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کان سیدنا و سیدنا ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔

دوستو! سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں۔ جن کی شان اللہ تعالٰی نے اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت عظام علیہم الرضوان سب نے بیان فرمائی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان سے عقیدت و محبت رکھے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 17

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مِثْلَہٗ وَلَا ضِدَّلَہٗ وَلَا مِثَالَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَ شَفِیْعَنَا وَ کَرِیْمَنَا وَ طَبِیْبَنَا وَ طَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَ قُرَّۃَ عُیُوْنِنَا غَنِیَّنَا وَ حَیَاتَنَا وَ مُعِیْنَنَا وَ مَوْلٰنَا وَ غَیْثَنَا وَ غِیَاثَنَا وَ مُغِیْثَنَا وَ مَوْلَانَا وَ نُوْرَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ (پارہ ۲۴ رکوع ۱)

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔

عالی حضرات! یہ مہینہ مبارک جمادی الآخر شریف کا ہے۔ اس کی ۲۲ تاریخ کو خلیفہ اول امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا نام عثمان تھا اور ان کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام سلمیٰ تھا۔

اسلام

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سے سب سے پہلے سرور عالم نور مجسم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام قبول فرمایا۔ اس حقیقت کو شیعہ مسلک کے مفسر طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان کے صفحہ ۶۵ جلد ۵ مطبوعہ بیروت میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ خَدِیْجَةَ اَبُوْبَکْرٍ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔ پنجابی شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے۔

وہ صدیق اکبر ہے لوگو جہدے خونوں تے احمد چڑھیا
سب خلقت توں پہلے جس نے کلمہ نبی دا پڑھیا

لقب

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق اور عتیق ہے۔ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مشکوٰۃ شریف جامع ترمذی صفحہ ۲۰۸ جلد ۲ میں ہے۔ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ تم کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ پھر اس دن سے وہ عتیق کے نام سے پکارے جانے لگے۔

شیعہ مسلک کی مستند کتاب کشف الغمہ کے صفحہ ۲۲۰ جلد ۲ مطبوعہ ایران میں روایت ہے کہ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ کسی نے پوچھا تلوار کو چاندی کا دستہ لگانا جائز ہے۔ تو سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لَا بَاْسَ بِہٖ قَدْ حَلّٰی

اَبُوْبَکْرٍ صِدِّیْقٌ سیف‌ہ' چاندی کا دستہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلوار کو چاندی کا دستہ لگا تھا تو سائل نے عرض کیا کہ آپ ان کو صدیق فرما رہے ہیں تو حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نَعَمْ الصِّدِّیْقُ' نَعَمْ الصِّدِّیْقُ نَعَمْ الصِّدِّیْقُ ہاں وہ صدیق ہیں' ہاں وہ صدیق ہیں۔ فَمَنْ لَمْ یَقُلْ لَہُ الصِّدِّیْقَ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ لَہٗ قَوْلًا فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ پس جو ان کو صدیق نہ کہے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے قول کی تصدیق نہ فرمائے گا۔

دوستان عزیز! یہ ارشاد مبارک سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان فرما رہے ہیں۔ ان کو شیعہ اور سنی دونوں کتب فکر عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور امام تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے فرمان سے بالکل واضح ہے۔ جب تک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت کا اقرار نہ کیا جائے مسلمان کی عبادت' ریاضت اور سخاوت اور تبلیغ نامقبول اور مردود ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت اس انداز میں نذرانہ سلام پیش کیا ہے۔

اصدق الصادقین سید المتقین!
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفیٰ مایۂ اصطفاء
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کیوں نہ سرکار ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صداقت کا اعلان کرتے اور کیوں نہ صدیق کی صداقت کے منکر پر فتویٰ صادر فرماتے جبکہ امام الانبیاء امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے خاندان مقدس کی روح اور مرکز ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل الصدیق فرمایا ہے۔

افضل الصدیقین

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الریاض النضرہ کے صفحہ ۳۱ جلد ۱ میں روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ راحت جان مصطفیٰ صدیقہ کائنات ام

المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔

یا عائشۃ انا سید المرسلین وابوک افضل الصدیقین وانت ام المؤمنین

اے عائشہ میں سید المرسلین ہوں۔ تمہارے والد افضل الصدیقین ہیں اور تو ام المومنین ہے۔

لہٰذا سب میرے ساتھ مل کر پڑھیے۔

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

عالی حضرات! افضل الصدیقین اس ہستی کی زبان مبارک سے نکلا ہے جس کے متعلق اللہ رب العالمین نے قرآن پاک کے ستائیسویں پارہ سورۃ والنجم میں فرمایا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اور قرآن حکیم کی حقانیت پر یقین کامل رکھنے والا سرکار ابوبکر صدیق کو تسلیم کرے گا۔

زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدیق لقب

احادیث کی مستند کتب میں حدیث شریف ہے۔ جب سرور عالمیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ تو آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب آپ نے احد پہاڑ پر قدم رکھا تو پہاڑ ہلنے لگا۔ آپ نے فرمایا:

اُسْکُنْ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ ٹھہر جا تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔

اس حدیث سے اظہر من الشمس ہے کہ صدیق کا لفظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے۔ جس کو امام الانبیاء حبیب کبریا خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صدیق فرمادیں اس کو صدیق نہ ماننا بہت بڑی حماقت ہے۔

یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری صفحہ ۱۷۱ جلد ۲ مطبوعہ مصر علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے فتح الباری صفحہ ۳۵ جلد ۷ علامہ بدرالدین علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری صفحہ ۲۰۷ جلد ۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ دہلی اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ ۶۵۸ جلد ۴ جامع ترمذی صفحہ ۲۱۸ جلد ۲ اور دیگر اکابر محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج فرمائی ہے۔ حتی کہ شیعہ حضرات کے علامہ طبرسی نے اپنی کتاب احتجاج طبرسی میں ذکر کی ہے۔

آج ملک پاکستان میں سیاسی اور مذہبی لحاظ سے دو کاندرایاں چکائی جارہی ہیں اور قوم پریشان ہے کہ کس کو حقانیت پر تسلیم کیا جائے۔ شیعہ دیوبندی اختلافات زوروں پر ہیں اور دیوبند اس کو شیعہ سنی جنگ قرار دیتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔ یہ شیعہ دیوبندی جنگ ہے۔

دیوبندی تو عظمت صحابہ کا نام استعمال کر رہے ہیں اور قوم کو باور کرا رہے ہیں کہ شیعہ گستاخ صحابہ ہیں۔ لیکن سنیوں کے نزدیک دونوں ہی گستاخ صحابہ ہیں۔ بلکہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

دیوبندی اکابر کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کے متعلق واضح طور پر ہے کہ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۷ مطبوعہ دہلی پر لکھا ہے۔

نبی ولی کو اپنے قبر و آخرت کے حال کا کوئی پتہ نہیں!

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں اور خواہ آخرت میں۔ سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ ہی نبی کو نہ ولی کو اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے۔ سو وہ بات مجمل ہے اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا اور اس کی تفصیل دریافت کرنی ان کے اختیار سے باہر ہے۔

اس عبارت کو بار بار پڑھیے اور دیکھیے کہ کس دلیری سے دیوبندیوں اور وہابیوں کے

مجدد اور بزرگ اسماعیل دہلوی نے یہ لکھا ہے۔ جبکہ جلیل الرتبت صحابہ کرام بلکہ خلفائے عظام علیہم الرضوان کے سامنے نبی غیب دان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ

حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا لفظ اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہر امتی کے آخیر کا علم ہے۔ شہید کو شہید تب ہی کہا جاتا ہے جبکہ اس کے جسم سے روح پرواز کر جاتی ہے۔

ایک مجاہد میدان کارزار میں لڑتا ہے۔ زخمی ہو جاتا ہے۔ علاج معالجہ کرانے سے تندرست ہو جاتا ہے تو آپ اس کو شہید نہیں کہیں گے۔ بلکہ غازی کہیں گے۔ شہید تب ہی کہیں گے جب اس کے جسم سے روح پرواز کر جائے تو یہ اس مجاہد کی ظاہر حیات کے آخری لمحات ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہیدان فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا عقیدہ تھا کہ آپ اپنے امتی کے آخیر کو بھی جانتے ہیں۔ مگر ان دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد نے یہاں تک لکھ دیا کہ دنیا و آخرت اور قبر میں ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ ان کا ناموس صحابہ بل پاس کرانے کی تحریک چلانا اور عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے نعرے لگانا ایک فریب اور دھوکا کے سوا کچھ بھی نہیں۔

دوستان عزیز! ہاں میں عرض کر رہا تھا۔ کہ لقب "صدیق" سرورِ عالم نورِ مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے نکلا ہوا ہے اس کی مخالفت سرورِ عالم کی مخالفت ہے۔

شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا حلفاً بیان!!

حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حلفاً صدیق فرمایا۔ اس روایت کو علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان صفحہ ۱۲۶ جلد ۵۔ علامہ محدث حاکم نے مستدرک صفحہ ۶۲ جلد ۳۔ علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ التحقیق میں فرمایا ہے۔ وَاللہ کَانَ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ اِسْمَ اَبِیْ بَکْرٍ مِّنَ السَّمَآءِ صِدِّیْقًا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قسم بخدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا نام صدیق آسمانوں سے اتارا ہے۔

علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ کے صفحہ ۶۸ جلد ا اور علامہ ابراہیم (ال) علیہ الرحمۃ نے عمدۃ التحقیق کے صفحہ ۴۴ پر ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لَا اُحْصِیْ کَمْ سَمِعْتُ عَلِیًّا عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ لِسَانِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِدِّیْقًا میں نے منبر پر حضرت علی المرتضیٰ کا بے شمار مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ابوبکر کا نام صدیق جاری فرمایا۔

سامعین کرام! علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات اقدس وہ ذات ہے۔ جس کے متعلق شیعہ حضرات کی کتاب کشف الغمہ کے صفحہ ۲۱ جلد ا مطبوعہ ایران میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک درج ہے کہ اَنَا وَعَلِیٌّ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ میں اور علی اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہیں۔

اب ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں کی زبان مبارک سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صدیق ہونا ثابت کر دیا ہے۔

اب بھی اگر کوئی بغض و عناد کی خاطر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق نہ مانے تو یہ اس کی اپنی بدنصیبی ہے اور یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ان کا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام الاولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق نہ ہے۔

الحمدللہ رب العالمین! اہلسنت و جماعت کا ہی ان سے صحیح تعلق اور عقیدت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔

تڑپنے پھڑکنے کا توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 18

عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الرَّحْمَانِ عَظِیْمِ الْقُدْرَۃِ وَالسُّلْطَانِ جَلِیْلِ الْقَدْرِ وَالْبُرْھَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعَلَّی الشَّانِ حَامِلِ الْقُرْاٰنِ حَاجِزِ الْاِنْسَانِ نَاجِیِ الْبُطْلَانِ حِزْبُہٗ حِزْبُ اللّٰہِ دِیْنُہٗ دِیْنُ اللّٰہِ قِبْلَتُہٗ بَیْتُ اللّٰہِ کَلَامُہٗ کَلَامُ اللّٰہِ سَلَامُہٗ سَلَامُ اللّٰہِ وَمَنْ یُّطِعْہُ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ھُوَ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ وَاُمَّتُہٗ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَکِتَابُہٗ بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُوَ رَسُوْلٌ اِلَی النَّاسِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں ۔ (پ ۲۴ ع ۱)

عالی حضرات: آج کے خطبہ میں خلیفہ اول خلیفہ برحق' وزیر مصطفی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات بیان کروں گا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل اور کمالات کے متعلق اگر قرآن حکیم اور احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا۔ رب کریم جل جلالہ' رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے بھی ان کے کمالات اور فضائل بیان فرمائے ہیں۔

بعض حضرات جو خود کو اپنے تئیں اہل بیت اطہار کا محب کہلاتے ہیں' ان کے ذہن میں یہ بات ہے یا یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف وتوصیف کرنے والے اور ان کے فضائل وکمالات بیان کرنے والے اہل بیت اطہار کے محب نہیں' یہ بالکل غلط خیال ہے بلکہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے عقائد اور نظریات سے بے خبر ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے حالات اور ان کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو وہ سب کے سب سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مداح اور فضائل وکمالات بیان کرنے والے نظر آئیں گے۔

آج کے خطبہ میں اس حقیقت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ آج کل ملک کے امن کو تباہ و برباد کرنے کیلئے تعصب اور فرقہ واریت کو ہوا دی جارہی ہے۔ لیکن اہل سنت و جماعت وہ مہذب مسلک ہے کہ اگر اس کو اپنا لیا جائے تو فرقہ واریت اور تعصب وبغض کی فضا ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ وہ مسلک ہے جس میں اہل بیت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عقیدت اور محبت ہے۔ دونوں کے فضائل وکمالات مستند کتب سے پیش کرتے ہیں۔

دوستو! قرآن پاک کی جو آیہ شریفہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہے سنیئے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (پ۲۴ ع۱)	اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔

تفسیر

اب اس آیہ شریفہ کی جو تفسیر مفسرین نے بیان فرمائی ہے۔ اس میں جَآءَ بِا

بِالصِّدْقِ سے مراد سرور انبیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا ہے۔

شیعہ تفسیر

حتی کہ شیعہ حضرات کے مستند مفسر ابوعلی الفضل بن الحسن طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان کے صفحہ ۴۹۸ جلد ۸ مطبوعہ بیروت میں بھی اس آیہ شریفہ کے تحت بیان کیا ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ

تصدیق کا واقعہ

اب تصدیق کا واقعہ جس کی وجہ سے مفسرین نے صَدَّقَ بِهٖ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مراد لیا ہے۔ وہ بھی سنیے

ویسے تو یہ واقعہ سیرۃ حلبیہ کے صفحہ ۴۴۳ جلد ۱ پر علامہ برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ' علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے الخصائص الکبریٰ کے صفحہ ۲۷ جلد ۱ پر علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ کے صفحہ ۷۰' ۷۱ جلد اول' علامہ رحاوی علیہ الرحمۃ نے جامع المعجزات کے صفحہ ۳ پر علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس صفحہ ۳۰۲ جلد ۲ پر تحریر فرمایا ہے۔

یہی واقعہ غیر مقلدین حضرات کے پیشوا نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی کتاب "تکریم المومنین" کے صفحہ ۱۱۰ پر بھی درج کیا ہے۔ میں آپ کے سامنے یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہوں جو نواب صدیق حسن بھوپالی نے درج کیے ہیں۔ تاکہ اہلحدیث کہلانے والے حضرات کی بھی آنکھیں کھولیں اور اپنے عقائد و نظریات اور موجودہ دور کے اپنے علماء کے انداز بیان میں جتنی عیاری اور مکاری ہے۔ اس سے آگاہ ہوں۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی لکھتے ہیں کہ

ابوبکر زمانہ جاہلیت میں تاجر تھے ایک دن خواب میں دیکھا۔ اور وہ شام میں تھے۔ کہ چاند و سورج ان کی گود میں اترے ہیں۔ انہوں نے دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر سینے

سے ملا کر ایک چادر سے چھپالیا۔ جب جاگے تو پاس ایک راہب نصاریٰ کے جا کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اس نے کہا تو کہاں کا ہے؟ کہا مکہ کا۔ کہا کس قبیلہ سے؟ کہا بنی تمیم کہا تو کیا کرتا ہے؟ کہا تجارت' کہا تیرے زمانے میں ایک مرد نکلے گا جس کو محمد امین کہیں گے وہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے ہوگا۔ اور تو اس کا تابع بنے گا۔ وہ نبی آخر الزمان ہے اگر وہ نہ ہوتا تو اللہ آسمان وزمین وما فیہا کو اور آدم و جملہ انبیاء ورسل کو پیدا نہ کرتا۔ وہ سید الانبیاء وخاتم المرسلین ہیں۔ تو اس کے دین میں داخل ہوگا اور اس کا وزیر خلیفہ بعد اس کے بنے گا۔

میں نے اس کی نعت وصفت انجیل وزبور میں پائی ہے اور میں اسلام لایا ہوں۔ اور اس پر ایمان رکھتا ہوں لیکن خوف نصاریٰ سے میں نے اپنا اسلام چھپایا ہے۔ ابوبکر نے جب یہ صفت حضرت کی سنی انکا دل نرم پڑا اور مشتاق دیدار ہوئے اور مکہ کو آئے یہاں حضرت کو پایا اور دوستدار ہو گئے۔ اور ایک ساعت بے حضرت کے دیکھے صبر نہ آتا۔ جب اس امر کو طول ہوا۔

ایک دن حضرت نے فرمایا اے ابوبکر تم روز میرے پاس آتے ہو اور میرے ساتھ بیٹھتے ہو۔ پھر کیوں نہیں مسلمان ہو جاتے۔ کہا اگر تم پیغمبر ہو تو ضرور تمہارا کوئی معجزہ بھی ہوگا۔ فرمایا کیا وہ معجزہ جو تو نے شام میں دیکھا اور راہب نے اس کی تعبیر دی تجھ کو کفایت نہیں کرتا۔ تب ابوبکر نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

دوستان عزیز! یہ واقعہ جو آپ نے سنا ہے میں نے انہیں الفاظ میں بیان کیا ہے۔ جو غیر مقلدین حضرات جواپنے آپکو اہلحدیث کہلاتے ہیں کے مجدد' مفسر' محدث اور شیخ الاسلام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے تحریر کیا ہے اس پر غور کریں تو اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی حقانیت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ

خواب تو ملک شام میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور نصاریٰ کے راہب کے سامنے بیان کیا اور تیسرے فرد کو اس خواب کا علم نہیں اور وہ راہب بھی ملک شام میں ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ میں ہیں۔ مگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا خواب دیکھا ہے اور

راہب نے اس کی کیا تعبیر بتائی ہے۔

پھر سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کلمہ پڑھ کر حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی ذات پر ایمان لانا اس حقیقت کی قوی دلیل ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر یقین رکھتے ہوئے کلمہ پڑھا اور آپ کے نبی ہونے کی تصدیق کی۔

وہ حضرات جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان رکھنے والوں کو کافر اور مشرک قرار دیتے ہیں اپنے عقیدہ سے توبہ کر کے عقیدہ صدیقی کو اپنائیں اور اہل سنت و جماعت میں داخل ہوں۔

یہی واقعہ جو نواب صدیق حسن بھوپالی نے بیان کیا ہے۔ اس راہب نے جو الفاظ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سراپا قدس کے بیان کئے وہ دوبارہ سنیے اور اپنے قلوب کو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار کیجئے۔ راہب کہتا ہے۔ اے ابوبکر! جس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تابع ہوگا۔

وہ نبی آخر الزماں ہے اگر وہ نہ ہوتا تو اللہ آسمان و زمین وما فیہما کو اور آدم و جملہ انبیاء و رسل کو پیدا نہ کرتا۔ وہ سید الانبیاء خاتم المرسلین ہیں۔ تو اس کے دین میں داخل ہوگا۔

دوستو! یہ الفاظ راہب نے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

کیا وہ معجزہ جو تو نے شام میں دیکھا اور راہب نے اس کی تعبیر تجھ کو کفایت نہیں کرتا۔ تب ابوبکر نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس سے عیاں ہے کہ ساری کائنات پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راہب کی بات کی تصدیق بھی کر دی ہے۔ اور سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عقیدہ کی صداقت بھی اس میں موجود ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ! یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

یہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' جن کے متعلق سرور انبیاء، مالک ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ

جو شخص جہنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ابو بکر کو دیکھ لے۔

یہ حدیث مشکوٰۃ شریف، جامع ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے اور یہ حدیث دیوبندی' غیر مقلدین حضرات اپنے اپنے اجلاس میں سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اور اہل تشیع حضرات کے سامنے دلائل دیتے ہیں کہ صدیق وہ ہے جو عتیق من النار ہے۔ ان کو عتیق کا لقب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس ہے کہ اگر اس حدیث پر غور فرمائیں تو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب شریف بھی واضح ہے۔ مگر اس پر ایمان نہیں بلکہ اس پر ایمان رکھنے والے کو وہ بے ایمان اور مشرک قرار دیتے ہیں۔

خدارا! تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو۔ اپنے دل میں خوف خدا رکھو۔ اور موت یاد رکھو مرنا ہے اللہ کے حضور جانا ہے۔ وہاں کیا جواب دو گے۔ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں کتراتے ہو۔ حدیثیں بھی پڑھو مگر اپنے دل پر ان کا کوئی اثر نہ ہو۔ یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی نہیں تو اور کیا ہے۔ شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہوئے علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے ہوئے سب خوش ہو کر پڑھو۔

تو دانائے ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

عالی حضرات: آپ کے سامنے ایک اور حدیث شریف پیش کرتا ہوں۔ اس کو بھی غیر مقلدین حضرات جو اہلحدیث کہلاتے ہیں کہ امام اور مفسر نواب صدیق حسن بھوپالی نے تکریم المومنین کے صفحہ ۱۸ سطر ۲ پر بیان کیا۔ سنیے اور اپنے دلوں کو عظمت صدیق و

رسول سے سرشار کیجئے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے۔ ہمارا وہ عقیدہ ہے جو صدیق و رسول کا عقیدہ ہے۔ یہ حدیث بھی انہیں لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا

جو اب صدیق حسن نے لکھے ہیں حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے۔

میرے پاس جبریل آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہ دروازہ جنت کا دکھایا جس سے میری امت داخل ہو گی۔ ابو بکر نے کہا۔ اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوتا یہاں تک کہ نظر کرتا فرمایا تو اے ابو بکر سب سے اول داخل جنت ہو گا میری امت میں سے۔

دوستو! اس حدیث سے شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امتیوں کا علم ہے کہ جنت میں کون کون اور کس کس وقت داخل ہو گا۔

اسماعیل دہلوی کا عقیدہ

لیکن آج صحابہ صحابہ کا نام لے کر اپنی دکانداری چمکانے والے دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے متفقہ مجدد مولوی اسماعیل دہلوی نے جو ان کو تعلیم دی ہے۔ وہ سراسر اس کے خلاف ہے اسماعیل دہلوی کی اصل عبارت پیش کرتا ہوں۔ جو کہ اس کی کتاب تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۷ مطبوعہ دہلی پر درج ہے۔ سنیے اور اس کی بدبختی کا اندازہ کیجئے۔

تقویۃ الایمان کی عبارت

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔

اسماعیل دہلوی کو اپنا امام مجدد قرار دینے والو۔ اور صرف شیعہ حضرات کو ہی گستاخ صحابہ قرار دینے والو بتاؤ اس عبارت میں انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی واضح ہے یا کہ نہیں۔

صرف خلافت راشدہ حق چار یار کے نعرے لگانے والو۔ بتاؤ اس حدیث شریف

میں جو بیان کی گئی ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی کے حوالہ سے بیان کی ہے اس سے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں نہیں ہو رہی کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ

آپ میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

تو سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض نہیں کیا تھا۔

حضور: جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔

اگر کہا ہے تو وہ روایت پیش کریں۔ قطعاً ایسی کوئی روایت پیش نہیں کر سکتا۔ تو پھر ایسے نعرے لگانے والے اگر نعروں میں مخلص ہیں تو اسماعیل کے عقائد اور نظریات سے بیزاری کا اظہار کریں ورگرنہ یہ سب تحریکیں پیٹ پرستی' دکانداری اور ملک میں افراتفری پھیلانے کیلئے اور ملک کے امن وسکون کو تباہ کرنے کیلئے ہیں۔

جن خلفاء کی خلافت کو حق تسلیم کرتے ہو اور نعرے لگاتے اور لگواتے ہو۔ ان کے عقائد اور نظریات بھی حق ہیں۔ ان کو کیوں نہیں اپناتے اور ان عقائد کی تشہیر کیوں نہیں کرتے۔

آیئے بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ سنیے۔ فرماتے ہیں۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور   نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

کتنا پیارا اعلان ہے۔ کتنا حق وصداقت اور خلوص پر مبنی عقیدہ ہے۔

سامعین کرام! ایک طرف انجمن سپاہ صحابہ ہے اور دوسری طرف نفاذ فقہ جعفریہ والے ہیں جو کہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کے عقائد ونظریات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے نہیں ملتے' اور نفاذ فقہ جعفریہ والے جو کہ بظاہر اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔ ان کے عقائد ونظریات اہل بیت اطہار سے نہیں ملتے۔

جیسا کہ میں نے ابتداء میں ذکر کیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک سرکار صدیق اکبر سرکار فاروق اعظم اور سرکار عثمان غنی اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان کرنے والا اہل

بیت کا محب نہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ اہل بیت اطہار کی تعلیمات اور ارشادات کی روشنی میں جو کہ شیعہ حضرات کی کتابوں میں ہی درج ہے سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان نے خلفاء ثلاثہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بھی بیان فرمائی ہے اور ان کے اوصاف وکمالات کا ذکر خیر بھی فرمایا ہے۔ چند ایک حوالہ جات شیعہ حضرات کی کتابوں سے ہی پیش کرتا ہوں۔ جس سے ان حضرات کی تسلی ہو۔ اور خدا کرے وہ بھی اہل بیت علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت کا اعلان

شیعہ حضرات کی کتاب تلخیص الشافی کے صفحہ ۲۱۸ جلد ۳ مطبوعہ ایران میں سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ قریش کا ایک جوان حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِي الْخُطْبَةِ اٰنِفًا اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِيْنَ فَمَنْ هُمَا میں نے آپ سے ابھی خطبہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ ہم پر اسی مہربانی کے ساتھ کرم فرما جو مہربانی اور کرم تو نے خلفاء راشدین پر کیا ہے۔ وہ خلفاء راشدین کون ہیں؟ تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حَبِيْبَايَ وَعَمَّاكَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وہ میرے محبوب دوست اور تمہارے چچا حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اِمَامَا الْهُدٰى وَشَيْخَا الْاِسْلَامِ وہ ہدایت کے امام اور اسلام کے بزرگ اور پیشوا ہیں۔

سامعین کرام: روایت فرمانے والے سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہیں اور خطبہ دینے والے اور اللہ کریم سے دعا مانگنے والے نیز سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے محبوب دوست اسلام کے بزرگ و پیشوا اور ہدایت کے امام فرمانے والے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اب آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اپنی محبت کا دعویٰ کرنے والے جانے والے یا علی یا علی ہم تیرے ہیں کہنے والے اور ان کا نعرہ لگانے والے واقعی دعوی میں سچے ہیں تو ان کو سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تعلیمات اور ارشادات پر عمل پیرا ہو کر سرکار صدیق اکبر اور سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو اپنا پیشوا اور ہادی تسلیم کرنا چاہیے اور انکی عظمت کا اقرار اور اعلان کرنا چاہیے۔

آج جو سرکار ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔ اور نازیبا الفاظ منہ سے یا تحریر میں لاتے ہیں۔ اور تعلیم دیتے ہیں ان سے میرا سوال ہے کیا وہ علماء جو آپ حضرات کو ان چیزوں کا وعظ و درس دیتے ہیں۔ اور تعلیم دیتے ہیں کیا ان کا علم سرکار شیر خدا رضی اللہ عنہ کے علم سے زیادہ ہے؟ یہ کوئی شیعہ بھی نہیں کہے گا ان کے علم سے شیعہ علماء کا علم زیادہ ہے میرا اپنا عقیدہ یہ ہے تمام علماء امت کا علم اکٹھا کیا جائے تو سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے علم کے مقابلے میں ہیچ ہے۔

میرے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ تو اپنے شجرہ شریف میں سرکار علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پڑپوتے سرکار امام الائمہ سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے علم حق عطا کرنیکی بارگاہ الوہیت میں اس طرح دعا کرتے ہیں۔

کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

لہٰذا جو سرکار علی المرتضی اور اہل بیت اطہار کا محب ہے انکا عقیدہ ان کے مطابق ہوگا نہ ان کے خلاف۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کو اپنانا اور ان کی تشہیر کرنا ہی دین اسلام کی خدمت ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 19

عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَ اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ "جب وہ دونوں غار میں تھے"

عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

یہ مبارک مہینہ جمادی الآخر کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی ۲۲ تاریخ کو خلیفہ اوّل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہے۔ اس ماہ میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جگہ جگہ منایا جا رہا ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کی تعریف وعظمت خداوند کریم نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ہے۔

پھر جب کتب احادیث کا مطالعہ کریں تو سرور عالمیاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے بھی سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت عیاں ہے۔

شیعہ حضرات جو سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت ورفعت سے انکار کرتے ہیں اور ان کے مقررین اپنی تقاریر میں ان کی شان اقدس میں نازیبا کلمات استعمال کرتے ہیں۔ نا معلوم ان لوگوں نے اپنے اکابر کی تفاسیر معتبرہ کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ اگر ان کا مطالعہ کیا ہوتا تو پھر اتنی دلیری سے ان کی ذات مقدسہ کے متعلق نازیبا کلمات بھی نہ بولتے۔ اب چند ایک آیات مقدسہ اور ان کی تفسیر شیعہ مسلک کے اکابر مستند مفسرین کے حوالہ سے پیش کی جاتی ہیں تا کہ واضح ہو جائے کہ ان کے اکابر نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت ورفعت کی گواہی دی ہے۔ سب سے پہلے سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ کس قدر حیرانگی کی بات ہے کہ جن کا اپنا ایمان درست نہیں۔ وہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تسلیم نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

والسبقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و رضوا عنه واعدلهم جنت تجری تحتها الانهر خلدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم اور سب میں اگلے پہلے مہاجر وانصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں رہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شیعی مفسر علامہ طبری تفسیر مجمع البیان (ص ۲۵ جلد ۵) میں لکھتے ہیں۔ ان اول من اسلمھم بعد خدیجۃ ابو بکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

عالی حضرات! آپ خود ہی شان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اندازہ لگائیں کہ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول فرمایا ہے۔ جس کو شیعی مستند مفسر طبری خود بیان کر رہا ہے۔ اب ان کے اسلام اور عظمت کا انکار کس قدر ناانصافی اور جہالت ہے۔

کسی پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

او صدیق اکبر ہے لوکو جدے سوندے احمد چڑھیا

سب خلقت توں پہلاں جس نے کلمہ نبی دا پڑھیا

دوستان عزیز! جو پہلے یزید کے لشکر میں تھا۔ جب اس نے یزید کا ساتھ چھوڑا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں میں حاضر ہو گیا اور ان سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا اور ان کے مشن کی تکمیل اور اسلام کی سربلندی کے لئے جام شہادت نوش فرمایا۔ تو آج ساری دنیا اس کو حضرت حر رضی اللہ عنہ کہتی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا احترام ہے اور دنیائے اسلام اس کو اچھے لفظوں سے یاد کرتی ہے۔

خراج عقیدت پیش کرتی ہے مگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ۴۰ ہزار درہم پیش کیا اور ساری زندگی مال و جان قربان کرنے سے گریز نہ کیا۔

حضرت حر رضی اللہ عنہ کا احترام کیا جائے اور سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام میں شبہ کیا جائے اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے جائیں۔ یہ کوئی دانشمندی اور اسلام کی خدمت نہیں۔

واقعہ ہجرت

ہجرت کا بیان اللہ نے قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔ جو کہ دسویں پارے اور ارہویں رکوع میں ہے: الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا

ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان الله معنا

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جبیب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اسی آیہ شریفہ کی تفسیر میں شیعی مفسر شیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی نے ثانی اثنین سے مراد سرکار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

ثانی اثنین یعنی الله کان هو ابو بکر اذ یقول لصاحبہ

عالی حضرات! اب آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ سرکار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کا انکار قرآنی آیات کا انکار ہے اور یہ بھی شیعہ حضرات کی تفسیر سے ثابت ہے۔ بلکہ شیعہ مسلک کی اسماء الرجال کی مشہور کتاب رجال کشی کے (ص ۳۲) مطبوعہ کربلا میں حدیث شریف درج ہے جو کہ پیش کی جاتی ہے۔ سنیئے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت سے اپنے دلوں کو منور فرمائیں۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ان الجنة تشاق الی

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ بیشک جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے قال فجاء ابو بکر فرماتے ہیں کہ اتنے میں ابو بکر آ گئے فقیل وانت ثانی اثنین اذ هما فی الغار تو انہیں فرمایا گیا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہو اور غار میں دو دوسرے ہو۔

دوستان عزیز! سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ هما فی الغار اب بھی کوئی عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انکار کرے تو یہ اس کی شقاوت قلبی ہے اور قرآن پاک کا انکار ہے۔

غار　کا　دیکھو　تو　وہ　منظر
کون　ہے　بیٹھا　گود　میں　لے　کر

یہی آیہ شریفہ ثانی اثنین اذھما فی الغار اذیقول لصاحبہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت ثابت ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ شیعہ حضرات کی کتاب سے ہجرت کا واقعہ پیش کروں تا کہ دوسرے حضرات کو بھی پتہ چل جائے کہ سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانثاری اور وفاداری کا کیا عالم تھا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ یعنی

افضل الخلق بعد الرسل

ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

شیعہ مکتب فکر کی کتاب حملہ حیدری مطبوعہ ایران کے صفحہ ۲۸۔۲۹ پر ہے۔

چنیں گفت راوی سالار دیں چو سالار تخلہ جہاں آفریں

نزدیک آں قوم پر مکر رفت بسوئے سرائے ابو بکر رفت

راوی نے روایت کی ہے کہ جب سالار دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے ساتھ صحیح وسالم اس فریبی اور مکار قوم کے ہاتھوں سے نکل کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔

پئے ہجرت آں نیز ایستادہ بود

کہ سابق رسولش خبر دادہ بود

تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے لئے بالکل تیار تھے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلے ہی ہجرت کی اطلاع کر دی تھی۔

نبی بود در خانہ اش چوں رسید

بگوشش ندائے سفر در رسید

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے گھر پہنچے اور سفر ہجرت کی ندا دی۔

چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد

ز خانہ بیروں رفت و ہمراہ شد

جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آواز سنی اور حال سے آگاہ ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔

چوں قند چندیں بداماں دشت
قدوم فلک سائے مجروح گشت

سفر میں چلتے چلتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے۔

ابوبکر آنگہ بدوشش گرفت
دے زیں حدیث است جائے شگفت

تو سرکار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور یہ بات بہت ہی خوشی کی اور عجیب ہے۔

کہ درکس چناں قوت آمد پدید
کہ بار نبوت تو اند کشید

کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیسی قوت اور طاقت مل گئی۔ کہ بار نبوت اٹھا لیا۔

رفتند القصہ چندے دگر
چوکرد دیہ پیدا نشان سحر

القصہ تھوڑا ہی چلے تھے کہ وقت سحر ہو گیا۔

بدیدند غارے دراں تیرہ شب
کہ خواندے عرب غار ثورش لقب

اسی سماں میں ایک غار نظر آئی جسے غار ثور کہتے ہیں۔

گرفتند درجوف آں غار جائے
دے پیش ابوبکر بنہاد پائے

اس غار میں جلوہ افروز ہوئے جس میں پہلا قدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رکھا۔

بہر جا کہ سوراخ بارخنہ دید
قبارا بدرید آں رخنہ بچید

جہاں پر کئی سوراخ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی قبا قمیص کو پھاڑ کر

جہاں جہاں سوراخ تھے۔ اس سے بند کیا

بدیں گونہ تا شد تمام آں قبا
یکے رخنہ گم گرفتہ ماند از قضاء

یہاں تک کہ تمام قمیض ختم ہو گئی۔ مگر ایک سوراخ باقی رہ گیا جو کہ قدرت کی طرف سے تھا

بر آں رخنہ ماندہ آں یار غار
کف پائے خود را نمود استوار

اس سوراخ پر یار غار نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔

در آمد رسول خدا ہم بغار
نشستند یک جا بہم ہر دو یار

رسول صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تشریف فرما ہوئے۔ دونوں یار اکٹھے بیٹھ گئے۔

دوستو! شیعہ حضرات لفظ یار غار اور یار پر بہت تنقید کرتے ہیں۔ برے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں ان دونوں اشعار پر غور کرنا چاہیے اور یار اور یار غار کے الفاظ شیعہ کتاب میں بھی موجود ہیں اور تعریف و توصیف میں بیان کئے گئے ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

حملہ حیدری میں ہی ہے۔

بغار اندروں تا سہ روز و شب
بسر برد آں شاہ بفرمان رب

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق تین دن اور رات اسی غار میں بسر کیے۔

شدے پسر بوبکر ہنگام شام
ببروے در آں غار آب و طعام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے روزانہ شام کے وقت کھانا اور پانی

لے کر حاضر ہوتے۔

عالی حضرات! ہجرت کا واقعہ شیعہ مسلک کے ایک جید عالم مرزا محمد رفیع باذل کی کتاب حملہ حیدری سے پڑھ کر سنایا ہے۔ جس سے سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کی وفاداری اور نیاز مندی بالکل عیاں ہے۔

نیز یہ بھی واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس قدر اعتبار تھا کہ اس مشکل دور میں اپنے ساتھ ہجرت کرنے کے لئے سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا اور ان کی طرف تیار رہنے کو پیغام بھیجا۔

رفیق سفر اسی کو بنایا جاتا ہے جس پر اعتماد ہو۔

کسی منصف مزاج خواہ وہ شیعہ مسلک سے ہی تعلق رکھتا ہو۔ یقیناً اس کی تائید کریگا۔

آپ کی اولاد کی بھی وفاداری اس واقعہ میں واضح ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

شیعہ حضرات کے مستند مفسر فتح اللہ کاشانی اپنی تفسیر منہج الصادقین کے صفحہ نمبر ۲۶۱ جلد ۴ مطبوعہ ایران میں لکھتے ہیں کہ:

مجاہد گوید کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شبانہ روز در غار بود سوا ز رووہ روایت است کہ ابوبکر گوسفندے چند بود نماز شام عامر بن فہیرہ آن گوسفنداں را بر در غار راندے وایشان از شیر گوسفنداں خورندے وقتادہ گوید کہ عبد الرحمٰن در خفیہ بامداد و شبانگاہ آمدے وبرائے ایشاں طعام آوردی۔

مجاہد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رات دن غار میں جلوہ افروز رہے اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی چند بکریاں تھیں۔ عامر بن فہیرہ (جو ابوبکر کے غلام تھے) شام کے وقت ان بکریوں کو غار کے منہ کے پاس لے آتے۔

مشیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الریاض النضرہ کے صفحہ ۱۳۳ جلد ۱ میں حضرت عبداللہ بن عمر العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا

یا محمد ان اللہ تعالیٰ امرک ان تستشیر ابابکر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کا حکم فرماتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ آج شیعہ اور سنی ہر دو حضرات ملک پاکستان کے صدر کے مشیر کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ صدر پاکستان کے مشیر ہیں۔ مسلمان سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عزت نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے آقا اور مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی صداقت کی گواہی خود رب العالمین نے دی ہے کی پکی اور سچی محبت عطا فرمائے۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت سے محفوظ رکھے جن کے دلوں میں بغض صدیق ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 20

معراج مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۔ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اِمَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ۔ عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۔ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ خُلَفَآئِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَ شُہَدَآئِہٖ وَ عُلَمَآئِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

(ترجمہ): پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

حاضرین حضرات! یہ مہینہ مبارک رجب شریف کا ہے۔ اس ماہ مقدس کی ستائیسویں رات کو اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم معجزہ معراج شریف سے نوازا۔ محدثین مفسرین اور محققین نے اپنی اپنی مستند کتب میں بیان فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حالت بیداری میں لامکاں پر اپنے رب کریم کی زیارت فرمائی۔

بعض حضرات آپ کی معراج کو حالت بیداری میں نہیں مانتے بلکہ خواب میں مانتے ہیں۔ مگر جس آیہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے معراج شریف کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ آیہ شریفہ پندرھویں پارہ کے پہلے رکوع کی پہلی آیہ شریفہ ہے وہی آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہے اس سے ہی عیاں ہے کہ معراج حالت بیداری میں ہوئی ہے۔ آیہ شریفہ دوبارہ سنیے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

اس آیہ میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی قدرت اور طاقت کا اظہار لفظ سبحان سے فرمایا ہے۔ بعد ازاں سیر کا ذکر فرمایا تاکہ میرے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر پر کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ مگر یار لوگوں نے پھر بھی اعتراضات کر ہی دیئے۔ اور کہنا شروع کر دیا کہ یہ معراج حالت بیداری میں نہیں بلکہ سوتے ہوئی۔

یہ معراج اگر خواب میں ہوئی تھی تو ابوجہل وغیرہ کفار کو اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت تھی اگر سوتے میں ہوئی ہوتی تو کفار شور نہ مچاتے اور سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ معراج کی تصدیق کرنے پر اتنا بڑا اعزاز نہ ملتا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تو امام الانبیاء ہیں۔ اگر عام آدمی بھی یہ کہے کہ میں

رات کو خواب میں امریکہ سے ہو کر آیا ہوں۔ تو لوگ اس پر کوئی شور نہ کریں گے۔ کہ خواب کی بات ہے۔ امریکہ کی کیا آسمانوں سے بھی ہو کر آنے کا کہو تو عجیب نہیں۔ کیونکہ خواب میں گئے ہو۔ کفار کا شور مچانا اس حقیقت کی دلیل ہے کہ آپ حالت بیداری میں گئے تھے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے دو پاروں میں واقعہ معراج کا ذکر فرمایا۔ ایک پندرھواں پارہ اور دوسرا ستائیواں پارہ اس میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے کہ معراج جس رات کو ہوئی وہ ستائیسویں رجب تھی۔ جب ستائیسویں پارہ کی سورۃ والنجم کی یہ آیات ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تلاوت کرے گا۔ تو اس ستائیسویں رات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی تو قریباً آدھی رات گزر چکی تھی اور آدھی رات باقی تھی۔ پندرھویں پارہ کی پہلی آیہ سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ جب قاری پڑھتا ہے۔ ستائیسویں رات کے سیر کے وقت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

سیر کی دعوت

اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ سیر کرانیوالا میں ہوں۔ اور یہ دستور ہے کہ جو سیر کی دعوت دیتا ہے۔ انتظامات بھی اسی کے ذمہ ہوتے ہیں۔

پاکستان کا صدر یا وزیر اعظم کسی ملک کے صدر یا وزیر اعظم کو جب سیر کی دعوت دیتے ہیں۔ تو انتظامات خود ہی کرتے ہیں۔ اور انتظامات کے متعلق ماتحت عملہ سے پوچھتے رہتے ہیں کہ کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہ جائے۔

اب خود ہی سوچیں کہ سیر کرانے والا خدا ہو اور سیر کرنے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ سیر کرانے والا معبود اور سیر کرنے والے عبدہٗ سیر کرانے والا خالق اور سیر کرنے والے مخلوق انتظامات کا آرڈر اور حکم دینے والا خدا اور اس کے حکم کی تعمیل کرنے والے جبرئیل ومیکائیل اور دیگر ملائکہ اب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

پاک کی کوئی اپنی عقل کے تو پھر وہ حاسد نہیں تو اور کیا ہے۔ عشاق اور عقیدت مند تو اس عظمت و رفعت اور انعام و اکرام پر سلام پیش کرتے پھولے نہیں سماتے۔

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام!

معراج کے متعلق عقیدہ

پیچھے ابھی تھوڑی دیر ہوئی میں نے عرض کیا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رب کریم جل جلالہٗ کی زیارت سر کی آنکھوں سے فرمائی ہے۔ یاد رکھیے یہ اعزاز اور اکرام اللہ تعالیٰ نے کسی اور نبی کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت موسیٰ نبینا علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے رب کریم کی بارگاہ میں کوہ طور پر جا کر عرض کیا۔

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ اے رب میرے مجھے اپنا دیدار کرا۔ کہ میں تجھے دیکھوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَنْ تَرٰىنِیْ تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام خود گئے اور خود دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر آرام فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرو۔

اِنَّ رَبَّکَ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے۔ سلام کے بعد کہنا اِنَّ رَبَّکَ لَمُشْتَاقٌ اِلَیْکَ آپ کا رب آپ کا مشتاق ہے۔

دوستان عزیز! پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کا اندازہ اسی سے ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا پیارے انداز سے فرمایا ہے۔

تبارک اللہ ہے شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

کس احسن انداز سے شان صمدیت اور عظمت تاجدار ختم نبوت بیان فرمائی ہے

ایک اور شاعر نے بھی اسی عظمت و حقیقت کا اس طرح بیان فرمایا ہے۔

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے!

جشن معراج شریف

آج دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات بھی جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جلسے کرتے ہیں۔ جس سے ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے کہ پہلے تو ان کے اکابر نے جشن منانے کو بدعت قرار دیا ہے۔ لہٰذا خود بھی بدعتی بن رہے ہیں۔ ان کا جشن معراج منانا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ یہ لوگ اب اپنے اکابر کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔

ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے علماء اور خطباء سے شکوہ ہے کہ متقدمین محدثین اور مفسرین نے اپنی کتب میں جس انداز سے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر یہ حضرات اس انداز سے بیان کریں۔ تو موجودہ دور میں جن مسائل پر اختلافات ہیں۔ وہ سب ختم ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل ہونا۔ حیات النبی، علم غیب شریف، حاضر و ناظر اور انتقال فرما جانے کے بعد تصرف اور دفع فرمانا وغیرھم سب مسائل کا ثبوت ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے۔

مقام افسوس ہے کہ اپنے آپ کو آج جو اہل علم تصور کرتے ہیں۔ وہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ پڑھ پڑھ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے انکار پر بڑا زور لگاتے ہیں۔ جو کہ ان کی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ نورانیت کی ضد بشریت یا عبدیت نہیں۔ نورانیت کی ضد تاریکی ہے اندھیرا ہے۔ ساری ساری عمر مدرسوں میں گزارنے والے اور طلباء کو پڑھانے والے نہ سمجھ سکے۔ مگر شاعر مشرق علامہ اقبال سمجھ گئے۔ اور ان کے اس سارے زور کو ایک شعر میں ختم بھی کر دیا۔ اور حقیقت بھی بیان فرما دی وہ شعر یہ ہے۔

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دیگر

ایں سراپا انتظار او منتظر

فرماتے ہیں عبد اور عبدہ کو ایک ہی نہ سمجھو عبد وہ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے۔ اور عبدہٗ وہ ہے شب معراج اللہ تعالیٰ جس کا انتظار کرتا ہے۔

مولانا روم علیہ الرحمۃ

عبد اور عبدہ میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایں خورد گردد پلیدی زیں جدا

آں خورد گردد ہمہ نور خدا

عبد کھائے تو اس سے پلیدی نکلتی ہے۔ اور عبدہٗ کھائے تو اللہ کا نور رہتا ہے۔

مولانا روم اور علامہ اقبال علیہما الرحمہ

یہ دونوں شخصیتیں وہ ہیں جن کے دیوبندی اور غیر مقلدین بھی مداح ہیں۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ کی نیاز تو دیوبندی اکابر کے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی دیا کرتے تھے چنانچہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی شمائم امدادیہ کے صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں کہ جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا۔ اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائیگی۔ گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی۔ اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں۔ ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسروں کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز و شرک ہے دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں۔ تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے۔ نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کیا جائے۔ ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے۔

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی بات تو کسی سے چھپی نہیں۔ ہر مکتب فکر کا آدمی ان کے

یوم اقبال میں شریک ہوتا ہے اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اب انصاف کا تقاضا ہے مہمان کی تعلیمات کو بھی صحیح تسلیم کیا جائے۔

پہلا حکم

اب رب کریم اس انتظامات فرمانیوالا ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا۔ اے جبریل! عرض کیا یا رب جلیل! فرمایا ملائکہ کو کہہ دو کہ آسمانوں کو سجا دیا جائے۔ آرائش و زیبائش کر دی جائے۔ حکم سن کر ملائکہ نے آسمانوں کو سجانا شروع کر دیا۔ اور اس حکم پر حیران بھی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی یہ آرڈر نہیں ہوا۔ آج یہ حکم کیوں ہو رہا ہے۔

فلک پھر کیوں سجایا جا رہا ہے
کوئی مہماں بلایا جا رہا ہے

تو جبریل امین نے فرمایا۔

دوسرا حکم

تمام انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم السلام کو میری طرف سے یہ حکم پہنچا دو کہ وہ اپنی قبروں سے نکل کر مسجد اقصیٰ میں جمع ہو جائیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے مسجد اقصیٰ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ اور ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ وہاں جو انبیاء کرام موجود تھے وہ رب کریم کے حکم سے وہاں جمع ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو جمع کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تاکہ سب پر آپ کی امامت واضح ہو جائے۔ اور ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ تمام انبیاء کرام میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت اور محتاج ہیں۔

شیخ عطار علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

آنکہ آمد نہ فلک معراج او
انبیاء و اولیاء محتاج او

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ

تمام مکاتیب فکر کے مدارس میں شیخ عطار علیہ الرحمۃ کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ شیخ عطار علیہ الرحمۃ سب کے روحانی استاد ہیں۔ لیکن وہ حضرات کتنے شقی القلب ہیں جو اپنے استاذ کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتے ہیں بلکہ اس پر تماشا یہ ہے ان شاگردوں کے عقائد اور نظریات کے مطابق ان کے استاذ بھی شرک سے نہ بچے۔ (استغفر اللہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اہلسنت وجماعت وہ مہذب مسلک ہے۔ جن کے عقائد ونظریات اپنے اساتذہ کے مطابق ہیں۔ اور اساتذہ بھی وہ ہیں جن کا شمار اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبولوں اور پیاروں میں ہوتا ہے۔

شب معراج بیت المقدس میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی امامت پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت' امام اہل سنت' مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنے اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر چکے تھے

نکتہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا مسجد اقصیٰ میں جمع ہونا ان کا نماز پڑھنا۔ نماز میں قیام رکوع اور سجود بھی ہے۔ جس سے عیاں ہے کہ وہ سب انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جسموں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پھر صحیح مسلم شریف کی حدیث شریف کے مطابق حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کے قد جسموں کی رنگت اور بالوں کی کیفیت بھی بتائی ہے روح جسم اور رنگ سے پاک ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جسموں کے ساتھ وہاں حاضر تھے۔

وہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں سے نکل کر مسجد اقصیٰ میں آئے تھے۔ اس کو تسلیم کیا جائے اور جس ہستی نے ان کی امامت کرائی۔ جو امام الانبیاء ٹھہرے ان کے تشریف لانے سے انکار کیا جائے کتنی بڑی حماقت ہے' اہل سنت وجماعت مسلک کی حقانیت عیاں

ہوتی ہے کہ دوسرے انبیاء اپنی قبروں سے نکل کر مسجد اقصیٰ میں آ سکتے ہیں۔ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جہاں چاہیں جس وقت چاہیں جب چاہیں تشریف لا سکتے ہیں۔ حاضر و ناظر کے متعلق بھی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اور نظریہ ہے۔

تیسرا حکم

اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ ملائکہ کو کہہ دو کہ آج کی رات میری تسبیح و تحمید، تمجید و تقدیس اور تہلیل کرنی چھوڑ دیں۔ اور میرے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیم و استقبال کیلئے تیار رہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت قبول ہے جسکے دل میں پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت ہے علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا:

در دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ است

قرآن حکیم میں بھی اللہ تعالیٰ ایمان کی پہچان تعظیم و توقیر مصطفےٰ بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ چھبیسویں پارہ، ۱۰ویں رکوع میں ہے۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

نکتہ

اللہ تعالیٰ نے شب معراج ملائکہ کو تسبیح ۔ تحمید و تقدیس و تہلیل چھوڑ دینے کا حکم دے کر گویہ بتانا مقصود تھا کہ اے ملائکہ جب میں نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا تم سے مشورہ کیا تو تم نے کہا تھا نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں ۔ تمہارے اس مشورہ پر میں نے کہا تھا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ۔

اس وقت جس تسبیح و تقدیس اور تحمید کا تم نے ذکر کیا تھا آج وہ حکما بند کرا رہا ہوں اور جو مجھے مقصود تھا ۔ اس کی تعظیم کا حکم دے رہا ہوں ۔

دوستو واقعہ معراج سے یہ حقیقت واضح ہے کہ عبادت اس کی قبول ہے جس کے دل میں عظمت مصطفےٰ موجود ہے ۔ جنکے نزدیک تعظیم مصطفےٰ شرک ہے ۔ وہ ذکر معراج کیا بیان کر سکتے ہیں ۔ یار لوگوں نے توحید کی ضد تعظیم سمجھ لی ہے جو کہ بالکل غلط ہے ۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ انہیں لوگوں کی حماقت اور جہالت پر فرماتے ہیں ۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 21

سیاحِ لامکاں ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مِثْلَہٗ وَلَا مِثْلَکَ وَلَا مِثَالَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَ شَفِیْعَنَا وَ کَرِیْمَنَا وَ حَبِیْبَنَا وَ طَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَ قُرَّۃَ عُیُوْنِنَا مُھْجَتَنَا وَ حَیَاتَنَا وَ مُعِیْنَنَا وَ غَوْثَنَا وَ مُغِیْثَنَا وَ غِیَاثَنَا وَ مُغِیْثَنَا وَ مَوْلَانَا وَ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر

"پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے"۔

☆

رجب المرجب شریف کی نسبت سے آج میں سرور کون و مکاں، سید مرسلاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے متعلق عرض کروں گا۔ یاد رہے کہ معراج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک ہے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ اول

تا آخر غور کیا جائے تو یہ انسانی سوچ میں نہیں آسکتا۔ اس بناء پر اس کا انکار سراسر حماقت اور بے دینی ہے۔ کیونکہ معجزہ تو نام ہی خرق عادت فعل کے ظہور کا ہے۔ اس لئے وہ تفہیم عقل انسانی کے لئے محال ہوتا ہے۔

رب کریم نے اس اعجاز کا تذکرہ چودھویں پارہ کی پہلی آیت میں جس انداز سے فرمایا ہے اس سے بھی یہ حقیقت آشکارا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر

ترجمہ: "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے"۔

سبحان:

کا لفظ تقدیس و پاکیزگی کے بیان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ فعلان کے وزن پر ہے۔ جو مبالغے کا معنی دیتا ہے۔ اس کا معنی یہ ہوگا کہ وہ ذات جو اتنی پاکیزہ ہو جس کی پاکیزگی کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا ہو۔ سبحان کا لفظ وہاں پر استعمال ہوتا ہے۔ جہاں ایسی چیز کا ذکر کرنا مقصود ہو جو عقل و خرد کے سمجھنے سے بالاتر ہو۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر کرنے سے قبل لفظ سبحان بیان فرما کر اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ اس کو عقل کے ترازو پر نہ رکھنا۔ اگر عقل کے ترازو پر رکھو گے تو تمہاری عقل میں نہ آئے گا۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

عقل کو آستاں سے دور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں
دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

شیخ المحدثین علی الاطلاق بالاتفاق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مدارج النبوۃ شریف فارسی پر فرمایا ہے۔

لیکن تکلم کردن وزباں دراثبات امکاں آں بدلائل کلامیہ کشادن وگرفتار عقل وحیلہ ہائے وے گشتن ازمقام ایمان ومجبوبیت بعید است، ایمانیان راایں بسے بجو قول خدا ورسول نیست۔ ہرچہ ازیشاں شنیدیم گرویدیم ودے شد رود لنشست۔

"یعنی معراج جسمانی میں کلام کو طول دینا اور اپنی عقل ناقص کے تابع ہو کر لایعنی تاویلیں کرنا ایمان ومجبوبیت سے بعید ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے ارشاد باری تعالیٰ اور رسول اللہ ہی کافی ہے۔ جو ان سے سن لیا اس پر ہمارا ایمان ہے۔ الن کے ہر ارشاد کے ہم دل وجان سے گرویدہ ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

فلسفی کو اپنی عقل نارسا پہ ناز ہے
مرد مومن کو خدا و مصطفیٰ پہ ناز ہے

لفظ سبحان سے اس عظیم معجزہ کو تذکرہ کرنے کا مقصود یہ بھی ہے کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم سفر جو کہ آسمان وزمین کا سفر ہے بلکہ فرش وعرش حتیٰ کہ لامکاں تک پہنچنے کا سفر ہے۔

اس کا انکار کرنے سے پہلے منکر یہ سمجھے کہ یہ سفر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا بلکہ اس سفر کو کرانے والا کمزور اور ناتواں نہیں بلکہ وہ عجزوں سے اور کمزوریوں سے پاک اور مبرا ہے۔ سیر کرانے والا عاجز نہیں بلکہ عاجزی سے پاک ہے اور قادر مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سبحان کا ذکر کر کے یہ بتا دیا ہے۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم سیر اور سفر کا انکار کرنے والا صرف عظمت کا منکر ہی نہیں بلکہ قدرت کبریا کا منکر ہے۔ اس سے خدا کی کبریائی کا بھی اظہار ہے اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت بھی عیاں ہے۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

آیت شریفہ پر ذرا توجہ کرو تو رب کریم اپنی قدرت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی محبوبیت کا بھی ذکر فرما رہا ہے۔ فرمایا:

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا۔ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ سبحان سے متنبہ کر دیا کہ لے جانے والا میں ہوں اور جانے والا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

کسی شاعر نے خوب فرمایا ہے۔

عرش سے آقا کو آیا ہے بلاوا نور کا
اور جبریل امین براق لایا نور کا

کلیم اور حبیب میں فرق:

علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس میں پر تحریر فرمایا ہے کہ سرکار سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا۔ ما الفرق بین الکلیم والحبیب؟ کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے۔ تو رب کریم نے ارشاد فرمایا۔ الکلیم یاتی علی طور سینا ثم یناجی کلیم وہ ہے جو خود طور پر آ کر عرض کرے۔ اے پروردگار میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور میں اسے لن ترانی کہوں الحبیب ینام علی فراشہ حبیب وہ ہے جو اپنے بستر پر آرام فرما ہو تو جبریل کو یہ پیغام دے کر بھیجوں ان اللہ اشتاق الی لقائک یا رسول اللہ "بیشک اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات کا مشتاق ہے"۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اسی کی حکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تبارک اللہ ہے شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

نیز رب کریم نے فرمایا۔ الکلیم یعمل برضاء مولاہ کلیم وہ ہے جو اپنے مولا

کی رضا پر عمل پیرا ہو اور المحب یعمل مولاہ برضا یہ محب اسے کہتے ہیں کہ مولا کریم خود جس کی رضا چاہتا ہو۔

جیسا کہ پروردگار عالم تیسویں پارے کی سورۃ والضحیٰ میں فرماتا ہے۔ ولسوف یعطیك ربك فترضی

مجدد دین و ملت امام اہل سنت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اسریٰ:

اللہ نے اس مبارک سفر کو سیر قرار دیا ہے۔ جس سے پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سفر کا حالت بیداری میں طے کرنے کا ثبوت عیاں ہوتا ہے۔ نیز سرورِ انبیاء سے گہرے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

استاد الشعراء ضیاء الہاشمی نے کیا خوب کہا ہے۔

کہا جس کے لئے خالق نے سبحان الذی اسرٰے
فلک پر وہ براق چرخ پا کا سوار آیا!

خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

خواجہ خواجگان خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب فوائد الفوائد کے ص۔۳۵۰ جلد ۲ میں آپ کے اس سفر معراج کے متعلق تین اصطلاحات بیان فرمائی ہیں۔

اسرٰے:۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر

معراج:۔ مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک کا سفر

اعراج:۔ سدرۃ المنتہیٰ سے مقام قاب قوسین تک کا عروج

نہ عقل کر سکے ادراک ان کی رفعت کا
وہ میری سوچ کے ہر زاویے سے بالا ہیں

احکم الحاکمین کی دعوت:

دوستو! آپ نے دیکھا ہے کہ ایک ملک کا بادشاہ دوسرے ملک کے بادشاہ کو اپنے ملک کی سیر کی دعوت دیتا ہے۔ دعوت کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔

کسی ایلچی کے ذریعہ بھی دعوت دی جاتی ہے۔

یا فون پر دعوت دی جاتی ہے۔ جس کو مدعو کیا جاتا ہے اس کے آنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہوتا ہے کہ داعی صرف دعوت دے دیتا ہے اور اس کی آمد کا منتظر رہتا ہے۔ جس سے زیادہ محبت ہو تو نمائندہ بھیج دیتا ہے اور جس کے پاس نمائندہ بھی بھیجے اور اس کو لانے کے لئے سواری بھی بھیجے۔ اس کے استقبال کے لئے انتظامات بھی کرے اور اس کی آمد کا انتظار بھی کرے۔ اس سے خود اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس مہمان ذی وقار کی عظمت و رفعت ہر ایک پر عیاں ہوتی ہے۔

عالی حضرات! آپ واقعہ معراج کے لئے جب کتب احادیث وتفاسیر کا مطالعہ فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ رب کریم نے اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر کے لئے خود انتظامات کی نگرانی فرمائی۔

ملائکہ اور حور و غلمان کو آراستہ رہنے کا حکم صادر فرمایا۔ آسمانوں کو سجایا گیا۔ نمائندہ معظم الملائکہ جبریل امین علیہ السلام کو بنا کر بھیجا۔ سواری کے لئے جنتی براق بھیجا اور پیغام بھی ان ربك لمشتاق الیك آپ کا رب آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔

حضرت ضیاء الہاشمی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

خدائے دوجہاں خود آج جس کا میزبان ہوگا
حریم قدس میں وہ مہمان ذی وقار آیا

غمخواری اُمت:

معراج کی حکمتوں میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ ایک رات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امت گنہگار کے اعمال پیش کیے گئے۔ آپ امت کے گناہ اور جرم

بہت زیادہ دیکھ کر غمگین ورنجیدہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا غمگین اور رنجیدہ ہونا اچھا معلوم نہ ہوا۔ تو آپ کو شب معراج بلا کر اپنے دریائے رحمت وخزائن مغفرت دکھائے۔

تاکہ معلوم ہو کہ امت کے گناہ زیادہ ہیں یا کہ رب جلیل کے خزائن مغفرت و دریائے رحمت۔

اجاق	تیرہ	گرچہ	زورئی	سیاہ ماست
دریائے	رحمت	تو	فزوں	از گناہ ماست
مبارک	ہو	اے	عاصم	پر گناہ
شفاعت	کا	مژدہ	سناتا	ہے آج

زمین وآسمان کا مناظرہ:

اہل سیر حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب اللہ نے زمین وآسمان پیدا فرمائے تو ان دونوں میں اپنی اپنی فضیلت کا خیال پیدا ہوا۔ زمین تو آسمان سے کہنے لگی کہ میں تجھ سے افضل ہوں۔ کیونکہ اللہ نے مجھے اشجار واثمار وانہار، جمادات ونباتات سے مزین فرمایا ہے۔ رنگ برنگ کے پھولوں اور طرح طرح کے پھلوں سبزیوں اور ترکاریوں سے آراستہ وپیراستہ فرمایا ہے۔

آسمان نے کہا! مجھے اللہ تعالیٰ نے چاند، سورج، ستاروں، سیاروں سے مزین کیا ہے۔ مجھ پر عرش وکرسی، لوح وقلم، جنت اور اس میں اشجار واثمار، انہار، حور وغلماں، ملائکہ پیدا فرمائے ہیں۔

زمین نے کہا! مجھ پر اللہ تعالیٰ نے برکت والا گھر (بیت اللہ) بنایا ہے جس کی زیارت اور طواف کے لئے انبیاء مرسلین اور اولیاء آتے ہیں۔

آسمان نے کہا! مجھ پر بیت المعمور ہے جس کے طواف کو فرشتے آتے ہیں اور مجھ میں جنت ہے، جہاں تمام انبیاء ومرسلین، اولیاء اور صالحین کی ارواح مقدسہ جمع ہو کر طواف کرتی ہیں۔

زمین نے کہا! کہ میں تجھ سے بدرجہا افضل ہوں کہ مجھ پر سرورِ کائنات محبوبِ کبریا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے اور احکام شریعت جاری فرمائے۔

آسمان:

اس دلیل پر عاجز وساقط ہو گیا اور بارگاہ ایزدی میں عرض کی۔ اے اللہ میں زمین کے سامنے عاجز آگیا ہوں تو اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر بلا تا کہ میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو بوسے سکوں اور اس شرف سے مشرف ہو کر فخر کر سکوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو معراج کرائی۔ تاکہ آسمان بھی اس شرف سے مشرف ہو جائے۔

فلک از رہ فخر زیرِ قدم
سر عجز اپنا جھکاتا ہے آج
نہ کیوں فخر ہو عرش کو فرش پر
قدم آپ کا اس پہ جاتا ہے آج

پہلے جتنے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات تشریف لائے ان کی رسالت و نبوت ہمہ گیر رسالت ونبوت نہ تھی۔ کوئی کسی علاقے کا نبی بن کر آیا۔ کوئی کسی خطے کا کوئی کسی قوم کا۔ مگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے رسول بن کر تشریف لائے۔

تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعلمين نذيرا

"بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو"۔

سترھواں پارہ سورۃ الانبیاء کے آخری رکوع میں فرمایا ہے۔

وما ارسلناك الا رحمة للعلمين

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

نو یں پارہ سورہ الاعراف کے دسویں رکوع میں ہے۔

قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا

تم فرماؤ اے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

آپ عرش وفرش زمین وآسمان، مشرق ومغرب، جن وانس اور ملائکہ وکائنات کے ذرے ذرے کے رسول ہیں۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں

ایسی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

رب کریم نے چاہا۔ اے محبوب! آپ عرشیوں فرشیوں کے رسول ہیں۔ زمین و آسمان پر آپ کے غلام ہیں۔ لہٰذا عالم بالا کا بھی دورہ فرماؤ۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج آسمانی صوبہ اور عالم بالا کا دورہ فرمایا۔

دوستان عزیز: مسجد حرام شریف سے لے کر آسمان تک کے چند واقعات آج کے خطبہ میں بیان کئے ہیں۔ یہ آسمان کی معراج ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 22

زمین کی معراج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَ اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ وَالتَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

عالی حضرات! معراج شریف کے مہینہ کی ۲۷ شب کو اللہ نے اپنے پیارے حبیب لبیب حضرات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی عرش وکرسی اور جنت دوزخ کا مشاہدہ فرمایا۔ اللہ رب العلمین نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ جس کا ذکر قرآن پاک میں لنریہ من ایتنا کہ ہم نے اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں سے فرمایا۔

آج کے خطبہ میں ان نشانیاں میں سے چند ایک کا ذکر کروں گا سب حضرات مل کر باواز بلند درود شریف پڑھیے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ!

دوستو! اللہ نے حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھی معراج کرائی اور آسمان پر بھی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ نے فرمایا ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

مسجد حرام مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور مسجد الاقصی شام میں۔ یہ زمین کی معراج ہے۔
نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کی معراج کرانے میں حکمت بھی یہ ہے۔ آپ کے اس اعزاز سے زمین بھی مشرف ہو جائے۔ اعلیحضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی الرحمۃ اپنے قصیدہ معراجیہ میں اس رات فرش زمین کا تذکرہ کیسے خوب انداز سے فرماتے ہیں۔

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

عالی حضرات! آج کے خطبہ میں زمین کی معراج کے واقعات عرض کروں گا۔ اللہ نے جنت سے براق بھیجا۔ آپ نے دیکھا۔ بادشاہان مملکت کو جب کوئی سیر کی دعوت دیتا ہے۔
تو اس مہمان کے لئے سواری کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اب خود ہی غور فرمائیں نہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کی دعوت دینے والا اللہ ہے۔ تو اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے سواری کا انتظام خود اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔

براق

صحیح مسلم شریف کے صفحہ ۹۱ جلد اول میں حدیث شریف ہے۔ ھُوَ دَابَّۃٌ اَبۡیَضُ طَوِیۡلٌ "فَوۡقَ الۡحِمَارِ دُوۡنَ الۡبَغۡلِ یَضَعُ حَافِرَہٗ عِنۡدَ مُنۡتَھٰی طَرۡفِہٖ وہ جانور سفید رنگ کا ہے۔ گدھے سے قدرے بلند ہے اور خچر سے قدرے چھوٹا ہے یعنی درمیانہ قد ہے جہاں اس کی نظر کی انتہا ہے سو وہاں اس کا قدم پڑتا ہے۔

تھا براق نبی یا کہ نور نظر!
یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہوگیا!

براق کی پیشانی پر کلمہ شریف

سیرت حلبیہ کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ مصر میں علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ براق بجلی کی طرح تیز رفتار اور چمکدار ہے۔ ملائکہ کی طرح تذکیر و تانیث سے پاک ہے جس کا سینہ مثل یاقوت سرخ ہے۔ پشت چمکدار سوتی کی طرح ہے۔ ٹانگیں زمرد سبز کی طرح اور دم مرجان خالص کی طرح ہیں اس کی پیشانی پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان جلد نمبر ۱۵ کے صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ بیروت میں حضرت ابن وحید کا قول نقل فرمایا ہے۔

لَمْ يَرْكَبِ الْبُرَاقَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس براق پر کوئی سوار نہیں ہوا تھا۔

دوستان عزیز! بادشاہان مملکت اپنے مہمان کے لئے جو سواریاں بھیجتے ہیں۔ کوشش تو ان کی ہوتی ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ بھیجیں۔ مگر وہ ان چھوٹی نہیں ہوتیں کیونکہ جو ڈرائیور لینے گیا ہوتا ہے آخر وہ اس پر سوار ہو کر ہی جاتا ہے۔ مگر ہمارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو اللہ نے سواری بھیجی ہے۔ وہ ان چھوٹی تھی۔

آسمان سے ملائکہ کا آنا

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان کے صفحہ ۱۰۶ پر آیہ معراج کی تفسیر بیان کرتے ہوئے روایت نقل فرمائی ہے۔

نَزَلَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

جبریل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہر ایک اپنے ساتھ ستر ہزار فرشتے لیے حاضر ہوئے۔

نورانی شمعیں

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ جلد ۳ کے صفحہ ۱۲۷ پر تحریر فرمایا ہے کہ ہر فرشتہ

کے ہاتھ میں نورانی شمع تھی۔ ان کی چمک سے ہر طرف چمک ہی چمک اور روشنی ہی روشنی تھی۔ مگر جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے تو آپ کی ذات بابرکات کے نور کے پرتو سے تمام شمعوں کی روشنی اور نورانیت مغلوب ہوگئی اور آپ کا نور غالب آگیا۔ اس وقت اللہ نے جبریل امین سے فرمایا۔ اے جبریل میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پر ستر ہزار پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ ابھی ان پردوں میں سے صرف ایک پردہ اٹھایا ہے۔ میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خواب فرمایا ہے۔

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند وسورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگ رہے تھے

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے۔ سیاح لامکاں۔ شفیع مجرماں۔ رحمت عالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوتے ہیں اور زمین کی معراج شروع ہوتی ہے۔

مدینہ طیبہ

علامہ زرقانی شارح مواہب اللدنیہ علیہ الرحمۃ نے زرقانی شریف کی جلد ۶ کے صفحہ ۳۹ پر روایت نقل فرمائی ہے کہ

آپ کا ایک سرزمین سے گزر ہوا جس پر کھجور کے درخت کثیر تعداد میں ہیں۔ حضرت جبریل نے عرض کیا۔ حضور! یہاں اتر کر دو نفل ادا فرمائیں۔ آپ نے وہاں دو نفل ادا فرمائے۔ جبریل امین نے عرض کیا۔ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں آپ نے ہجرت فرمانی ہے اور مدینہ طیبہ ہے۔

کوہ طور

علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے مواہب اللدنیہ کی جلد ۲ صفحہ ۱۳ پر روایت نقل فرمائی ہے۔ پھر آپ کا گزر ایک سفید زمین پر ہوا۔ جبریل علیہ السلام عرض

گزار ہوئے کہ یہاں اتر کر دو نفل ادا فرمائیں۔ یہ طور سینا ہے۔ جہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے ہمکلامی کا شرف بخشا تھا۔

بیت اللحم

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تفسیر در منثور کے صفحہ ۱۲۷ جلد ۲ پر روایت نقل فرمائی ہے کہ: پھر آپ کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا۔ جس کا رنگ سفید اور چمکدار تھا۔ وہاں پر فرشتوں کی جماعت تھی۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ آپ یہاں اتر کر دو رکعت نفل ادا فرمائیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت شریف ہوئی تھی اور اس جگہ کا نام بیت اللحم ہے۔

حریص آدمی

علامہ طبری علیہ الرحمۃ نے تفسیر ابن جریر کے صفحہ ۵ا پر روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے راستہ میں ایک شخص دیکھا جو لکڑیوں کا ایک بڑے گٹھے کو اٹھانا چاہتا ہے۔ مگر وہ اسے اٹھا نہیں سکتا۔ تو اس میں دوسری اور لکڑیاں جمع کر دیتا ہے۔ پھر جب وہ اس گٹھہ کو اٹھا نہیں سکتا تو اس میں اور لکڑیاں جمع کر دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کیسا شخص ہے جو لکڑیوں کے گٹھہ کو اور وزنی بناتا ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ آپ کی امت سے ایسا شخص ہے کہ بہت سے لوگوں کے حقوق اس کے ذمہ ہیں۔ جب ان کے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ تو زیادہ حقوق اور ان کی امانتیں ایک قسم کا وزنی بوجھ ہے۔ جس کو انسان نہ اٹھا سکے۔ تو اس کے اندر زیادتی نہ کرے۔

بات پوری نہ کرنا

علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے مواہب اللدنیہ کے صفحہ ۵ا جلد ۲ پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ ایک چھوٹے پتھر پر گزر ہوا۔ جس میں سے ایک بڑا بیل پیدا ہوتا ہے اور وہ بیل اس پتھر کے اندر جانا چاہتا ہے۔ لیکن نہیں جا سکتا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ اس شخص کا حال ہے۔ بڑی بات منہ سے نکالے اور شرمندہ ہو جائے مگر اس

سے واپس کرنے پر قادر نہیں ہے۔

جہنم کی آرزو

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ میں روایت نقل فرمائی ہے۔ کہ آپ کا ایک وادی پر گزر ہوا۔ جہاں سے ایک وحشت ناک آواز سنی اور بدبو محسوس ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی۔ یہ جہنم کی آواز ہے اور وہ کہتی ہے کہ اے میرے رب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ عطا فرما۔ کیونکہ میری زنجیریں طوق شعلے گرم پانی پیپ اور عذاب کثرت سے ہو گئے ہیں۔

میری گہرائی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ میری گرمی سخت ہوگئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ تیرے لئے ہر شرک کرنے والا مرد اور ہر شرک کرنے والی عورت اور تکبر و عناد کرنے والے لوگ اور قیامت کا انکار کرنے والے تجویز کئے ہیں تو جہنم نے عرض کیا کہ میں راضی ہوگئی۔

جنت کی تمنا

عماد الدین ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر کے صفحہ ۱۸ جلد ۳ میں روایت نقل کی ہے۔ ایک وادی سے گزر ہوا۔ جہاں پاکیزہ اور ٹھنڈی ہوا چلی اور وہاں سے آواز دی۔ اے میرے رب اس وعدے کو پورا فرما جو مجھ سے کیا گیا ہے۔ جس میں سے کستوری کی خوشبو آئی تھی۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ جنت کی خوشبو ہے۔ اور اس کی آواز ہے کہ اس نے اللہ سے درخواست کی۔ اے میرے رب میرے بالاخانے استبرق حریر، سندس اور عبقری بہت ہو گئے۔ چاندی سونے کے گلاس برتن۔ کوزے زیادہ ہو گئے ہیں۔ موتی مونگے اور مرجان بکثرت ہو گئے ہیں۔ اب ان سے وہ وعدہ پورا کر جو مجھ سے کیا گیا ہے اور وہ لوگ بھیج جو ان کو استعمال کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے تیرے لئے جن لوگوں کو مقرر کیا ہے اور وہ ایسے لوگ ہیں جو مرد اور عورت ایمان و اسلام لائے۔ میرے ساتھ شرک نہ کرے اور میرے خوف دل میں رکھے۔ میں تجھ کو دوں گا اور جو کچھ مجھ سے

مانگے گا۔ میں اسے دوں گا۔ تو جنت نے کہا کہ میں راضی ہو گئی۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرنا

صحیح مسلم شریف سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ

میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک جو سرخ ٹیلے کے پاس ہے سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

دوستان عزیز! اس روایت کو دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی اکابر نے بھی اپنی کتب میں درج کیا ہے چنانچہ غیر مقلدین حضرات کے پیشوا اور مجتہد قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں ان کے ہی دوسرے مولوی شمس الحق عظیم آبادی شارح سنن ابوداؤد عون المعبود کی جلد اول صفحہ ۱۴۰۵ اشرف علی تھانوی دیوبندی نے نشر الطیب میں اور مولوی عابد میاں نے رحمۃ للعالمین اور دیگر علماء نے بھی درج کی ہے۔ غیر مقلدین حضرات کے مفسر مولوی احمد حسن دہلوی نے احسن التفاسیر کے صفحہ ۱۸۲ جلد پنجم میں درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔

صحیح مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ معراج کی رات بیت المقدس کے راستہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

غیر مقلدین حضرات کے سردار مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے الشمامۃ العنبریہ کے صفحہ ۴۱ پر لکھا کہ سارے انبیاء آپ کیلئے زندہ کر دیئے گئے۔ ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

عالی حضرات! ان سب روایات سے جو کہ اکابر محدثین اور مفسرین کے علاوہ منکرین کے اکابر علماء نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں سے اظہر من الشمس ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبور میں نمازیں ادا فرماتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا تذکرہ صحیح معنی میں وہی علماء بیان کر سکتے ہیں۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات اور زندگی کے قائل ہیں۔

حدیث شریف جو کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مشاہدہ بیان فرمایا ہے کہ کس انداز سے بیان کریں گے۔ میرے اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس لئے فرمایا ہے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اس حدیث شریف سے یہ بھی واضح ہوا کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے باہر کھڑے ہو کر قبر کے اندر کے حالات بھی جانتے ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر کے اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ کھڑے ہو کر کے لفظ سے واضح ہے کہ اندر کی کیفیت کو بھی جانتے ہیں۔ قبر کا اندر جو ہے۔ وہ غیب ہے۔ لہذا ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نبی غیب دان ہیں۔

جن لوگوں کا یہ عقیدہ اور نظریہ ہے کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔

ان سے سوال ہے کہ قبر زیادہ گہری ہوتی ہے۔ یا کہ دیوار کی موٹائی۔ یقیناً قبر کی گہرائی دیوار کی موٹائی سے بہت زیادہ ہے۔ تو جس آقا علیہ السلام سے قبر کی گہرائی کے اندر کی کیفیت پوشیدہ نہیں۔ ان سے دیوار کے پیچھے والی چیز کیسے غیب رہ سکتی ہے۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو کہ تجھ پہ عیاں نہیں

دوستان عزیز: مسجد حرام شریف سے لے کر مسجد اقصیٰ تک کہ چند واقعات آج کے خطبہ میں بیان کئے ہیں۔ یہ زمین کی معراج ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 23

شب اسریٰ کے دولہا ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایتنا انہ ھو السمیع البصیر

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

یہ رجب المرجب شریف کا مہینہ ہے اس ماہ کی ۲۷ شب کو سرور عالم نور مجسم شفیع معظم سرور اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لامکاں پر تشریف لے گئے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر دو مقامات پر فرمایا ہے۔

ایک پندرھویں پارہ کی ابتداء میں سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

دوسرا ذکر سورۃ "والنجم" میں ہے۔ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر کمان کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

کتب احادیث شریفہ میں اس کو معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔

اس موقعہ پر بعض حضرات کئی شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ رب العالمین نے ان شکوک شبہات کا ازالہ پہلے ہی سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا میں فرما دیا ہے۔

اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا"۔

اللہ تعالیٰ نے اس معراج کے تذکرے کو اپنی صفت سبحان سے بیان فرمایا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے پر اعتراض کرنے سے پہلے میری قدرت و عظمت اور طاقت کا خیال کر لینا کیونکہ لیجانے والا خدا ہے اور جانے والا مصطفیٰ ہے۔

اس سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

اقدس پر اعتراز کو قطعاً گوارنہیں فرمایا۔ تب ہی تو پہلے ہی اس کا ازالہ فرمادیا ہے۔

اسریٰ:

اللہ تعالیٰ نے اس معراج کو اسریٰ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ اس کے بیان کرنے میں بھی حکمت ہے۔ کیونکہ کئی حضرات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کے قائل ہیں۔ مگر وہ حالت بیداری میں جانے کے قائل نہیں بلکہ خواب میں جانے کے قائل ہیں۔

اللہ رب العالمین نے اسریٰ فرما کر یہ واضح کر دیا ہے کہ سیر جو ہوئی ہے وہ حالت نوم میں نہیں بلکہ جاگتے ہوئے ہوئی ہے۔ سیر میں نے کرائی ہے تو سوتے میں نہیں بلکہ جاگتے اور حالت بیداری میں تھی۔

آج کوئی شخص کسی دوسرے شہر یا ملک کی سیر کے لئے جائے تو وہ سیر خواب میں تو نہ کرے گا۔ جب عام آدمی یا بادشاہ کی سیر خواب میں اس کے شایان شان نہیں تو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو اللہ کے محبوب اور ملک کونین کے شہنشاہ ہیں کے لئے کب زیبا ہوگی۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسریٰ کے لفظ کس کس حسین انداز میں بیان فرمایا ہے۔

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

لقب صدیق

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لقب صدیق پر بھی محدثین نے اس واقعہ معراج کی تصدیق کو دلیل قرار دیا ہے۔

علامہ ابن حجر کی علیہ الرحمۃ نے الصواعق المحرقہ کے ص ۰۵ مطبوعہ بیروت پر حاکم کی روایت درج فرمائی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

ہے کہ مشرکین مکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا آپ کے ساتھی کہتے ہیں کہ وہ رات کو بیت المقدس کی سیر کر کے آئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

صدق انی لاصدقه بابعد من ذلك بخبر السماء غدوة وروحة انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ میں اس سے بھی بعید باتوں کی جو صبح وشام آپ کو آسمان سے ملتی ہیں۔ ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ ولذالك سمی الصدیق اسی لئے آپکا نام صدیق رکھا گیا۔ کسی شاعر نے خوب فرمایا ہے۔

صدیق کیوں نہ دیتے شہادت رسول کی
روشن تھی ان کے دل پہ صداقت رسول کی

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کا تذکرہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذی طوی کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

چنانچہ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے صواعق محرقہ کے ص ۱۰۵ مطبوعہ بیروت۔ علامہ محب طبری علیہ الرحمۃ نے الریاض النضرہ میں اس طرح فرمایا ہے۔

ذی طوی کے مقام پر ذکر صدیق

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابووہب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج ذی طوی کے مقام پر پہنچے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا جبریل ان قومی لا یصدقونی اے جبریل میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی۔ تو جبریل امین نے عرض کی۔ يُصَدِّقُكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ الصِّدِّيْقُ ابوبکر صدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔

اصدق الصادقین

اگر معراج خواب میں ہوتی تو مشرکین مکہ کو شور مچانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

کفار کا شور مچانا اس حقیقت کی دلیل ہے کہ آپ نے جاگتے ہوئے سیر کرنے کا

ذکر فرمایا تھا۔

بعبدہ

اللہ تعالیٰ نے آیہ شریفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے صفت عبد کے ساتھ اس سیر کا ذکر فرمایا ہے۔ جبکہ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات قرآن پاک میں ان الفاظ سے بھی بیان فرمائی ہیں۔ ذرا سماعت فرمایئے:۔

پ ۶ رکوع ۷ میں فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور وہ روشن کتاب"۔ اس آیت میں نور فرمایا۔

پ ۶ رکوع ۳ میں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا

اے لوگو بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

اس آیہ میں برہان فرمایا۔

پ ۱۷ ساتویں رکوع میں فرمایا:۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اکیسویں پارے ۱۷ ویں رکوع میں فرمایا۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

یہ مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

اولیٰ بالمومنین فرمایا۔

بائیسویں پارہ دوسرے رکوع میں فرمایا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان اس آیہ میں رسول، حریص، عزیز، رؤف الرحیم صفات بیان فرمائی ہیں۔

اٹھارہویں پارہ کے سولہویں رکوع میں فرمایا۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہو۔

اس میں نذیر صفت بیان فرمائی ہے۔

بائیسویں پارہ کے تیسرے رکوع میں ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

اس آیہ شریفہ میں آپ کو رسول، شاہد، مبشر، نذیر، داعی، اور سراج منیر صفات بیان فرمائی ہیں۔

اسی طرح اگر آیات پڑھتا جاؤں تو کافی وقت لگے گا۔ میں بیان یہ کرنا چاہتا ہوں کہ واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد کی صفت بیان فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جو یہ سیر ہے۔ یہ حالت بیداری میں ہوئی ہے۔ کیونکہ عبد روح مع الجسم کو کہتے

ہیں۔ عبد کی صفت سے تذکرہ فرمانے کا مقصد خواب میں سیر کرنے کے احتمالات اور شبہات دور کرنا ہے۔ مگر تب بھی لوگوں نے شکوک وشبہات پیدا کر دیئے۔ بعض ناعاقبت اندیش جہالت کے پتلے اور علم سے کورے بے عبدہ پڑھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت کرتے ہیں اور نورانیت کا انکار کرتے ہیں۔ جبکہ قرآن پاک میں عبد کا لفظ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے لئے بھی فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اس آیہ شریفہ میں اللہ نے ملائکہ کو عباد الرحمٰن فرمایا ہے۔ عباد جمع عبد کی ہے "رحمٰن کے بندے" فرمایا ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ نے ملائکہ کو عباد مکرمون فرمایا ہے۔ آیہ یہ ہے۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ

اور وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے الفرقان بین اولیاء الرحمٰن والشیطٰن میں لکھا ہے کہ یہ عباد سے مراد ملائکہ ہیں۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کو چاہیے کہ وہ ملائکہ کی نورانیت کا انکار کریں۔ کتابیں اور رسالے لکھیں کہ ملائکہ نور نہیں بشر ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ان کو عباد الرحمٰن اور عباد مکرمون فرمایا ہے۔

مگر ان کی آواز اٹھتی ہے اور قلم حرکت میں آتا ہے۔ تو صرف اور صرف پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق۔

ان کی ایسی حرکات کے پیش نظر ہی ان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ ان کو پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

ہاں تو میں عبد کی بات کر رہا تھا۔ عبد کا لفظ اللہ نے ملائکہ کے لئے بھی فرمایا ہے۔

جبکہ وہ نوری ہیں۔ جیسا کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں عبد کا لفظ انسانوں اور جنوں کے لئے بھی بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

اس میں جنوں اور انسانوں کو بھی عبد فرمایا گیا ہے

عبد کا لفظی معنی عبادت کرنے والا ہے۔ جو بھی اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ عبد ہے۔ عبادت ملائکہ، جنات اور انسان بھی کرتے ہیں۔ عبد کا معنی بندہ فارسی میں ہے۔ جس کا معنی عبادت کرنے والا بندگی کرنے والا ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

زندگی　آمد　برائے　بندگی
زندگی　بے　بندگی　شرمندگی

اہلسنت و جماعت

سرور کائنات رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بے مثل بشر ہیں اور نور بھی ہیں۔ لباس بشریت میں تشریف لائے۔

بعض حضرات اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر یہ سراسر ان کی جہالت ہے۔ قرآن پاک کے سولہویں پارہ میں حضرت مریم علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ جس میں جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تشریف لائے۔ خداوند کریم سولہویں پارہ کے پانچویں رکوع میں فرماتا ہے:۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔ تمام اہل علم جانتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بشر بن کر آئے۔ لباس بشری میں تشریف لائے۔ قرآن پاک میں بھی بشرا سویا آیا ہے۔ مگر کسی دیوبندی وہابی مولوی نے اعتراض نہ کیا اور جبریل کی نورانیت کا انکار نہ کیا جب جبریل نور ہو کر لباس بشری میں آئے تو جبریل کی نورانیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس

طرح سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا بھی انکار کرنا سراسر جہالت اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد کا واضح ثبوت ہے۔ دیوبندی حضرات کے قاسم العلوم مولوی قاسم نانوتوی صاحب جو کہ مدرسہ دیوبند کے بانی ہیں۔ وہ اپنے قصائد قاسمی میں کہتے ہیں۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جان سکا تجھے کوئی جز ستار

مولوی قاسم نانوتوی صاحب کہیں تو کوئی فتویٰ نہیں اہلسنت وجماعت کہیں کہ لباس بشری میں تشریف لائے تو استہزاء اور فتویٰ بازی۔

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق دیوبندی حضرات کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی تذکرۃ الرشید میں لکھتے ہیں کہ

خدا ایک برگزیدہ بندہ دیکھا
انسان کی شکل میں فرشتہ دیکھا

یہ سب کچھ درست ہے مگر جس آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کے متعلق عقیدہ رکھنے والے کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ ان حضرات سے تو شاعر مشرق بڑھ گئے اور کیا خوب فرما گئے ہیں:۔

عبد دیگر عبدہ چیزے دگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

فرماتے ہیں اللہ رب العلمین نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدہ فرما کر ساری کائنات سے ممتاز قرار دیا ہے۔ ان کو دوسرے بندوں کی طرح نہ سمجھنا۔

عبد وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے اور عبدہ وہ ہے جس کا اللہ انتظار کرتا ہے شب معراج کو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر رہا۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ رحمۃ نے بڑے پیارے انداز سے فرمایا ہے۔

تبارک اللہ ہے شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

عالی حضرات! جن حضرات کی نظریں بعبدہ پر پڑتی ہیں۔ ان کی نظریں اسریٰ پر کیوں نہیں پڑتی۔ جبکہ اسریٰ پہلے ہے اور بعبدہ بعد میں۔

سیر کرانے والا اللہ اور سیر کرنے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر ملک کے وزیر اعظم کسی کو سیر کی دعوت دے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کا بڑا احترام ہے اور بڑی شان ہے۔ وزیر اعظم نے ان کو سیر کے لئے بلایا ہے۔

جس پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احکم الحاکمین نے عرش معلیٰ پر سیر کے لئے بلایا ہے۔ تو اس کی عظمت و رفعت کا کیا کہنا۔ اعلیٰ حضرت نے خوب فرمایا ہے۔

زہے عزت و اعتلائے محمد
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

کوئی وزیر اعظم یا ملک کا صدر کسی ملک کی سیر کیلئے جائے تو اس کی سیر کا تذکرہ سیاح کرتے ہیں۔ نامہ نگار کرتے ہیں۔ اخباری تبصرے کرتے ہیں۔ مگر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کا تذکرہ خود رب تعالیٰ فرمارہا ہے اور جس کتاب میں کر رہا ہے اس کو قرآن مجید کہتے ہیں۔ فرمایا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ٭

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 24

معراج النبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدَ الشّٰکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مَنْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَ اَوْلِیَائِہِ الْکَامِلِیْنَ وَ التَّابِعِیْنَ لَہُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ٥

”پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔“ (پ ۱۵)

حاضرین حضرات! یہ رجب المرجب شریف کا مبارک مہینہ ہے۔ اس ماہ کی ۲۷ تاریخ کو رب کریم نے اپنے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی۔ رجب المرجب کی ۲۷ تاریخ تھی اور قریباً آدھی رات کا وقت تھا۔ اب قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیں تو اللہ کریم نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا تذکرہ قرآن پاک کے دو پاروں میں فرمایا ہے۔ پندرھویں اور ستائیسویں میں پندرھویں میں ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝ پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے"۔

ستائیسویں پارے سورۃ النجم کے پہلے رکوع میں ہے۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى۝ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا۔ پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا۔ بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا"۔

ان دونوں پاروں سے معراج شریف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جب دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ پڑھیں تو ستائیسویں رات کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اور جب سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا پڑھیں تو معراج کے وقت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جب حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج پر گئے تو قریباً آدھی رات گزر چکی تھی اور آدھی رات باقی تھی۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا پندرھویں پارے میں ہے یعنی قریباً آدھا قرآن گزر چکا ہے اور آدھا قرآن باقی ہے۔

شان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

دوستو! ایک ملک کا بادشاہ دوسرے ملک کے بادشاہ کو سیر کی دعوت دیتا ہے۔ مگر یہاں

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے والا احکم الحاکمین ہے۔ کائنات کا مالک ہے۔ جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت آشکارا ہے۔ کہ خدا خود بلا رہا ہے۔

شاعر کہتا ہے۔

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام خود کوہ طور پہ جا کر عرض کرتے ہیں۔ قرآن پاک کے نویں پارے کے ساتویں رکوع میں ہے۔

رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ "اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا۔ تا کہ میں تجھے دیکھوں"۔ تو رب کریم جل جلالہ نے فرمایا لَن تَرَانِي تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

نکتہ

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جنہوں نے ستر مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں زیارت فرمائی ہے۔ حتی کہ دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے فیض الباری شرح صحیح البخاری میں بھی علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں کئی دفعہ زیارت فرمانے کی تصدیق کی ہے وہ اپنی کتاب انیس الجلیس ص ۱۰۵ پر روایت نقل فرماتے ہیں کہ

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ تو اللہ تعالی نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام مجھے ایک مسئلہ بتاؤ کہ کیا یتیم کا حق مارنا جائز ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یتیم کا حق مارنا جائز نہیں ہے۔ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ظاہری حیات طیبہ میں حالت بیداری میں میری زیارت کرنا یہ صرف یتیم یعنی دریتیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی حق ہے۔

عالی حضرات! حضرت موسیٰ علیہ السلام خود طور پہ جا کر عرض کرتے ہیں مگر سرور عالمیان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچا زاد ہمشیرہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر آرام فرما رہے ہیں تو رب کریم نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ میرے حبیب

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلے میرا سلام پیش کرو۔ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ آپ کا رب آپ کو سلام پیش کرتا ہے۔ پھر عرض کرنا اِنَّ رَبَّكَ لَمُشْتَاقٌ اِلَيْكَ آپ کا رب آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔

پھر سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تبارک اللہ ہے شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

براق

جب کسی ملک کا بادشاہ سیر کیلئے آتا ہے۔ تو اس کی سواری کا انتظام دعوت دینے والا کرتا ہے تو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سواری کا انتظام بھی رب کریم نے فرمایا ہے۔ کیونکہ دعوت دینے والا رب کریم ہے۔ جیسا کہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا سے واضح ہے۔ اس سواری کا نام کتب احادیث تفاسیر اور سیرت میں براق آیا ہے۔ اس براق کی عظمت کے متعلق تفسیر روح البیان کے ص ۸۰ مطبوعہ بیروت میں لکھا ہے لَمْ يَرْكَبِ الْبُرَاقَ أَحَدٌ قَبْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے براق پر کوئی سوار نہیں ہوا۔

دوستو! جب سوار بے مثل ہے تو سواری کیوں نہ بے مثال ہوگی۔ سواری بھی رب کریم نے منتخب فرمائی ہو۔

براق کی تیاری

اس براق کی رفتار امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۸ تفسیر در منثور ص ۱۴۰ ج ۴ تفسیر خازن ص ۱۳۱ ج ۳ تفسیر ابن جریر ص ۳ ج ۱۵ تفسیر روح البیان ص ۴۳۹ ج ۳ ص ۱۰۷ ج ۵ ج ۳ زرقانی شریف ص ۱۵۱ ج ۵ خصائص کبریٰ ص ۳۲۸ ج ۱ شفا شریف ص ۶۸ ج ۱ حتی کہ دیوبندی

حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب نشر الطیب مطبوعہ دیوبند کے ص ۴۷ میں ہے کہ

یَضَعُ خُطُوَہٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ

وہ اپنی نظر کی انتہا پر قدم رکھتا تھا۔

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

براق کو براق اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ برق سے مشتق ہے۔ برق بجلی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ تیز رفتار تھا۔ اس لئے کسی نے کہا ہے۔

تھا براق بھی پاکر نور نظر

ہو گیا وہ گیا وہ نہاں ہو گیا

براق بھیجنے میں حکمت

دوستو! جہاں براق کی نظر پڑتی تھی وہاں براق کا قدم پڑتا تھا۔ شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۴۸ ج ۱ میں شب معراج براق بھیجنے کی وجہ تحریر فرمائی تھی کہ شب اسریٰ میں حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں براق بھیجا گیا جبکہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ براق کے بغیر بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا سکتا تھا مگر اس میں یہ حکمت تھی کہ جب محب محبوب کو بلایا کرتا ہے تو اس کیلئے سواری بھیجتا ہے۔ اس میں محبوب کی تعظیم ہوتی ہے۔ سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بھی رب العالمین کے محبوب ہیں۔ آپ کی تعظیم کی خاطر سواری بھیجی گئی۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی کے ص ۱۰ ج ۵ پر یہی تحریر فرمایا ہے۔

لَعَلَّ الْحِکْمَۃَ فِی الرُّکُوْبِ اِظْہَارُ الْکَرَامَۃِ

رسیدہ جبریل از بیت معمور

براق برق سیر آوردہ از نور

براق کا حلیہ

مشکوٰۃ شریف کے ص ۵۲۶ تفسیر درمنثور ص ۱۴۰ ج ۴ تفسیر ابن جریر ص ۳ ج ۱۵ زرقانی شریف ص ۱۵ ج ۵ خصائص کبریٰ ص ۱۷۸ ج ۱ تفسیر روح المعانی ص ۵ ج ۱۵ تفسیر خازن ص ۱۲۲ ج ۳ شفا شریف ص ۶۸ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براق کا حلیہ بیان کیا گیا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اُتِیْتُ بِدَابَّۃٍ دُوْنَ الْبَغَلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَہُ الْبُرَاقُ میرے سامنے ایک جانور جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا سفید رنگ کا پیش کیا۔ جس کو براق کہا جاتا ہے۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں نے ایک سواری گدھے سے بڑی خچر سے چھوٹی کھڑی دیکھی۔ جس کا چہرہ آدمی کا سا تھا۔ کان ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ پاؤں گھوڑے کے پاؤں جیسے گردن شیر کی گردن جیسی سینہ خچر دم اونٹ کی دم جیسی ٹانگیں گائے جیسی اور سم گائے کے سموں کی طرح تھے۔ اس کی ران پر دو پر تھے۔ جن کی وجہ سے اس کی پنڈلیاں ڈھکی ہوئی تھیں۔ جب وہ ان پروں کو کھولتا تو مشرق و مغرب کو ڈھانپ لیتا۔ جب اکٹھے کرتا تو اس کے پہلو میں برابر آ جاتے۔

سینہ سرخ یاقوت کی مانند چمک رہا تھا۔ اس کی پشت بجلی کی طرح چمکتی تھی ٹانگیں سبز زمرد دم مرجان سر اور اس کی گردن سرخ یاقوت سے پیدا کی گئی۔ بہشتی زین اس پر کسی ہوئی تھی۔ جس کے ساتھ سرخ یاقوت کے دو رکاب آویزاں تھے۔ اس کی پیشانی پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 25

حکمت والی رات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الرَّحْمَانِ عَظِيْمِ الْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ جَلِيْلِ الْقَدْرِ وَالْبُرْهَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعَلَّى الشَّانِ حَامِلِ الْقُرْاٰنِ حَاجِزِ الْاِنْسَانِ مَاحِي الطُّغْيَانِ حِزْبُهٗ حِزْبُ اللّٰهِ دِيْنُهٗ دِيْنُ اللّٰهِ كَلِمَتُهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ كَلَامُهٗ كَلَامُ اللّٰهِ سَلَامُهٗ سَلَامُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعْهُ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ هُوَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَ اُمَّتُهٗ اُمَّةٌ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ كِتَابُهٗ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُوَ رَسُوْلٌ اِلَى النَّاسِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ـ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ (پ۲۵)
اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام

عالی حضرات! یہ مبارک مہینہ جو گزر رہا ہے۔ یہ شعبان المعظم ہے۔ اس مہینہ مبارکہ کے متعلق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نسائی شریف میں امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اور علامہ منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ص ۱۱۶ مطبوعہ بیروت میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم مہینہ کے متعلق فرمایا۔ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور وہ مہینہ ہے کہ جس میں اعمال اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کی نسبت اس مہینہ مبارکہ میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ جو بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ عَمَلِىْ وَاَنَا صَائِمٌ اور مجھے یہ بہت پسند ہے کہ جب میرے عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں اور میں روزہ دار ہوں۔

سامعین کرام! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اور آپ کی یہ خواہش صرف اور صرف تعلیم امت کیلئے ہے۔ کہ اگر میری یہ خواہش ہے جبکہ میں امام الانبیاء اور شفیع محشر ہوں تو میری امت کی بھی یہ خواہش ہونی چاہیے۔

حضرت علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ تفسیر روح البیان کی دوسری جلد کے ص ۹۷ مطبوعہ بیروت میں تحریر فرماتے ہیں کہ

طالب حق تعالیٰ کیلئے ضروری ہے۔ ان يحفظ الادب حتى يرتقى بذلك الى اعلا الرتب الا ترى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كان يستغفر كل يوم سبعين مرة مع ان ذنبه كان مغفورا وبكمال ادبه وصل الى ما وصل حتى صار اتباعه سببا لمحبة الله تعالىٰ كما قال الله تعالىٰ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ومع ذلك كان خوفه وجلاله فى غاية الكمال وهكذا ينبغى لمن اقتدى به

کرے وادب کو ملحوظ رکھے تاکہ عظیم مراتب حاصل کرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے بڑے مراتب حاصل ہونے کے باوجود روزانہ ستر مرتبہ استغفار فرماتے ہیں حالانکہ آپ مغفور اور معصوم تھے۔ اس کمال ادب کی وجہ سے آپ کو وہ شان ملی کہ آپ کی اتباع سے اللہ تعالیٰ کی شان محبوبی عطا ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ محبوب بنا لے گا۔ اس شان وعظمت کے باوجود آپ کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور جلالت انتہا تک تھی۔ لہٰذا اس پر ادب ضروری ہے۔ جو ان کی اقتداء اور اتباع میں رہنا چاہتا ہے۔

سامعین کرام! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عبادات اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کا خوف وجلالت سے آپ کے درجات بلند ہوتے تھے۔ بعض لوگ ان روایات کو بیان کر کے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل ان کے قلوب واذہان امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت سے خالی ہوتے ہیں۔ آپ نے علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا بیان سماعت فرمایا۔ جس سے پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عمل سے ان کی عظمت ورفعت عیاں ہوئی ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

مگر ہم ہیں کہ یہ مبارک مہینہ یوں ہی گزار دیتے ہیں۔ ان ایام کی فضیلت سے بے بہرہ ہیں۔ ہمارے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ ساری دنیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب اور حبیب خدا کہتی ہے۔ مشکوٰۃ شریف جامع ترمذی شریف دیگر کتب احادیث اور سیرت کی کتابوں میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ موجود ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کی

امت کو اپنی بخشش اور مغفرت کے سامان مہیا کروں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت کو بخشش کے سامان مہیا کرنے کیلئے ایسے مہینے دن اور راتیں عطا فرمادیں جو پہلے کسی نبی کی امت کو مہیا نہ فرمائیں۔ اب بھی ہم اپنی بخشش اور مغفرت کا سامان پیدا نہ کریں تو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

جامع ترمذی اور الترغیب والترہیب ص ۱۱۶ مطبوعہ بیروت پر رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ ماہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا شَعْبَانُ شعبان کے روزے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ شعبان کے مہینے میں بھی نفلی روزے رکھیں اور اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان مہیا کریں۔

ام المومنین سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ دارین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَكْتُبُ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ بیشک اللہ تعالیٰ ماہ شعبان میں سال بھر میں جس نفس نے مرنا ہوتا ہے وہ لکھتا ہے۔ فَاُحِبُّ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ اَجَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرا اجل آئے تو میں روزہ دار ہوں۔

یہ حدیث مسند ابو یعلیٰ میں اور الترغیب والترہیب کے ص ۱۱۷ ج ۲ مطبوعہ بیروت میں موجود ہے۔

معزز سامعین! یہ سب تعلیم امت کیلئے ہے لیکن ہم ان مقدس ایام اور راتوں کو غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ کسی پنجابی شاعر نے مسلمان کو اپنی زندگی گزارنے کا انداز کتنے اچھے انداز سے بیان کیا ہے۔ شاعر فرماتا ہے۔

اللہ اللہ تال دم دے کر دی رہو ویلی نہ ہو
خالی بھانڈا بھر دیلے توں بھر دی رہو ویلی نہ ہو

اس ماہ مبارک میں ایک رات بھی بڑی برکت والی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت اور بخشش فرماتا ہے۔

طبرانی شریف مجمع ابن حبان اور الترغیب والترہیب ص ۱۱۸ ج ۲ مطبوعہ بیروت میں روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ يَطَّلِعُ اللّٰهُ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف نصف شعبان کی رات کو توجہ فرماتا ہے تاکہ وہ اپنی تمام مخلوق کو بخش دے مگر مشرک اور جادوگر کی طرف توجہ کرم نہیں فرماتا۔

سامعین کرام! نصف شعبان سے مراد ۱۵ شعبان کی رات ہے۔ خداوند کریم اپنی مخلوق کو اپنے التفات کریمانہ سے نوازتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس رات کی قدر کریں۔ لہو ولعب ٹی وی، وی سی آر اور خواب غفلت کی نذر نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور یہ رات قرآن پاک کی تلاوت نوافل کی ادائیگی درود وسلام کی کثرت کے ساتھ گزاریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس رات رحمت بے پایاں سے اپنی جھولیوں کو بھر لیں۔

عادت ڈالئے! تفسیر روح البیان کے ص ۶۱ ج ۳ پر علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا فرمان نقل فرمایا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی مخلوق خدا سے خیر خواہی نفس کی مخالفت اور شیطان سے عداوت و دشمنی کی عادت ڈالئے۔

وہابیوں کے امام مولوی ابراہیم میر اور استغفار کی برکت!

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے کی بڑی برکات ہیں۔ چنانچہ طبرانی شریف اور حصن حصین ص ۵۴ کے حوالہ سے غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں کہ امام مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جو کہ اس وقت کے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر حافظ ساجد

میر کے دادا جان بھی ہیں۔ اپنی کتاب سراج منیرا کے ص ۱۴۷ پر روایت نقل کرتے ہیں۔ اس روایت سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت اور وہابیوں کے عقائد کی بیخ کنی بھی ہوتی ہے۔ وہ روایت سنیے۔ مولوی ابراہیم میر صاحب لکھتے ہیں کہ

امام طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے ہر روز پچیس یا ستائیس دفعہ بخشش مانگتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جن کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور اہل زمین کو ان کی برکت سے رزق ملتا ہے۔

سامعین کرام! اس حدیث پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اہل سنت و جماعت کی کوئی بھی تقریب جس میں ختم شریف کا لفظ آتا ہو۔ تیجہ دسواں چالیسواں سالانہ عرس وغیرہم۔ یہ سب تقریبات میں اہل سنت و جماعت مومنین و مومنات کیلئے بخشش اور مغفرت کی ہی دعا کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بخشش اور مغفرت کی دعا مانگنا اللہ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہیں۔ اور اس سے روکنا اور منع کرنا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہے۔ اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اس اچھے فعل سے روکنے والے کون ہیں اور اس کو اپنانے والے کون ہیں۔

نیز پچیس اور ستائیس مرتبہ بخشش کی دعا کرنے والا مستجاب الدعوات میں سے ہو جاتا ہے۔ جب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے وظیفہ پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یہ مقام عطا فرما دیتا ہے کہ تو جو دعا مجھ سے مانگے گا میں قبول کروں گا تو خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا کیا عالم ہوگا۔ وہابی دیوبندی جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کی بھی نہیں سنتا۔ کتنی بڑی گمراہی اور جسارت ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی تہذیب اور نظریات سے محفوظ رکھے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے اور امام اہلسنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دوستان عزیز! مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی جس کو غیر مقلدین امام العصر کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے جو میں نے بیان کی ہے اور اس کے آخر کے الفاظ جو ہیں ان پر بھی غور فرمائیں۔ الفاظ یہ ہیں کہ وہ بخشش کی دعا مانگنے والے کا یہ مقام ہو جاتا ہے کہ

بزرگوں کی برکت سے رزق ملنا

"اہل زمین کو ان کی برکت سے رزق ملتا ہے"۔

یہ الفاظ مولوی ابراہیم صاحب میر کے اپنے نہیں بلکہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اب دیوبندیوں اور وہابیوں کا یہ عقیدہ کہ انبیاء اور اولیاء سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا۔ اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء نفع رساں ہیں یہ شرک ہے۔

خود اس پر غور فرمائیں کہ صریحاً امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی مخالفت کر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تعلیم مصطفوی کو شرک قرار دے رہے ہیں۔

اہل زمین کو ان کی برکت سے رزق ملتا ہے۔

یہ اہل سنت وجماعت کا ہی عقیدہ ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے سچ فرمایا۔

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتے وہ ہے دلاتے یہ ہیں

اِنَّ اَعْطَیْنٰکَ کَوْثَرَ

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

حافظ ساجد میر اور ان کے ہم خیال لوگوں سے استفسار

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر اور ان کے ہم عقیدہ وہابیوں سے ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ مولوی ابراہیم صاحب میر کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا وہ بھی دنیا سے مشرک گئے ہیں۔

Scanned by CamScanner

حکیم صادق سیالکوٹی اور مولوی ابراہیم میر

حکیم صادق سیالکوٹی کی شخصیت بھی غیر مقلدین وہابیوں میں نامور شخصیت ہے اور یہ مولوی ابراہیم میر صاحب کے شاگرد بھی تھے۔ لیکن شاگرد کا استاد سے اختلاف ہوگیا۔ یہاں تک کہ حکیم صادق صاحب سیالکوٹی اپنے استاد مولوی ابراہیم صاحب میر کو مسلمان تسلیم کرنے کیلئے تیار نہ تھے۔

حکیم صادق صاحب سیالکوٹی کی زندگی میں ایک وہابی سے گفتگو ہوئی۔ اس کو کہا کہ جاؤ حکیم صادق صاحب سیالکوٹی سے لکھا کر لا دو کہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی دنیا سے مسلمان گئے تھے۔

لیکن وہ شخص حکیم صاحب سے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا دنیا سے مسلمان جانے کی تحریر نہ لکھا سکا۔

ہاں تو میں یہ بیان کر رہا تھا کہ بخشش اور مغفرت طلب کرنا اور مسلمانوں کیلئے دعا کرنا یہ عمل اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا ہے۔

خداوند کریم کی شان کریمی

مشکوٰۃ شریف کے ص ۲۰۶ اور حصن حصین کے ص ۲۰۵ پر روایت ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ تیری عزت وجلال کی قسم ہے کہ جب تک بنی آدم میں ارواح باقی رہیں گی میں ان کو گمراہی میں ڈالتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ مجھے بھی اپنے عزت اور جلال کی قسم ہے کہ جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انکو بخشتا رہوں گا۔

میاں محمد صاحب علیہ الرحمۃ نے رب کریم کی شان کے پیش نظر ہی کہا ہے۔

بے میں ویکھاں اپنے عملاں ولوں تے کج نہیں میرے پلے

بے میں ویکھاں تیری رحمت ولوں بلے بلے بلے

غیب کی خبر

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹ نے سراجا منیرا کے ص ۷۵،۷۴ پر یہ روایت نقل کی ہے کہ

مستدرک حاکم میں حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ ہائے گناہ ہائے گناہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہہ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ یا اللہ تیری بخشش زیادہ کشادہ ہے میرے گناہوں سے اور تیری رحمت میرے نزدیک بہت لائق امید ہے میرے عمل کی نسبت۔

اس شخص نے یہ کلمات کہے تو حضور صلعم(1) نے فرمایا پھر دوبارہ کہہ اس نے پھر یہ کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا پھر کہہ اس نے پھر تیسری بار کہے۔ تو آپ نے فرمایا اٹھ خداوند تعالیٰ نے تجھے بخشش دے دی ہے۔ (حصن حصین ص ۱۵۲)

معزز سامعین اس حدیث شریف پر بار بار غور فرمائیں اور آخری جملہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی اس پر توجہ فرمائیں۔ اور اس ارشاد نبوی پر اس کا ہی ایمان کامل ہوگا۔ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر یقین رکھتا ہوگا۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان۔

"اٹھ خدا تعالیٰ نے تجھے بخشش دے دی"

یہ غیب کی خبر ہے۔

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کا یہ کہنا کہ نبی پاک کو غیب کی کیا خبر صریحا قرآن وحدیث کی مخالفت ہے۔

ان مبارک راتوں میں مسلمانوں کو چاہیے کہ عبادت وریاضت کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد اور نظریات کی بھی اصلاح فرمائیں۔

جب تک عقیدہ درست نہ ہوگا۔ بخشش ومغفرت ہرگز نہ ہوگی۔ بخشش تو مسلمان گنہگاروں کی ہوگی۔ ایمان بنیاد ہے اور اعمال عبادت ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں بد عقیدگی سے محفوظ رکھے۔ اور کل قیامت کے دن سرکار کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(1) صلعم کی رٹ لگانے والے خود بدعتی ہیں۔ صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 26

شب برات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ اَكْمَلُ السَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مَنْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَوْلِيَآئِهِ الْكَامِلِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ـ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ○

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام (پارہ ۲۵ رکوع ۱۳)

عالی حضرات! یہ مہینہ مبارک شعبان شریف کا ہے۔ اس مہینہ کے متعلق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک' امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے جامع صغیر اور علامہ محمد بن یوسف الجیلش الغربی علیہ الرحمۃ نے جامع الشمل صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ اور مسند الفردوس میں درج فرمایا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ ماہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور شَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِیْ شعبان کا مہینہ میرا مہینہ ہے شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان گناہوں کا کفارہ ہے۔

چیز کی نسبت

دوستو! نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔ یہ سب کو علم ہے کہ سارے مہینے اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شَعْبَانُ شَهْرِیْ شعبان میرا مہینہ ہے۔ پتہ چلا کہ کسی چیز کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اولیاء کاملین کی طرف کی جائے تو وہ ناجائز اور حرام نہیں ہو جاتی۔

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ماثبت من السنۃ عربی کے صفحہ ۱۴۱ پر فرمایا ہے۔ کہ حدیث شریف میں ہے۔

اِنما سمی شعبان لانہ یتشعب فیہ خیر کثیر للصائم فیہ حتیٰ یدخل الجنۃ شعبان۔

ترجمہ: شعبان اس لئے نام رکھا گیا ہے۔ کہ روزہ دار کے لئے اس میں خیر کثیر متفرع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔ جو آیات طیبات میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہیں ان میں اس کا ذکر ہے چنانچہ وہ آیات طیبات پھر تلاوت کرتا ہوں اور ساتھ ہی تشریح بھی عرض کرتا ہوں۔ سنئے یہ سورۃ الدخان کی ابتدائی آیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۙ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

اللہ تعالیٰ فرمار ہا ہے کہ اس مبارک رات میں ہم نے قرآن اتارا۔ اس آیت پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ جس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا۔ وہ رات مبارک ہے، برکت والی ہے۔ اب ہر عقل مند اس سے یہ اندازہ لگائے گا بلکہ سمجھ جائے گا کہ جس رات میں قرآن والا تشریف لایا وہ رات اس رات سے یقیناً بدر جہا افضل و برتر ہوگی اور سراپا برکت ہوگی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے قرآنی آیات کا مطالعہ فرما کر ہی یہ فرمایا:

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

نکتہ

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا۔

دوستو! انہیں آیات طیبات جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی قسم اٹھائی ہے۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم اس روشن کتاب کی۔ اس طرح سورۂ یٰسین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یٰسٓ والقرآن الحکیم قرآن حکیم کی قسم ہے۔ سورۂ ق چھبیسویں پارہ رکوع ۱۵ میں فرمایا وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ عزت والے قرآن کی قسم۔

قرآن پاک کے علاوہ تورات، زبور، انجیل یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں۔ ان کو نازل کرنے والا بھی خدا تعالیٰ ہے اور جن پر نازل کی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مثلاً انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔ ان کتابوں کو لانے والا جبرئیل علیہ السلام۔ قرآن پاک کو بھی لانے والا

جبرئیل علیہ السلام مگر اللہ تعالیٰ نے توراۃ، زبور، انجیل کی قسم نہیں کھائی۔ قسم اٹھائی ہے تو قرآن پاک کی۔

انسان اس پر غور فرمائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام بڑی عظمت و شوکت کے مالک ہیں۔ مگر حضور پر نور نورعلی نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ان میں سے بھی کوئی نہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت و جماعت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

میرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

عالی حضرات! قرآن پاک سب ہی پڑھتے ہیں اور قرآن پاک پڑھانے والے مدارس سب نے کھولے ہوئے ہیں۔ مگر یاد رکھیے قرآن پاک وہ ہی سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ علامہ اقبال شاعر مشرق نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مغز قرآں روح ایمان، جان دین
ہست حب رحمۃ للعالمین

حصول برکات کیسے

اس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا اور اس رات کو بابرکت فرمایا۔ مگر یاد رکھیے برکات کا حصول اسے ہی حاصل ہوگا۔ جس کے دل میں صاحب قرآن پاک کی عظمت و رفعت ہو۔ جو قرآن پاک رکھے اور سرورکائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کے فضائل و کمالات کا انکار کرے۔ اسے کوئی نفع اور برکت حاصل نہیں ہوگی۔

آپ قرآن پاک کے تیسرے پارہ کی پہلی آیت ہی پڑھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

واضح ہوا کہ رسولوں کی فضیلت کا بیان کرنا رب تعالیٰ کی سنت ہے۔ مسلمان کو رسولوں کی فضیلت بیان کرنی چاہیے علم فضیلت ہے۔ اختیار فضیلت ہے دو کرنا فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی فضیلت پانچویں پارہ کے ۱۴ رکوع میں بیان فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے دسویں پارے کے ۱۶ رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے غلاموں کو غنی فرمانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

بائیسویں پارہ کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نعمت عطا فرمانے کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو۔ جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی۔

یہ چند آیات طیبات نمونے کے طور پر میں نے پڑھی ہیں۔ جن سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف، اختیار، معتبین کو انعام و اکرام سے نوازنا یہ سب ان کے فضائل و کمالات سے بیان فرمایا ہے۔

لہٰذا امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے علم شریف، اختیارات اور تصرف وغیرہم سے انکار کرنے والا قرآن پاک سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ نہ ان بابرکت راتوں سے۔ عشاق رسول تو قرآن پاک و حدیث کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا عقیدہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس بابرکت رات میں اپنے عقائد و نظریات کی بھی اصلاح کریں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے غلط عقائد سے توبہ کریں اور سرکار دو عالم آقائے نامدار تاجدار حبیب کردگار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی محبت اور فضائل و کمالات اور اختیارات کو تسلیم کرتے ہوئے گزاریں۔ پنجابی کے شاعر حافظ محمد حسین نے بڑا پیارا شعر کہا ہے۔

تیری قبر دے نیڑے اے حافظا لکھاں لوکی دیوے بالن دے
بے عشق نبی کملی والے دا تیری روشن ہونی گور نہیں!

اور رات سو کر خراٹے مارتے نہ گزاریں۔ بلکہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ عجز و انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔
حضرت آدم علیہ السلام سے بھی لغزش ہوئی اور شیطان سے بھی خدا کی نافرمانی ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی اور ان کو مقام قرب حاصل ہوا اور شیطان مردود ہوا اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہوا۔ وجہ کیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے عاجزی اور انکساری کا اظہار فرمایا اور عرض کیا۔ آٹھویں پارہ کے نویں رکوع میں ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا۔ تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔ (پارہ ۸ رکوع ۹)
حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے کلمات القاء فرمائے جس کا ذکر قرآن پاک کے پہلے پارہ کے چوتھے رکوع میں ہے۔ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پھر سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات تو اللہ

تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

کلمات کیا تھے

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر عزیزی صفحہ ۱۸۳ میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا وسیلہ ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِیْ اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے میری لغزش معاف فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی لغزش معاف فرما دی۔

نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سامعین کرام! شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں۔ جن کو دیوبندی، غیر مقلد، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی حضرات کے حضرت مجدد مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم فارسی میں حجۃ اللہ علی العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین قرار دیا ہے۔ وہ اس روایت کو نقل فرمارہے ہیں۔

نیز یہی روایت طبرانی شریف صفحہ ۱۸۲ جلد ۲ مستدرک صفحہ ۶۱۵ جلد ۲ مواہب اللدنیہ صفحہ ۶۱ جلد ۱ خصائص کبریٰ صفحہ ۶ جلد ۱ شواہد الحق صفحہ ۱۳۷ افضل الصلوٰت صفحہ ۱۱ کتاب الوفا صفحہ ۳۳ جلد ۱ زرقانی شریف صفحہ ۶۲ جلد ۱ جیسی مستند کتب میں مسلسل اکابرین نے درج فرمائی ہے۔

تبلیغی جماعت

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے بھی فضائل ذکر صفحہ ۹۵ پر اس حدیث کو نقل فرمایا ہے علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ جو تمام مکاتیب فکر کے نزدیک مسلمہ شخصیت ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب "زلیخا" میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

دوستان عزیز! میرے بیان کا مقصد یہ ہے کہ اس رات جتنی عاجزی اور انکساری کی جائے۔ اتنی ہی رحمت باری سے جھولیاں بھری جائیں گی۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جلیلہ پیش کریں۔ ان کے وسیلے سے دعا کریں۔ اللہ تعالی ضرور قبول فرمائے گا۔

بے ان کے واسطے سے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

وسیلہ سے انکار

آج کئی حضرات جو کہ اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں۔ وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کا انکار کرتے پھرتے ہیں اور وسیلہ مانگنے کو حرام بلکہ کفر قرار دیتے ہیں۔

انگریز کی چال

دراصل یہ انگریز کی ایک چال تھی کہ مسلمانوں سے انہوں نے کچھ آدمی خریدے۔ ان کو بڑی بڑی مراعات دیں۔ سر کا خطاب دیا۔ اعزازات سے نوازا اور ان سے اپنے ہی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت وعظمت کے انکار میں عقائد بیان کرنے پر آمادہ کیا۔ اگر اس کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "وہابی مذہب" کا مطالعہ فرمائیں۔ کتنی حیران کن بات ہے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا۔ حرام ناجائز بلکہ کفر ہو۔

وہ نبی پیارا تو عمر بھر کرے فیض جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

بعض حضرات کے دل میں یہ بات پیدا ہو رہی ہو گی۔ کہ وسیلہ کو کفر کہنے والے کون ہیں؟ تسلی کے لئے حوالہ پیش کر دیتا ہوں۔

وسیلہ کفر ہے

علامہ دحلان علیہ الرحمۃ جو کہ حرم مکہ کے خطیب و مفتی تھے اور سبھی مکاتب فکر کے اکابر کے نزدیک مستند شخصیت ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ تھا۔ مَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ کَفَرَ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرے پس اس نے کفر کیا۔

عالی حضرات! آپ ان بدعقیدہ حضرات کی طرف توجہ نہ دیں اور نہ ہی ان کی محافل میں جائیں۔ اپنے پیارے اور مہذب مسلک اہلسنت و جماعت پر ہی قائم رہیں۔ خود اندازہ فرمائیں یہ بھی کوئی عقیدہ ہے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لینا کفر ہے۔ جب کہ کتب احادیث میں حضرت آدم علیہ السلام سے وسیلہ کا ثبوت موجود ہے۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا۔ شیطان سے بھی حکم نافرمانی ہوئی اس کو معافی نہیں ملی۔ کیونکہ اس نے عاجزی اور انکساری نہیں کی۔ تکبر اور غرور میں رہا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
کہ زندان لعنت گرفتار کرد

حدیث قدسی

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے انیس الجلیس میں حدیث قدسی درج فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ الْقُلُوْبِ میں منکسرۃ القلوب کے قریب ہوں یعنی میری رحمت ان دلوں کے قریب ہے جو انکساری کرتے ہیں۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

کے حالات میں مستند کتب میں موجود ہے کہ بیت اللہ شریف کے اندر ان کو رات گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔ آخر میں جب دعا مانگی۔ تو بارگاہ ایزدی میں عرض کی۔ مَا عَبَدْنٰکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق ہے ویسی میں عبادت نہیں کر سکا۔

حضرت میاں محمد علیہ الرحمۃ نے اولیاء اللہ کا معمول ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

راتیں زاری کر کر روندے نیند اکھاں تھیں دھوندے

فجریں اوگنہار کہاون سب تھیں نیوے ہوندے

انتہائی عاجزی اور انکساری سے یہ رات گزارنی چاہیے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں۔ کہ خالق کائنات اپنے پیارے حبیب شافع محشر ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آج کی رات ہمارے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہ بخش دے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 27

برکتوں والی رات

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا نُوْرَ قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرَ بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ يَا مَنْ لَهُ النُّوْرُ وَ بِهِ النُّوْرُ وَ مِنْهُ النُّوْرُ وَ اِلَيْهِ النُّوْرُ وَ هُوَ النُّوْرُ وَ يَا خَالِقَ كُلِّ نُوْرٍ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ الَّذِىْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ وَ خَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ الْخَلْقَ جَمِيْعًا وَ عَلٰى اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا (پ ۲۵ ع ۱)

Scanned by CamScanner

یہ مہینہ مبارک شعبان کا ہے۔ اس ماہ کی پندرھویں رات کو شب برات کہتے ہیں۔ یہ بڑی فضیلتوں اور برکتوں والی رات ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن پاک کو نازل فرمایا۔ جیسا کہ سورۃ الدخان میں اللہ کریم نے فرمایا ہے۔

حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

"قسم اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا"۔

اس رات کو مبارک رات قرار دیا ہے۔ قرآن پاک وہ مقدس کتاب ہے۔ جس کا ہر لفظ رحمت و برکت والا ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔ پندرھویں پارہ کے نائویں رکوع میں ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

"اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے"۔

جس سے عیاں ہے کہ ہر ہر حرف اور لفظ قرآن پاک کا رحمت اور شفاء ہے۔ مگر یہ رحمت اور شفاء صرف مومنین کے لئے ہے۔

یاد رہے کہ مومن زندہ ہو تو مومن ہے اور جب قبر میں چلا جائے تو پھر بھی مومن ہے۔ اس لئے مومنین ہی اپنے مومن والدین، بھائیوں اور عزیز واقرباء کی قبور پر قرآن خوانی کرتے ہیں۔ تا کہ ان کی قبروں کے اندر مومنین پر اللہ کی رحمت ہو۔

مومن کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے سرہانے کی طرف سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

جو لوگ قبور پر قرآن پاک پڑھنے کو بدعت اور حرام قرار دیتے ہیں وہ ذرا غور فرمائیں اگر دو رکوع پڑھنے جائز ہیں تو سارا قرآن پڑھنا جائز ہے۔

اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ حضور پر نور شافع یوم النشور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن کو قبر میں قرآن پاک پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔

اس سے بھی واضح ہے کہ اگر قبر کے اندر پڑھا جاتا ہے تو قبر کے باہر پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ نیز قرآن پاک وہ مقدس اور بابرکت کتاب ہے کہ اس کی تلاوت کرنے والا ہی

صرف رحمتوں کا مستحق نہیں بلکہ اس کو خاموشی سے سننے والا بھی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے نواں پارہ ۱۴ ویں رکوع میں ہے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

اس سے بھی عیاں ہے کہ قبور میں پڑھنے سے قبور والوں پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین اور عزیز و اقارب کی قبور پر بھی جا کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کریں۔ آسانی سے جتنا بھی پڑھ سکیں ضرور پڑھا کریں۔

سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ شعبان المعظم کی رات کو قبرستان تشریف لے جایا کرتے تھے۔

آپ نے دیکھا ہے کہ اس مبارک رات کو مسلمان قبرستان جاتے ہیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے لیکن وہ حضرات جو اس میں سستی سے کام لیتے ہوئے نہیں جاتے ان کو جانا چاہیے۔

امام الانبیاء خاتم المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے قبرستان جا کر اہل قبور کو سلام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ کہ اس طرح کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اے قبروں والو۔ تم پر سلام ہو۔ لہٰذا جب بھی مسلمان قبرستان جاتے ہیں یا قبرستان کے قریب سے گزریں تو ان پر السلام علیکم یا اہل القبور کہنا چاہیے۔ یہ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اس حکم مصطفیٰ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اگر عام مسلمان کو حرف ندا یا سے سلام کرنا جائز ہے۔ تو امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یا رسول اللہ کہنا جائز ہے۔ جو لوگ اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔ ان کی بدبختی اور جہالت کا اندازہ لگائیں۔

پھر وہ عیار اور مکار لوگ جو صرف روضہ رسول پر ہی السلام علیک یا رسول اللہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔ دور سے پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ ان کے بغض و کینہ کا بھی اس سے اندازہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قبرستان کی وسعت آپ نے دیکھی ہے بلکہ لاہور میانی صاحب کا قبرستان میلوں پھیلا ہوا ہے۔ اسی طرح دیگر شہروں کے قبرستانوں کی وسعت

مکہ مکرمہ میں جنت المعلی اور مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے قبرستان کی وسعت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں اور فرمان مصطفوی ہے کہ جب قبرستان میں داخل ہو۔ السلام علیکم یا اہل القبور کہو۔ اہل القبور میں پہلی قبریں اور آخری قبریں بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا کہ عام مسلمان خواہ نزدیک ہو یا دور سلام سنتا ہے۔ جب ہی تو قبرستان میں داخل ہوتے ہی سلام کہنے کا حکم ہے۔ جب عام مسلمان کو اللہ تعالی نے سلام سننے کی طاقت دی ہے تو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہنا کہ روضہ اطہر پر پڑھنے والوں کا درود سنتے ہیں۔ دور سے نہیں سنتے۔ کتنی بڑی جسارت ہے۔ جبکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مخالفین کے اکابر نے بھی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ تَبْلُغُنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ مجھ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔

معلوم ہوا کہ جو لوگ انکار کرتے ہیں اور قائل حضرات پر شرک و کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ وہ صریحاً پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی بغاوت کررہے ہیں۔

لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ بڑے محبت اور عقیدت سے بارگاہ نبوی میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ صلوٰۃ وسلام پڑھا کریں۔

ہاں تو میں عرض کررہا تھا۔ کہ شعبان المعظم کی چودرھویں رات کو اللہ نے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن پاک نازل فرمایا اور اس رات کو بابرکت فرمایا۔

اب مسلمانوں کو چاہیے کہ اس رات کو خواب غفلت میں نہ گزاریں بلکہ ان برے کاموں سے توبہ کریں اور سچی توبہ کرکے اپنی زندگی کا رخ نیکی کی طرف موڑیں۔ نمازوں کی پابندی کریں۔ قرآن پاک کی تلاوت کیا کریں اور اپنے رب کریم کو راضی کریں۔ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ شافع محشر ہیں۔ ان کے متعلق جامع ترمذی ص ۱۲۳ جلد ۲ پر حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سورۃ سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر رات کو آرام نہ فرماتے تھے۔

عالی حضرات:۔

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے سب کچھ اپنی امت کی تعلیم کے لئے

کیا ہے۔ ان کا اپنا مقام تو یہ ہے کہ رب کریم سورہ یسین میں فرماتا ہے۔ یٰسٓ
والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم قرآن حکیم کی قسم
آپ رسولوں میں سے ہیں اور سیدھے راستہ پر ہیں۔

برکات قرآن

اس رات میں نازل ہونے والی کتاب کی برکات امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں دیکھئے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تفسیر در منثور کے صفحہ ۲۴۶ جلد ۲ پر، امام علی
متقی علیہ الرحمۃ نے کنز العمال کے صفحہ ۱۴۷ جلد ۱ پر اور دیوبندی وہابیوں کے پیشوا ابن قیم
نے کتاب الروح میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ کی ایک سورۃ ہے۔ جس میں صرف ۳۰ آیات ہیں۔
اس سورۃ نے ایک شخص کی ایسی شفاعت کی کہ اس کی بخشش ہو گئی اور وہ سورۃ تبارک
الذی بیدہ الملک یعنی سورہ ملک ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر در منثور کے ص ۲۴۶ جلد ۲ میں تحریر فرماتے
ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
قرآن پاک کی ایک سورۃ نے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے ایسی جنگ کی کہ اسے
جنت میں داخل کر دیا۔ یہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

دیوبندی اور غیر مقلدین کے متفقہ پیشوا ابن قیم نے اپنی کتاب الروح میں بھی ایک
روایت نقل کی ہے جو پیش کرتا ہوں۔ دیکھئے اور قرآن کی سورتوں کی برکات کا اندازہ فرمائیے۔

سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک
شخص سے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی حدیث کا تحفہ نہ دوں۔ جس سے تم خوش ہو جاؤ۔ اس
نے کہا۔ ضرور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک تم
خود بھی پڑھو اور اپنے اہل و عیال کو اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور پڑوسیوں کو اس کی تعلیم
دو۔ کیونکہ یہ سورۃ منجیات و مانعہ ہے اور قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنے پڑھنے

والے کے لئے مجادلہ جھگڑا کرے گی اور جہنم کی آگ سے بچانے کا مطالبہ کرے گی اور اس کے ذریعہ اس کا پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ یہ سورۃ میری امت کے ہر مومن کے دل میں رہے۔

سامعین کرام! میں نے آپ کے سامنے صرف سورۃ ملک کی برکات اور اس کی عظمت کی چند روایات بیان کی ہیں۔ جبکہ تفاسیر اور احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو آپ کو ایک ذخیرہ نظر آئے گا۔ اس مقدس کتاب کی دوسری سورتیں بھی اپنے اندر بے بہا برکات اور تجلیات لئے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے قرآن کی تلاوت کو بھلا دیا۔ اخبارات اور ڈائجسٹ کا مطالعہ لازمی قرار دے دیا۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

گر سبق قرآن ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

گناہوں کی بخشش کی رات:۔

یہ رات گناہوں کی بخشش کی رات ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ چند روزہ زندگی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق گزاریں۔ لہو ولعب کو چھوڑ کر نماز و نوافل کی پابندی کرنے کا عہد کریں۔ فلمی اور غیر اخلاقی ناول اور ڈائجسٹ پڑھنے کی بجائے قرآن وحدیث کا مطالعہ کرنے کا عہد کریں۔ خلاف شرع حرکات سے تائب ہو کر شریعت مطہرہ کی پابندی کا عہد کریں۔

اخبارات میں روزانہ کئی کئی حادثات کی خبریں پڑھ کر بھی مسلمان کو موت یاد نہیں آ رہی۔

اکبر الہ آبادی کہتے ہیں:۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

یہ مبارک راتیں زندگی میں میسر آنا غنیمت جان کر آخرت زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کریں۔ آج لوگوں نے اپنے کاروباری معاملات کا ٹائم ٹیبل طے کیا ہوتا ہے۔ اس ٹائم ٹیبل پر ایک نظر پڑ جائے، ڈنر، تفریح، سیر و سیاحت اور کھیل وغیرہ کے پروگرام اور اوقات نظر آئیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ نماز اور تلاوت کا کوئی پروگرام نظر نہیں آتا۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر مسلمان کہلا کر نماز اور قرآن کی تلاوت کیلئے اپنے روز مرہ ٹائم ٹیبل میں کوئی جگہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

دن لہو میں کھونا تجھے رات بھر سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس رات کو جبریل امین میرے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یہ پندرھویں شعبان کی رات ہے۔ اللہ اس رات میں قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ یاد رہے کہ بکریوں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ بکریاں اس وقت قبیلہ بنی کلب کی تھیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل امین کو پندرھویں شعبان کی رات کو جنت کی طرف بھیجتا ہے کہ وہ یہ حکم پہنچا دیں کہ جنت اپنے آپ کو آراستہ کرے اور اسے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان کے ستاروں کی تعداد، درختوں کے پتوں کی تعداد، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی گنتی کے برابر بندوں کو آزاد کرے گا۔

عالی حضرات: اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور بخشش کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اب بھی اگر مسلمان اپنی بخشش کا سامان نہ کرے تو بڑی بدقسمتی ہے۔ حضرت میاں محمد صاحب عارف کھڑی اسی لئے فرماتے ہیں۔

جے میں ویکھاں اپنے عملاں ولوں کج نہیں میرے پلے
جے میں ویکھاں تیری رحمت ولے بلے بلے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 28

درِ رسول ﷺ کی حاضری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ وَ بَنَاتِہِ الطَّیِّبَاتِ وَعَلٰی اِبْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ الطَّاھِرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ ۵ ع ۶)

عالی حضرات! اللہ تعالیٰ جل مجدہ وتعالی کی حمد وثناء اور پیارے آقا سرور کونین وسیلہ دارین۔ مسلمانوں کے دلوں کے چین نبی ہمارے رب تعالیٰ کے دلارے حور وغلماں کی آنکھوں کے تارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرنے کے بعد آج میرے خطبہ کا عنوان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار فیض آثار گوہر بار کی حاضری کی فضیلت اس کی برکات اور آپ کی عنایات ہے۔

خوش نصیب حضرات مدینۃ الرسول میں روضہ اطہر پر حاضری دے رہے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پیش کر رہے ہیں اور در رسول سے اپنے دامن رحمتوں سے بھر رہے ہیں۔ عشاق یہاں کی حاضری کے لئے تڑپ رہے ہیں اور بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں۔

الٰہی دکھا دے ہم کو مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

روضۂ اطہر کی زیارت

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے روضہ رسول کی حاضری اور زیارت کو نیکیوں میں اہم ترین نیکی اور عبادات میں افضل ترین عبادت اور اعلیٰ درجات کی رسائی کا عظیم وسیلہ اور کامیاب ذریعہ قرار دیا ہے۔ علامہ تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ نے شفاء السقام کے چوتھے باب میں تحریر فرمایا ہے کہ احناف کے نزدیک زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام مستحب اعمال میں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے بلکہ درجہ میں واجب کے قریب ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی فرماتے ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

معزز سامعین! جو آیہ شریفہ میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کی عظمت وفضیلت کے ساتھ ساتھ حکم بھی فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔ فاستغفروا اللہ واستغفر لهم الرسول اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے۔ لوجدوا اللہ توابا رحیما تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں۔

اس آیہ شریفہ سے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے مگر اس کی بخشش میرے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی بخشش اور توبہ کی قبولیت کی وجہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قرار دیا ہے جو کہ واستغفر لهم الرسول سے واضح ہے اور توبہ کی قبولیت لوجدوا اللہ توابا رحیما میں لام تاکید سے عیاں ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی اسی لئے فرماتے ہیں:

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

عالی حضرات! ارشاد ربانی کو بار بار پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ جو حضرات کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں یا اللہ کے ہاں ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ نعوذ باللہ ایسے نظریات اور خیالات رکھنے والے یا رکھنے والوں کو اپنا پیشوا اور بزرگ تسلیم کرنے والے غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضری دینے اور ان سے سفارش کرانے کا فرما رہا ہے۔ اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ جاء وک کا کیوں حکم فرما رہا ہے لہذا آیت قرآنی پڑھ کر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی گنہگاروں کو اپنی بخشش اور نجات کرانے کا راستہ بتا دیا ہے۔ نہ کہ الٹ کفر و شرک کے فتووں کی بوچھاڑ شروع کر دیں۔ امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے جب یہ ارشاد ربانی پڑھا تو جوش مسرت سے جھوم اٹھے اور

تمام نبی کریم ﷺ کے غلاموں کو مژدہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں:

مجرموں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

آیت کی تفسیری بحث

حکیم الامت مفسر قرآن علامہ مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ نے تفسیر نعیمی کے پانچویں پارہ کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ص ۲۱۹ سے ۲۲۰ پر بڑی عمدہ بحث فرمائی ہے جو کہ عامۃ المسلمین کے لئے بھی مفید لگتے ہوئے بیان کرتا ہوں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک اس مضمون کے چونکہ بہت سے لوگ منکر تھے کہتے تھے کہ گناہ کی معافی کے لئے حضور کے دروازے پر جانا شرک ہے۔ سیدھا خدا کے پاس جانا چاہیے۔ اس لئے اسے ان تاکید سے شروع فرمایا گیا۔ حق یہ ہے کہ ھم کا مرجع اس آیت کے نزول کے وقت سے قیامت تک ہر جن وانس ہے۔ فرشتے وغیرہ چونکہ گناہ کرتے نہیں۔ اس لئے وہ اس حکم سے علیحدہ ہیں۔ اذ عموم وقت کے لئے ہے۔ یعنی جب بھی آپ کی حیات شریف میں یا وفات شریف کے بعد ظلموا کا فاعل وہ تمام جن وانس ہیں جو انھم کی ضمیر کا مرجع تھے۔ اور ظلم سے مراد شرک وکفر گناہ کبیرہ وصغیرہ چھپے کھلے نئے پرانے سارے گناہ ہیں۔ قرآن کریم نے شرک وکفر کو بھی ظلم فرمایا ہے۔ ان الشرک لظلم عظیم اور بڑے گناہوں کو بھی اور خطا ولغزش کو بھی جیسے انی کنت من الظلمین یہاں تک کہ ہر قسم کا جسمانی' جانی روحانی گناہ مراد ہے۔ انفس نفس کی جمع ہے۔ یعنی جان روح یا ذات جسم کا مرجع بھی وہی جن وانس ہیں۔ جو ظلموا کا فاعل تھے۔ جاؤک کا فاعل بھی وہی عام لوگ ہیں۔ آنا جسم سے بھی ہوتا ہے دل وجان سے بھی حضور کی خدمت میں جسم سے آنا تو یہ ہے کہ مجرم ان کے آستانہ عالیہ پر مدینہ منورہ پہنچ جاوے۔ آپ کی زندگی شریف میں یا بعد وفات روحانی حاضری یہ ہے کہ اس ذات کریم کی طرف متوجہ ہو جاوے۔ جاؤک لانا تمام مخلوقوں کے لوگ

جزاء ہے پھر شرط و جزا مل کر شرط ہے۔ جس کی جزاء لوجدوا اللہ الخ ہے۔ یعنی اے محبوب اگر یہ آپ کی امت کے تمام جن وانس کسی وقت بھی کسی جگہ بھی کسی قسم کا گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کر لیتے تو آپ کی بارگاہ میں جسمانی یا روحانی طور پر حاضر ہو جاتے۔

فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول یہ دونوں جملے جاءوک پر معطوف ہیں اور لو کی جزاء کی عاطفہ ہے۔ خیال رہے کہ لو کی جزائیں یہاں تین بیان ہوئی ہیں۔ جاءوک پر ف نہ آئی تاکہ معلوم ہو کہ پرانے مجرم کو بھی اس آستانہ پر حاضری کا بلاوا ہے۔ وہ یہ خیال نہ کرے کہ اگر میں گناہ کرتے ہی وہاں پہنچ جاتا تو معافی ہو جاتی۔ اب اتنے عرصے کے بعد حاضری بیکار ہے۔ نہیں جب وہاں حاضری کی توفیق مل گئی۔ تو اب استغفار میں دیر نہ لگائیں۔ نہ معلوم پھر حاضری نصیب ہو یا نہ ہو اور ہمارے محبوب مختار ہیں۔ خواہ فوراً ہی ان کی شفاعت فرما دیں یا کچھ دیر ان کی ناک رگڑوا کر اور رسول فرمانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ صرف مجرموں کا استغفار پڑھ لینا کافی نہیں۔ ان کی شفاعت بھی ضروری ہے جو ان کے اور رب کے درمیان وسیلہ عظمیٰ ہیں جو میرے اور ان کے درمیان رسول ہیں۔ کہ مجھ سے رحمتیں لے کر انہیں دیتے ہیں اور ان کے گناہ میرے دربار میں حاضر کر کے بخشواتے ہیں۔

لوجدوا اللہ توابا رحیما یہ جملہ لو کی جزا دوم ہے۔ وجدوا وجدان سے بنا بمعنی پانا۔ جسمانی پانا مراد نہیں بلکہ روحانی پانا مراد ہے۔ اسی لئے یہ دو مفعول چاہتا ہے۔ توابا تو بہ کا مبالغہ ہے۔ بمعنی بہت ہی توبہ قبول فرمانے والا رحیم رحمت کا صفت مشبہ یعنی یہ سارے مجرم اللہ کو یہاں پہنچ کر بہت ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے کہ وہ اپنے فضل سے ان کے سارے گناہ بخش دے۔ یہاں یہ نہ ارشاد ہوا کہ ہم ان کے گناہ بخش دیں گے۔ بلکہ فرمایا گیا کہ وہ رب کو تواب اور رحیم پائیں گے۔ اس میں بہت ہی مبالغہ ہے۔ ایک دفعہ بخش دینا جس کا پتہ بندے کو نہ لگے کچھ اور ہے اور بندہ کا رب تعالیٰ کو تواب و رحیم پانا کچھ اور ہے۔

قبر اطہر سے بخشش کا مژدہ

علامہ نسفی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر مدارک علامہ نے تفسیر بحرالمحیط میں اسی آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضور پرنور نور اعلیٰ نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک بدوی قبر انور پر حاضر ہوا اور قبر انور کی مٹی اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہا آپ نے فرمایا۔ ہم نے سن لیا اور ہم نے قرآن کی یہ آیت پڑھ لی۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔ حضور شفاعت فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے تو قبر انور سے آواز آئی۔ قد غفر لك تیری بخشش ہو گئی۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ان کے دربار اقدس میں جب بھی کوئی غمزدہ آگیا تحفہ کام آگیا
غم غلط ہو گئے معصیت دھل گئی مغفرت عافیت کا پیغام آگیا

یہی روایت علامہ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان میں شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جذب القلوب میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے الحاوی میں اور تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل حج میں بھی نقل کی ہے۔

دوستان عزیز! بعض لوگ اسی آیہ شریفہ کے متعلق یہ کہتے پھرتے ہیں کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں یہ حکم تھا۔ بعد از انتقال نہیں۔ درحقیقت یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے اور اسی بیماری کی وجہ سے عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ ان کی بہت بدقسمتی اور شقاوت قلبی ہے۔ وہ اس روایت کو بار بار پڑھیں تو ان

کے اس باطل نظریہ کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اعرابی آپ کے انتقال کے بعد حاضر ہوا ہے اور آپ کی قبر اطہر پر حاضر ہوا ہے اور پھر اس نے آپ کی قبر اطہر سے قد غفر لک کی آواز بھی سنی ہے۔

میرے امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

بخشش کا پیغام

علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے شفاء السقام میں علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ نے مواہب الدینہ میں علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے شیر العوام میں اور دیوبندی تبلیغی حضرات کے مولوی ذکریا سہارنپوری نے فضائل حج کے صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ دہلی پر ایک واقعہ درج فرمایا ہے جو کہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو الفاظ مولوی ذکریا سہارنپوری نے درج کیے ہیں انہیں کے الفاظ میں پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ ان حضرات کی بھی اصلاح ہو جائے۔ کیونکہ ان حضرات کے عقائد اور نظریات ان کی اپنی درج کردہ تحریروں کے صریحاً خلاف ہیں۔ اگر تفصیلاً اس حقیقت کو دیکھنا چاہتے ہو تو فقیر کی کتاب تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟ کا مطالعہ کیجئے۔

ہاں میں وہ روایت پیش کرتا ہوں سنیے اور میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں عنایات اور نوازشات پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ مولوی ذکریا صاحب لکھتے ہیں کہ محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو قبر اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار بدوانہ صورت میں حاضر ہوا اور آ کر عرض کیا۔ یا خیر الرسل (اے رسولوں کی بہترین ذات) اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن شریف نازل فرمایا۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم

الرسول اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور آ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پاتے۔

اے اللہ کے رسول! میں آپ کے حاضر ہوا ہوں اور اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور اس میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں اس کے بعد وہ یہ دو رونے لگا۔

اس کے بعد انہوں نے استغفار کی اور چلے گئے عتبی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ میری ذرا آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل جلالہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

تو مشتاق رسول کیوں نہ جھوم جھوم کر کہیں
کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

حدیث شریف

اب ایک حدیث حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کی فضیلت میں پیش کر کے اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ سنیئے اور اپنے قلوب کو منور فرمایئے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من زار قبری و جبت له شفاعتی

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہو گی۔

دوستو! یہ حدیث دار قطنی، صحیح ابن خزیمہ، ملا علی قاری نے شفاء شریف کی شرح میں علامہ ابن حجر نے شرح مناسک میں، علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے شفاء السقام شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے جذب القلوب میں ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے

کتاب الوفارس میں درج فرمائی ہے۔

معلوم ہوا کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرنا شرک اور حرام نہیں بلکہ شفاعت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہے۔ مکہ مکرمہ میں گناہ معاف ہوتے ہیں مگر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے شفاعت کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

من زار قبری وجبت لہ شفاعتی

ان پہ درود جن سے نوید ان بشریٰ ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے تمام ایمان والوں کو اس در کی حاضری نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 29

اللہ تعالیٰ کا مہینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥
شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ

عالی حضرات! یہ ماہ رمضان ہے اور اس مہینہ کا ذکر اللہ رب العالمین نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

اس مہینہ کو امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا ہے۔ ابن عساکر میں ہے۔

ماہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ ماہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔

تفسیر نعیمی

حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر نعیمی میں شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ کی تفسیر کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رمضان یا تو رحمٰن کی طرح اللہ عزوجل کا نام ہے۔ چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔ لہذا اسے شہر رمضان یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ جیسے مسجد و کعبہ کو اللہ کا گھر کہتے ہیں کہ وہاں اللہ کے ہی کام ہوتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان اللہ کا مہینہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہی کام ہوتے ہیں۔

روزہ تراویح وغیرہ تو ہیں ہی اللہ کے مگر بحالت روزہ جو جائز نوکری اور جائز تجارت وغیرہ کی جاتی ہے۔ وہ بھی اللہ کے کام قرار پاتے ہیں اس لئے اس ماہ کا نام رمضان یعنی اللہ کا مہینہ ہے۔

یا یہ رمضاء سے مشتق ہے۔ رمضاء موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں۔ جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ بھی دل کے گرد و غبار دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے۔ اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ ساون میں روزانہ بارش چاہیئے اور بھادوں میں چار بھر اساڑ میں

ایک۔اس ایک سے کھیتیاں پک جاتی ہیں تو اسی طرح گیارہ مہینے برابر نیکیاں کی جاتی ہیں۔ پھر رمضان کے روزوں نے ان نیکیوں کی کھیتی کو پکا دیا۔

یا یہ رمض سے بنا ہے جس کے معنی ہیں۔ گرمی یا جلنا۔ چونکہ اس میں مسلمان بھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے۔ اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔ جیسا کہ جامع الشمل جلد ۲ کے صفحہ ۲۵۰ میں علامہ محمد بن یوسف علیہ الرحمۃ نے درج فرمایا ہے۔

اِنَّمَا سمی رمضان لانہ یرمض الذنوب بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ جب مہینوں کا نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اس سے اس کا نام ہوا۔ جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع الاول اور جو سردی میں تھا جب پانی جم رہا تھا اسے جمادی الاولی کہا گیا۔

اسلام میں ہر نام کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اور نام کام کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ دوسری اصلاحات میں یہ بات نہیں۔ رمضان بہت خوبیوں کا مہینہ تھا اس لئے اس کا نام بھی رمضان ہوا۔

سارا سال رمضان

صحیح ابن خزیمہ کے صفحہ ۱۹۰ جلد نمبر ۳ میں نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

لَوْ یَعْلَمُ العباد ما رمضان اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔

برکات اور رحمتوں کی برسات کا مہینہ

حکیم الامت مفسر قرآن علامہ مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ ماہ رمضان کے فضائل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

(۱) کعبہ معظمہ مسلمانوں کو بلا کر دیتا ہے اور یہ آ کر رحمتیں بانٹتا ہے۔

(۲) ہر مہینہ میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے۔ مثلاً بقر عید کی چند مخصوص تاریخوں میں حج، محرم کی دسویں تاریخ افضل مگر ماہ رمضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عبادت، افطار عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت۔ غرضیکہ ہر آن میں خدا کی شان نظر آتی ہے۔

رمضان ایک بھٹی ہے۔ جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہ رمضان گنہگاروں کو پاک کرتا ہے اور نیک لوگوں کے درجے بڑھاتا ہے۔ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

ماہ رمضان میں ابلیس قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ جنت آراستہ کی جاتی ہے۔ اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے۔ جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفس امارہ یا اپنے ساتھی شیطان کے بہکانے سے کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔

قیامت میں ماہ رمضان اور قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے ماہ رمضان تو کہے گا کہ مولا! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآن عرض کرے گا کہ یارب میں نے اسے رات میں تلاوت وتراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ بھی ماہ رمضان میں جہنمیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ماہ رمضان شریف میں نیک کام کیے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

ماہ رمضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت دعا قبول ہو جاتی ہے۔ یعنی افطار کرتے وقت اور سحری کھا کر یہ مرتبہ کسی اور مہینہ کو حاصل نہیں ہے۔

لفظ رمضان

لفظ رمضان پر ہی غور فرمائیں تو اس کے ہر ایک حرف سے عنایت الٰہی کا ظہور ہو رہا ہے۔ رمضان کے پانچ حروف ہیں۔ ر م ض ا ن ر سے مراد ہے رحمت الٰہی م سے مراد محبت الٰہی ض سے مراد ہے ضمان الٰہی الف سے مراد ہے امان الٰہی ن سے مراد ہے نور الٰہی اور ماہ رمضان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں۔ روزہ' تراویح' تلاوت قرآن' اعتکاف' لیلۃ القدر میں عبادات۔ تو جو مسلمان صدق دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ ان پانچ انعامات کا مستحق ہے۔

عالی حضرات! اس ماہ رمضان کو یوں ہی سستی اور کاہلی میں نہ گزار دینا اور بہانہ سازی میں نہ گزارنا' لوگوں کے سامنے تو آپ نے روزہ نہ رکھنے کا بہانہ بیان کر دیا۔ مگر جس پروردگار عالم نے روزہ فرض فرمایا ہے وہ تو ہر چیز سے باخبر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۷ پارہ میں فرماتا ہے۔ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

بعض احباب بیماری کا بہانہ بنا دیتے ہیں مگر ہوتے تندرست ہیں۔

شہروں میں ہوٹلوں کے باہر پردہ لگا دیتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ بیماروں کے لئے کھلا ہے۔ اندر جو بیٹھے ہوتے ہیں ان کے معدے اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ مرغ وغیرہ کھا رہے ہوتے ہیں۔

ان حیلہ اور بہانہ سازیوں سے باز رہیں اور موت کو یاد رکھیں۔ ایک دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

روزہ سے صحت ہوتی ہے

بیماروں کی حوصلہ افزائی کے لئے رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا ایک ارشاد سناتا ہوں تاکہ جو بیمار ہیں ان کے حوصلے بلند ہو جائیں اور روزہ رکھیں۔

علامہ منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب جلد ۲ میں محدث طبرانی محدث ابن السنی محدث ابونعیم علیہم الرحمۃ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضور پرنور نورعلی نور شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صوموا تصحوا روزہ رکھو اور صحت مند رہو گے۔

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنے سے صحت ہوتی ہے اور یہ اس آقا مولی علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کا فرمان ہے جن کی صفت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

جہنم سے آزادی

محدث منذری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الترغیب والترہیب جلد ۲ میں ماہ رمضان کی حدیث درج فرمائی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت بوقت افطار کا ذکر ہے۔ سچے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کا اندازہ لگائیے۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَلْفُ اَلْفِ عَتِیْقٍ " مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ اللہ تعالیٰ رمضان شریف کے مہینہ میں ہر روز افطار کے وقت دس لاکھ ان گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر جہنم واجب ہوتی ہے۔

فَاِذَا كَانَ آخِرُ یَوْمٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ بِقَدْرِ مَا اَعْتَقَ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ اِلٰی آخِرِهٖ

اور جب ماہ رمضان کا آخری روزہ ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اس قدر گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ جتنے سارے مہینے میں اول سے آخر تک آزاد کیے تھے۔ اس لئے کسی نے خوب کہا ہے۔

جب کہا عصیاں سے میں نے سخت لاچاروں میں ہوں
جن کے پلے کچھ نہیں ہے ان خریداروں میں سے ہوں
تیری رحمت کے لئے شامل گنہگاروں میں ہوں
بول اٹھی رحمت نہ گھبرا میں مددگاروں میں ہوں

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مہینے کی رحمتوں سے خوب خوب فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ماہ رمضان المبارک میں کثرت سے تلاوت قرآن کرنے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 30

فضیلت رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ اَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ سِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ مَلْجَانَا وَ مَاوٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ○

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (پ ۲ رکوع ۷)

مالی حضرات! اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی حمد و ثناء اور سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس ماہ مبارک کی برکت اور عظمت کا اندازہ اس حدیث شریف سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔

آمد ماہ رمضان

جو مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳ جامع ترمذی ص ۸۶ نسائی شریف ص ۲۹۹ اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی کتب احادیث میں درج فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

جس ماہ مبارک کی آمد پر آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھل جائیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں۔ اس کی برکت اور رحمت سے فائدہ نہ اٹھانے والا کتنا بدقسمت اور بدنصیب ہوگا۔ اللہ کریم نے قرآن کریم میں ان بابرکت دنوں کو گنتی کے دن قرار دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری ہے۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ان گنتی کے دنوں سے فائدہ حاصل نہ کرنے والے کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی رحمت سے محروم قرار دیا۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف' جامع ترمذی شریف، بخاری شریف' مستدرک، الترغیب والترہیب ص ۹۳ سنن کبریٰ میں حدیث شریف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ تو ہم لوگ قریب ہو گئے۔

فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ جب آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ اٰمِيْنَ جب دوسری سیڑھی پر رکھا تو فرمایا آمین جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر شریف سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ ہم نے آج آپ سے منبر شریف پر تشریف فرما ہوتے ہوئے جو کچھ سنا وہ پہلے کبھی نہیں سنا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعْدًا مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ

يُغْفِرْ لَهٗ اس وقت جبریل امین میرے پاس آئے تھے۔ (جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان شریف کا مہینہ پایا پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ تو میں نے آمین کہا۔ پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو اس نے کہا۔

بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور آپ پر درود شریف نہ پڑھے تو میں نے کہا آمین۔ جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا.....

بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے یا ان دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پاوے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو تو میں نے کہا آمین۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان شریف پا کر اپنی بخشش کا سامان مہیا نہ کرنے والے کیلئے جبریل امین جو کہ روح الامین ہے کی بددعا ہے۔ پھر رحمت کائنات کا اس پر آمین فرمانا بھی کوئی کم نہیں۔

ماہ رمضان شریف کے علاوہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود پڑھنے اور والدین کی خدمت اور ان کی رضا اور خوشنودی کا مقام بھی واضح ہے۔

لہٰذا دوستو! اپنی زندگی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور یہ گھڑیاں اور ساعتیں جو میسر ہیں۔ ان کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی بخشش کا سامان مہیا کرنا چاہیے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

وہ انسان بڑا ہی بدقسمت ہے کہ جس کا یہ خیر و برکت والا مہینہ غفلت اور معاصی میں گزر جائے۔

ماہِ رمضان کے شب و روز

مسند بزار اور الترغیب والترہیب میں حدیث شریف ہے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عُتَقَاءَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ یَعْنِیْ رَمَضَانَ اللہ تبارک تعالیٰ کے ہاں ماہِ رمضان کے ہر دن اور رات کو جہنم سے قیدی آزاد کیے جاتے ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ دَعْوَۃً مُّسْتَجَابَۃً اور ہر مسلمان کیلئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

دوستانِ عزیز! اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات اور رحمتوں کا اندازہ لگایئے اور یہ سب کچھ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور وسیلے سے ہے۔

روزے تو پہلے انبیاء کرام کی امتوں پر بھی فرض تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے دوسرے پارہ کے ساتویں رکوع میں ارشاد فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ○ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

مگر ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی یہ عنایات ان کو حاصل نہ تھیں۔ یہ اگر حاصل ہیں تو امت محمدیہ کو حاصل ہیں۔ پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سب ان کے وسیلہ جلیلہ سے ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

بے ان کے واسطے سے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

روزہ دار کی دعا

مسند امام احمد، جامع ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان ص ۱۸۱ جلد ۵ میں سیدنا

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث موجود ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ اَلصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا رد نہیں ہوتی۔ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ اور عادل بادشاہ کی دعا رد نہیں ہوتی۔ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ اور مظلوم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ رمضان المبارک میں عرش کو اٹھانے والے ملائکہ کو حکم فرماتا ہے اپنی اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔

میاں اقبال انجم فیصل آبادی نے خوب کہا ہے۔

مبارک ہو مسلمانو تمہیں ماہ صیام آیا
یہ قاسم رحمتوں کا ہے کہ نعمتوں کا امام آیا
یہ روزے ایسے روزے ہیں کہ روزہ آیا نہیں کرتے
مسلمانوں تمام لو اس کو یہ رحمت کا پیام آیا

عزیزان من! روزہ اللہ کو اتنا محبوب ہے کہ روزہ دار کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔

سحری کی برکات

روزہ کی ابتداء سحری کے کھانے سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سحری کھانے والے مسلمان بھی بہت پیارے لگتے ہیں۔

چنانچہ علامہ علاؤ الدین علی بن بلبان الفارسی علیہ الرحمۃ محدث نے اپنی صحیح ابن حبان ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ بیروت اور محدث طبرانی نے طبرانی اوسط میں اور علامہ منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی درج فرمایا ہے کہ امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

صحیح ابن حبان ص ۱۹۳ پر حدیث شریف ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب کسی صحابی کو سحری کھانے کیلئے بلاتے تو فرماتے۔ ھَلُمُّوْا اِلَی الْغَدَاءِ

الْمُبَارَكِ آؤ برکت کا کھانا کھالو۔

بعض حضرات سحری کھانے میں سستی اور کاہلی سے کام لیتے ہیں اور اس برکت کے کھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس میں سستی اور کاہلی سے کام نہ لینا چاہیے۔ یہ برکت کا کھانا ہے۔ مشکوٰۃ شریف، جامع ترمذی، صحیح ابن حبان ص ۱۹۲ جلد ۵ میں ارشاد نبوی ہے۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً سحری کھاؤ' کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

نفع بخش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دوستو! یہ بھی قابل غور ہے کہ سحری کھانا سنت نبوی ہے۔ جس نبی کی سنت میں برکت ہے۔ وہ نبی خود کیوں نہ برکت والا ہوگا۔ جو لوگ سحری کے کھانے کو برکت والا قرار دیتے ہیں اور سنتوں کو اپنانے کو نفع اور فائدہ قرار دیتے ہیں۔ ان حضرات کو کچھ تو عقل سے کام لینا چاہیے کہ جس نبی کی سنتوں کو نفع بخش اور فائدہ مند قرار دیتے ہو۔ اس نبی کو نفع رساں کیوں نہیں مانتے۔ وہ نبی یقیناً نفع رساں ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

رافع　نافع　دافع　شافع
کیا کیا رحمت لائے یہ ہیں!
اس کی بخشش ان کا صدقہ!
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

امام المحدثین علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں سحری برکات کو اتباع سنت نبوی کا سبب قرار دیا ہے۔ جس نبی کی اتباع نفع بخش اور

فائدہ مند ہے۔ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ذات کیوں نہ نفع بخش ہوگی۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ نے اپنے قصیدہ نور میں کیا خوب کہا ہے۔

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا

نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

آسمانی کتابوں کا نزول

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب "غنیۃ الطالبین" کے صفحہ ۲۶۳ پر حدیث شریف درج ہے کہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ثَلٰثِ لَيَالٍ مَّضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ماہ رمضان شریف کی تیسری تاریخ کو نازل ہوئے۔ وَاُنْزِلَتْ تَوْرَاةُ مُوْسٰى فِيْ سِتٍّ لَيَالٍ مَّضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اور موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ رمضان کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ وَاُنْزِلَ اِنْجِيْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل ۱۳ رمضان المبارک کو نازل ہوئی۔ وَاُنْزِلَ زَبُوْرُ دَاوٗدَ فِيْ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً مَّضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اور داؤد علیہ السلام پر زبور ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی۔

دوستو! آسمانی کتابیں ماہ رمضان میں نازل ہوئیں اور قرآن پاک بھی ماہ رمضان میں نازل ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے دوسری کتابوں کی قسم نہیں اٹھائی۔ اگر قسم اٹھائی ہے تو قرآن پاک کی۔ فرمایا۔ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔

غور فرمائیں۔ کتابیں سب اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ مگر قسمیں قرآن کی اٹھا رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن پاک دوسری کتابوں میں بے مثل ہے۔اسی طرح جس شخصیت پر قرآن پاک نازل فرمایا۔وہ انبیاء کرام مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں بھی بے مثل ہیں۔

محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے   اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ماہ رمضان المبارک کے مبارک دنوں میں روزہ رکھنے اور مبارک راتوں میں قیام کرنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے اور یہ مبارک مہینہ ہمارے لئے باعث نجات اخروی بنائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 31

فضیلتِ رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ اَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ وَ بَنَاتِہِ الطَّیِّبَاتِ وَعَلٰی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ الطَّاھِرَیْنِ الْبَاھِرَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِہِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ بِلِسَانِ نَبِیِّ الْکَرِیْمِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ الْاَمِیْنِ الْقَسِیْمِ الْعَلِیْمِ الْحَلِیْمِ النَّعِیْمِ الْوَسِیْمِ الْجَسِیْمِ الْفَصِیْحِ الْخَبِیْرِ الْعَظِیْمِ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (پ ۲ ع ۷)

دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ماہِ رمضان کی آمد آمد کا ذکر خیر فرمایا وہ خطبہ سنیے اور دلوں کو محظوظ فرمایئے۔ فرمایا

اے لوگو! تم پر ایک بزرگ اور مبارک مہینہ نے سایہ کیا ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا

ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اس کی رات کا قیام نفل کیا ہے۔

مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ

جس نے اس مہینہ مبارک میں ایک نفل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا پس یہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے اس مہینہ مبارک میں ایک فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔

وَهُوَ الشَّهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ

یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے۔

وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ

اور یہ مہینہ رواداری کا ہے اس مہینہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

فِيْهِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ

اس مہینہ میں جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا۔ اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور جہنم سے آزاد کیا جائے گا۔ روزہ دار کے روزے کے ثواب میں کمی کئے بغیر اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔

تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ

ہم سب لوگ اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کو افطار کرائیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ اَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ

یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی دیتا ہے جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک چلو دودھ سے افطار کرائے۔

شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ

اس مہینہ کا پہلا (عشرہ) رحمت، دوسرا حصہ (عشرہ) مغفرت اور آخری حصہ (عشرہ) دوزخ سے آزادی ہے۔

دوستو! آپ نے رمضان شریف مہینہ کے فضائل سنے یہ سب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی عطا فرمایا ہے۔ دگر نہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ہر امت پر فرض تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام پر ایام بیض یعنی چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے فرض تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہفتہ کا روزہ فرض تھا۔ مگر ان کو روزہ کی یہ برکات حاصل نہ تھیں جو امت محمدیہ کو حاصل ہیں۔

کسی نے خوب فرمایا ہے۔

خدا کی رحمتیں لے کر ہے یہ ماہ صیام آیا
نبی پیارے کی امت کو ہے بخشش کا پیام آیا
خدائے پاک نے اپنا مہینہ خود کہا اس کو
یہ انوار الٰہی کا چھلکتا ایک جام آیا

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان

آقائے نعمت سیدنا غوث الاعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین شریف میں

ماہ رمضان شریف کے لفظ رمضان کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَنَّہٗ یَرْمِضُ الذُّنُوْبَ اَیْ یُحْرِقُھَا

اس کو رمضان اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

اس پر سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث شریفہ پیش کرتا ہوں۔ سنیے اور اپنے ایمانوں کو تازہ فرمائیں۔

علامہ منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ج۲ ص ۹۳،۹۴ میں حدیث درج کی ہے۔ وہ حدیث شریف سنیے اور اس ماہ مبارک کی عظمتوں کا اندازہ لگائیے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ خَمْسًا

میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں عنایت ہوئیں۔

لَمْ یُعْطَھُنَّ نَبِیٌّ قَبْلِیْ

مجھ سے پہلے کسی نبی کو عنایت نہیں ہوئیں۔

پہلی بات یہ ہے

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْھِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَمْ یُعَذِّبْہُ اَبَدًا

جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اس کو کبھی عذاب نہیں کرتا۔

وَاَمَّا الثَّانِیَۃُ فَاِنَّ خُلُوْفَ اَفْوَاھِھِمْ حِیْنَ یُمْسُوْنَ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ

دوسری بات یہ ہے کہ انکے مونہوں کی بو شام کے وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

اَمَّا الثَّالِثَۃُ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَسْتَغْفِرُ لَھُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ

تیسری بات یہ ہے کہ ہر روز رات کو فرشتے ان کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

وَاَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَا مُرُ جَنَّتَهٗ

اور چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے۔

اِسْتَعِدِّیْ وَتَزَيَّنِیْ لِعِبَادِیْ اَوْشَكَ اَنْ تَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا اِلٰى دَارِیْ وَكَرَامَتِیْ

میرے بندوں کے واسطے آراستہ پیراستہ ہو جا۔ عنقریب وہ دنیا کی مشقتوں سے آزاد ہو کر میرے مکان اور میری کرامت میں آرام کریں گے۔

وَاَمَّا الْخَامِسَةُ فَاِنَّهٗ اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلَةِ غُفِرَلَهُمْ جَمِيْعًا

اور پانچویں بات یہ ہے کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو سب بخشے جاتے ہیں۔

ناصر چشتی نے خوب کہا ہے۔

رحمتیں راحتیں بخششیں نعمتیں
آ گیا لے کے رمضان اے مومنو
ایک حصے میں بخشش کی بھر مار ہے
دوسرے میں معافی کے کھلتے ہیں در
تیسرے میں جہنم سے ہو کے بری
خوب چمکا لو ایمان اے مومنو
روزے والوں کی تو زندگی عید ہے
پورے رمضان میں ہر گھڑی عید ہے

لفظ رمضان کے حروف

اب آپ کے سامنے لفظ رمضان کے حروف کی حکمتیں بیان کرتا ہوں۔ اور یہ حکمتیں سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے غنیۃ الطالبین شریف میں بیان فرمائیں ہیں۔ فرماتے ہیں۔ لفظ رمضان کا پہلا حرف ر ہے اس سے مراد رحمت اللہ ہے۔ اور دوسرا

حرف میم ہے اس سے مراد مغفرت اللہ تیسرا حرف ض ہے۔ اس سے مراد ضمان اللہ ہے۔
چوتھا حرف الف ہے اس سے مراد الفت اللہ ہے۔ پانچواں حرف ن ہے۔ اس سے مراد
نور اللہ ہے۔

ماہ رمضان شریف کے روزے رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی
ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ اور روزہ دار اللہ تعالیٰ کی ضمان اور پناہ میں
ہوتا ہے۔ روزہ دار کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت و الفت ہوتی ہے اور اس کا دل اللہ کے
نور سے منور ہو جاتا ہے۔

عالی حضرات! لفظ رمضان کے حروف کے نکات آپ نے سنے۔ جس ماہ کے نام
کے لفظ کے حروف میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اس ماہ میں کتنی رحمتیں اور برکتیں ہوں
گی۔ اس مقدس مہینہ میں روزہ دار کا سونا بھی عبادت جاگنا بھی عبادت۔

اس مہینہ میں ذکر کرنے والا اور اللہ کی بارگاہ میں دعائیں مانگنے والے کیلئے بھی
بہت بشارتیں ہیں چنانچہ طبرانی شریف میں حدیث ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ذَاکِرُ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانَ
مَغْفُوْرٌ لَّہٗ ماہ رمضان شریف میں ذکر کرنے والا بخشا ہوا ہے۔ سَائِلُ اللّٰہِ فِیْہِ لَا
یُخَیَّبُ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرنے والا محروم نہیں رہتا۔

شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہرو منزل ہی نہیں

ہمیں چاہیے کہ ماہ رمضان کی قدر کرتے ہوئے اور ان ساعتوں کو غنیمت سمجھتے
ہوئے شب و روز ذکر و اذکار میں گزاریں۔ کس کو معلوم ہے کہ پھر زندگی میں یہ مبارک
مہینہ آئے یا نہ آئے۔ پنجابی شاعر کہتا ہے۔

اللہ اللہ نال دم دے کر دی رہو ویلی نہ ہو
خالی بانڈا ہر ویلے توں بھر دی رہو ویلی نہ ہو

خیر پاوے یا نہ پاوے ایہہ تے مرضی اوس دی
توں ہمیشہ سائل اس دے در دی رہو ویلی نہ ہو

منادی کی ندا

اس ماہ مبارک میں ہر رات منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کتب احادیث میں حدیث درج ہے۔ علامہ محدث منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ص ۹۸ ج اول امام نسائی نے نسائی شریف امام حاکم علیہ الرحمۃ نے مستدرک ص ۴۲۱ ج ۱ میں حدیث درج فرمائی ہے۔ اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا "یُنَادِیْ مُنَادِیْہَا یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ" منادی کرنے والا ندا دیتا ہے اے نیکی کے طالب آگے بڑھ اور اے بدی کے طالب پیچھے ہٹ۔ "وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ" "مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ" اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور یہ معاملہ ماہ رمضان شریف کی ہر رات میں ہوتا ہے۔

علامہ محدث منذری علیہ الرحمۃ نے اصبہانی کے حوالہ سے الترغیب والترہیب ص ۹۹ ج ۱ میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جس میں رمضان شریف کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کے بے پایاں رحمتوں کا ذکر ہے۔

آیئے حدیث شریف سنیے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے رب تعالیٰ کی رحمتوں کا اندازہ لگایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَہْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰہُ اِلٰی خَلْقِہٖ وَاِذَا نَظَرَ اللّٰہُ اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْہُ' اَبَدًا جب ماہ رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے تو اسے کبھی عذاب نہیں دیتا۔ "وَلِلّٰہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ عَتِیْقٍ" "مِنَ النَّارِ" اور اللہ تعالیٰ ہر روز ایک کروڑ بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ "فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعْتَقَ اللّٰہُ فِیْہَا مِثْلَ مَا جَمِیْعِ مَا اَعْتَقَ فِی الشَّہْرِ کُلِّہٖ" جب انتیسویں شب ہوتی ہے تو اس میں اللہ کریم اتنے بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جتنے اس نے

سارے مہینہ میں آزاد فرماتے تھے۔

خدا کی رحمتیں لے کر ہے یہ ماہ صیام آیا

نبی پیارے کی امت کو ہے بخشش کا پیام آیا

میاں محمد صاحب علیہ الرحمۃ عارف کھڑی نے خوب فرمایا ہے۔

جے میں دیکھاں اپنے عملاں ولوں تے کج نہیں میرے پلے

جے میں دیکھاں تیری رحمت ولوں تے بلے بلے

دوستو! اسی لئے تو حضور پرنور نور علی نور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے اپنی زندگی میں ماہ رمضان پایا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش کا سامان مہیا نہ کیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔ وہ حدیث آپ کے سامنے مفصل طور پر بیان کرتا ہوں سنیے۔

امام حاکم علیہ الرحمۃ نے مستدرک، امام منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ص ۲۹۳ ج ۱ میں حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف منگوایا۔ فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ جب آپ منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین فَلَمَّا ارْتَقٰی الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ اٰمِيْنَ جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ فَلَمَّا ارْتَقٰی الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ اٰمِيْنَ اور جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین جب آپ منبر شریف سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا تھا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهٗ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهٗ قُلْتُ اٰمِيْنَ جبریل میرے سامنے آئے اور کہا بدنصیب ہے وہ شخص جس نے ماہ رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ اٰمِيْنَ جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا بدنصیب ہے وہ شخص جسکے سامنے آپ کا ذکر ہو۔ اور اس نے آپ پر درود شریف نہ پڑھا میں نے کہا آمین۔ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدُهُمَا

فَلَمۡ یُدۡخِلَاہُ الۡجَنَّۃَ قُلۡتُ اٰمِیۡنَ اور جب میں تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل نے کہا بدنصیب ہے وہ شخص جس نے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا ان میں سے ایک کو پایا (ان کی خدمت کرنے کی وجہ سے) انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔ میں نے کہا آمین۔

عالی حضرات! اللہ کی رحمتوں سے حصہ حاصل نہ کرنے والا بد بخت اور بدنصیب ہے۔

ماہ رمضان شریف کی برکت کے علاوہ اس حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا بھی بد بخت اور بدنصیب ہے۔ لہٰذا جب بھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف سنو تو آپ پر درود شریف پڑھا کرو۔ اس میں سستی اور کوتاہی تباہی اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے اس لئے اہلسنت و جماعت کی محافل میں علماء اور نعت خوان حضرات پڑھا کرتے ہیں۔

دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو رب کریم کا ہے قرآن مجید ۲۲ ویں پارہ کے چوتھے رکوع میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ ۲۲ ع ۴)

کر ذکر سوہنے محبوب مٹھار دا تیرے کاسے صدا بھرے رہن گے
کردار ہو توں صدا مصطفےٰ مصطفےٰ اس نال نال دیوے ٹھرے رہن گے

اس کے بعد والدین کریمین کی خدمت نہ کرنے والا بھی بدنصیب ہے والدین وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں جن کے چہرے کی زیارت گناہوں کا کفارہ۔ جن کو چومنا نیکیوں سے مالا مال ہونا۔ جن کی دعائیں مستجاب

عالی حضرات! یہ تو میرے اور آپ کے والدین کی شان ہے۔ امام الانبیاء شہنشاہ ہردوسرا کے والدین کریمین کے مقام اور عزوشرف کا کون اندازہ کر سکتا ہے ہاں تو میں

عرض کر رہا تھا۔ کہ روزہ میں بخشش کا سامان پیدا نہ کرنے والا بڑا ہی بدنصیب ہے بعض احباب ماہ رمضان میں روزہ نہیں رکھتے۔ بلکہ شہروں میں بڑے بڑے ہوٹلوں کے دروازوں پر لکھا ہوتا ہے بیماروں کیلئے کھلا ہے۔ یعنی یہ ہوٹل گیارہ ماہ تو ہوٹل ہوتے ہیں مگر جوں ہی ماہ رمضان آتا ہے تو وہ ہوٹل ہسپتال بن جاتے ہیں۔ کتنی افسوس کی بات ہے اور اسلام کا استہزاء ہے جب ان ہوٹلوں کے اندر جا کر مریضوں کو دیکھا جائے تو کوئی مرغ روسٹ کھا رہا ہے کوئی کڑاہی گوشت کھا رہا ہے۔ اور کھانے والے بڑے کڑیل جوان اور تین تین چار چار من کی لاشیں نظر آتی ہیں۔

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا آہ وہ ہالے نہ رہے

روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے

سرور عالمیاں علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک محدث طبرانی اور محدث منذری ص ۲۸۶ ج ۱ میں نقل فرمایا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار مدنی تاجدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اُغْزُوْا تَغْنَمُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوْا وَسَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا جہاد کرو تم کو مال غنیمت حاصل ہوگا۔ روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔ سفر کرو غنی ہو جاؤ گے۔

دوستو! رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام جو کہ غم خوار امت ہیں۔ اپنے غلاموں کو فرمایا کہ روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ یہ نسخہ اس پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز فرمودہ ہے۔ جو روحانی معالج بھی ہیں۔ جن کی نگاہ کرم سے بڑی بڑی بیماریاں دور ہو گئیں۔ اور بڑے بڑے بیمار صحت مند ہونے کے بعد مستی کے عالم میں بیساختہ پکار اٹھتے ہیں۔

ان کی نگاہ ناز نے مست مجھے بنا دیا
فرش سے لیکے عرش تک سارا جہاں دکھا دیا

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور پیارا پیارا ارشاد بھی سنا تا جاؤں جس کو امام ابن ماجہ اور محدث منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ص ۴۸۸ ج ۱ میں درج کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عظیم المرتبت صحابی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَ زَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ وَالصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔ روزہ رکھنے سے جسم صحت مند اور پاک صاف ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزوں کے اختتام پر عید ہے اور یہ ان لوگوں کیلئے ہے جنہوں نے ماہِ رمضان شریف میں روزے رکھے۔ اب وہ روحانی طور پر صحت مند اور صاف ستھرے ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے عید قرار دے دی کہ خوشی کے عالم میں سر منہ دھو کر صاف اور ستھرے کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ کہ مولا تو نے ہم کو اس ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 32

عظمتِ صیام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُعْجِزَاتِ الْعُقُوْلُ عَنْ کُنْہِ ذَاتِہٖ وَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ فَضَّلَہٗ عَلٰی سَائِرِ بَرِیَّاتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقَاتِہٖ وَمَظْهَرِ صِفَاتِہٖ وَمَصْدَرِ ظُهُوْرَاتِہٖ سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَائِہٖ وَ الْعُلَمَاءِ الْمُزَیَّنُوْنَ بِمَکَارِمِ اَخْلَاقِہٖ وَ مَحَاسِنِ آدَابِہٖ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (پ ۲ ع ۷)

عالی حضرات! اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی حمد اور پیارے آقا و مولیٰ احمد مجتبیٰ مالک ہر دوسرا، نازدار رب اعلیٰ، شافع روز جزا، شب اسریٰ کے دولہا، کل کائنات کے ملجا و ماویٰ، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد یہ مہینہ رمضان المبارک کا ہے۔ اس مہینہ کا تعارف رب کریم نے قرآن پاک کے حوالے سے کرایا ہے۔ فرمایا: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ۝ (رمضان مہینہ جس میں قرآن اترا)

قرآن تمام کتابوں کی سردار ہے اور جس ماہ میں قرآن نازل ہوا وہ تمام مہینوں کا سردار ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ جیسا کہ پ ۹ رکوع ۱۴ میں فرمان خداوندی ہے۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

ملائکہ کی دعا

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے زواجر صفحہ ۳۴۸ میں حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسْبٍ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيَالِيَ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جو شخص حلال کمائی سے رمضان مبارک میں روزہ افطار کرائے۔ اس کیلئے رمضان المبارک کی راتوں میں فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لیلۃ القدر کو۔

رحمت کے دروازوں کا کھلنا

مشکوٰۃ شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ جب ماہ رمضان تشریف لاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

خدا کی رحمتیں لے کر ہے یہ ماہ صیام آیا
نبی پیارے کی امت کو ہے بخشش کا پیغام آیا
خدائے پاک نے اپنا مہینہ خود کہا اس کو
یہ انوار الٰہی کا چھلکتا ایک جام آیا

دوستو! یہ رحمتیں اور برکتیں ماہ رمضان شریف میں روزہ دار کیلئے ہیں۔ اس سے پہلی امتوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے مگر ایسی رحمتوں اور برکتوں سے انکو نہیں نوازا۔ یہ سب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مل رہا ہے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

جنت کا سجایا جانا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاسِ الْحَوْلِ قَابِلٍ
"بیشک جنت سال کے شروع سے آئندہ سال تک رمضان شریف کیلئے سجائی جاتی ہے۔

بخشش کا مژدہ

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے زواجر کے ص ۲۲۸ جلد اول میں حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ۔

"نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی انْفِجَارِ الصُّبْحِ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ تَمِّمْ وَاَبْشِرْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَاَبْصِرْ
ماہ رمضان کی ہر رات کو منادی کرنے والا آسمان سے طلوع فجر تک منادی کرتا رہتا ہے کہ اے خیر کے چاہنے والے مکمل کر اور خوش ہو۔ اے شر کے چاہنے والے رک جا اور عبرت حاصل کر۔

هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ یُّغْفَرُ لَهٗ" "ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے"
هَلْ مِنْ تَائِبٍ یُّتَابُ عَلَیْهِ" "ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے"
هَلْ مِنْ دَاعٍ یُّسْتَجَابُ لَهٗ" "ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے"
هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ یُّغْفَرُ لَهٗ" "ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے"
هَلْ مِنْ سَائِلٍ یُّعْطٰی سُؤْلَهٗ" "ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے"

دوستان عزیز! آپ نے سنا کہ رحمت باری پیارے رسول کے پیارے امتیوں کیلئے اُن کی بخشش و مغفرت کے کیسے مواقع فراہم فرماتی ہے۔ اب بھی اگر کوئی اپنی بخشش کا سامان نہ کرے تو یہ اس کی اپنی کوتاہی ہے۔

کسی شاعر نے اسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے خوب فرمایا ہے۔

بصدق دل کرو توبہ کہ یہ وقت غنیمت ہے
گنہگاروں کی بخشش کیلئے سامان آیا ہے
ہے اک اک اس کی ساعت رحمت باری کا گنجینہ
مہینوں میں مہینہ یہ بہت ذیشان آیا ہے
رہے حسرت حیاتی میں کہ پھر رمضان آیا ہے
مسلمانوں کے دل کا حسرت ارمان آیا ہے

ماہ رمضان میں دعا

کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو ماہ رمضان میں روزہ دار کی دعا کے قبول ہونے میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔ چنانچہ مسند امام احمد، جامع ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان اور محدث منذری کی الترغیب والترہیب میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ان میں پہلا نمبر روزہ دار کا ہے۔ فرمایا: اَلصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ روزہ دار جب افطاری کرتا ہے الامام العادل۔ عادل بادشاہ اور دعوۃ المظلوم مظلوم کی دعا

عرشی ملائکہ کو خصوصی حکم

ایک روایت میں ہے کہ پروردگار عالم حاملان عرش ملائکہ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کیا کرو۔

دوستان عزیز! آپ نے سنا کہ رب کریم کس انداز سے روزہ دار کی قدر فرماتا ہے۔ جبکہ اس کی ذات بے نیاز ہے۔ شاعر مشرق اسی لئے فرماتے ہیں۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں

روزے پہلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے جیسا کہ قرآن پاک کے دوسرے پارے کے ساتویں رکوع میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اے ایمان والو۔ تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

یہ عنایات اور بے پایاں رحمتیں صرف اور صرف امت محمدیہ کیلئے ہی خاص ہیں۔ اسکی وجہ صرف اور صرف اس امت کی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہی ہو سکتی ہے۔

پانچ خصوصی عنایات

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف سے بھی اس حقیقت کا ثبوت ملتا ہے جو کہ مسند امام احمد مسند بزار اور سنن الکبریٰ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو ماہ رمضان شریف میں پانچ خصوصی طور پر عنایت ہوتی ہیں۔ جو کہ پہلی امتوں کو نہیں ہیں۔

1 خلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

2 تستغفر لھم الحیتان حتی یفطروا مچھلیاں افطار کے وقت روزہ دار کیلئے بخشش کی دعا کرتی ہیں۔

3 ویزین اللہ عزوجل کل یوم جنتہ ہر روز جنت روزہ داروں کیلئے مزین کی جاتی ہے۔

4 تصفد فیہ مردۃ الشیاطین فلا یخلصوا فیہ الی ما کانوا یخلصون الیہ سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے۔ جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

۵ یغفر لھم فی اٰخر لیلۃ آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ؟ کیا یہ رات لیلۃ القدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دی جاتی ہے۔

مولانا قمر یزدانی نے کیا خوب کہا ہے۔

آ نہیں سکتی بیان میں مدحت ماہ صیام
جبکہ ہے قرآن میں شان و عظمت ماہ صیام
اہل ایماں سے یہ فرمایا خدائے پاک نے
میری رحمت ہے جزائے طاعت ماہ صیام
ہے نزول رحمت باری جہاں میں چار سو
پوچھئے صائم سے قدر و قیمت ماہ صیام

سامعین کرام! یہ عنایات اور برکات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے ہی خاص ہیں۔ اے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! آپ کیلئے مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ ملائکہ دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ جنت آپ کیلئے سنواری جاتی ہے۔ اب بھی کوئی پیارے آقا ومولیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت و رفعت کا انکار کرے تو یہ اس کی شقاوت قلبی ہے۔

دوستو! اس کے ساتھ یہ بھی خیال فرمائیں کہ روزے نہ رکھ کر ان برکات وعنایات سے محروم رہنے والا کتنا بدقسمت ہوگا۔ اس ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے جس کی شان اور عظمت خود رب کریم بیان فرماتا ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 33

بابرکت مہینہ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ وَّ نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ يَا مَنْ لَّهُ النُّوْرُ وَ بِهِ النُّوْرُ وَ مِنْهُ النُّوْرُ وَ اِلَيْهِ النُّوْرُ وَ هُوَ النُّوْرُ وَ يَا خَالِقَ كُلِّ نُوْرٍ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ الَّذِىْ خَلَقْتَهٗ مِنْ نُّوْرِكَ وَ خَلَقْتَ مِنْ نُّوْرِهِ الْخَلْقَ جَمِيْعًا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

Scanned by CamScanner

حاضرین حضرات! یہ مہینہ جو گزر رہا ہے۔ رمضان شریف ہے اور یہ وہ برکت والا مہینہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا مہینہ قرار دیا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کتب احادیث میں موجود ہے۔

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

رحمتوں بھرا مہینہ

یہ وہ رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ جس کا چاند طلوع ہوتے۔ رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جیسا کہ کتب احادیث میں ارشاد نبوی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ فتحت ابواب الرحمۃ رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

نیکیوں کا ثواب

اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ اعمال کے ثواب میں اضافہ فرما دیتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ ابن آدم کا ہر عمل دوگناہ ہو جاتا ہے۔ ایک نیکی کے مثل دس نیکیاں لکھی ہیں۔ سات سو درجے تک۔

شیخ المحدثین حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے

ہیں کہ یہ ثواب میں اضافہ شدت ریاضت 'صدق نیت' اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مگر روزہ کہ وہ بیشک میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

ویسے تو ہر عبادت اللہ تعالیٰ کے تقدس کیلئے ہوتی ہے مگر روزہ کو ان سب میں خصوصیت حاصل ہے اور روزہ کو خاص عزت اور بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے جو ریا سے پاک اور لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے۔

وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک خالص کی خوشبو سے بہتر ہے۔

روزہ داروں کیلئے جنت میں خصوصی دروازہ

روزہ کی عظمت و رفعت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن روزہ داروں کے داخلہ کیلئے مخصوص دروازہ مقرر فرما دیا ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فِى الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ " يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهٗ' اِلَّا الصَّائِمُوْنَ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ ہے۔ جسے ریان کہتے ہیں۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

ناظرین کرام! روزہ دار کی عظمت و رفعت آپ سن رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ سب عظمت و رفعت پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں امت محمدیہ کو ملی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت بیان فرماتے یہ بھی واضح فرمایا ہے۔ دوسرے پارہ کے ساتویں رکوع میں ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے۔ جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے۔ تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ روزے صرف امت محمدیہ پر ہی فرض نہیں کیے گئے بلکہ پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے مگر روزہ دار کیلئے یہ انعامات اور نوازشات صرف اور صرف امت محمدیہ کیلئے ہیں تو پھر اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ سب کچھ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

لَو وَرَبِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

ہزار مہینوں سے افضل و بہتر رات

جامع ترمذی، سنن نسائی اور مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ اس مہینہ کی ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے۔ جس کو اس رات کی خیرات و برکات سے محروم کر دیا گیا۔ وہ خیر کثیر سے محروم کر دیا گیا۔

عالی حضرات! اب ہم کو چاہیے کہ اس رات کی خیرات و برکات سے اپنے دامنوں کو بھر لیں اور رب کریم کی اس بے پایاں رحمتوں سے محروم نہ ہوں۔

وہ رات جس کا ذکر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ہے۔ رب کریم نے بھی قرآن پاک میں اسی رات کے متعلق فرمایا ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ قف

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کریم کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

ان آیات طیبات کو بار بار پڑھیے اور غور فرمایئے تو معلوم ہوگا کہ سب راتوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر سب راتیں برابر نہیں۔ جب اس حقیقت کو تسلیم کرلیا جاتا ہے تو پھر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت کو تسلیم کرنے سے کون سی چیز مانع ہے۔ پھر یہ کہنا درست ہوگا۔ صرف اور صرف بغض رسول ہے جو تسلیم کرنے سے مانع ہے اور جن کے دل میں حب مصطفےٰ ہے وہ تو کہتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

عالی حضرات! یہ عقیدہ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابی رسول نے بیان فرمایا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مشن کے مبلغ اعظم امام اہل سنت تاجدار بریلی حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بھی اسکی ترجمانی فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔

لَمْ يَاتِ نَظِيْرُكَ فِيْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج ترے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اللہ رب العالمین نے اس خیر و برکت والی رات میں ملائکہ کے نزول کا بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین جو اپنے تئیں اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ ان کے امام اور مجتہد قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی تفسیر فتح القدیر ص ۴۷۲ ج ۵ میں اسی آیت کے تحت تحریر فرمایا ہے اِنَّ جبرئيل ينزل مع الملائكة فيسلمون على كل انسان بیشک جبریل

ملائکہ کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ہر انسان کو سلام کرتے ہیں۔

قاضی شوکانی بھی لکھتے ہیں کہ شعبی فرماتے ہیں۔ هو تسليم الملائكة على اهل المساجد من حين تغيب الشمس الى ان يطلع الفجر يمرون على كل مومن ويقولون السلام عليك ايها المومن ملائکہ کا سلام ان اہل مساجد کیلئے ہے جو غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک مساجد میں ہوتے ہیں۔ وہ ان میں سے ہر مومن کے پاس سے گزرتے ہیں اور السلام علیک اے مومن کہتے ہیں۔

عالی حضرات! غیر مقلدین حضرات کے امام اور مجدد قاضی شوکانی کی تحریروں سے بھی واضح ہو گیا ہے۔ ملائکہ آسمان سے زمین پر تشریف لاتے ہیں اور وہ مومن جو مساجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں معروف ہیں۔ ان کے پاس آتے ہیں اور ان کو سلام فرماتے ہیں۔

اعتراض کا جواب

وہ حضرات جو یہ اعتراضات کرتے ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے؟

ان کا جواب اسی قاضی شوکانی کی تحریر میں موجود ہے۔ کہ ملائکہ کے سلام کرنے کو تسلیم کر رہے ہیں۔ لیکن ملائکہ کسی کو نظر نہیں آتے ہیں۔ ملائکہ کا آنا اور سلام کرنا تسلیم کرتے ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اعتراضات کی بوچھاڑ کرتے ہو۔

اے تجھ کو کھائے تپ ستر تیرے دل میں کس سے بخار ہے۔

دوستان عزیز! یہ تو لیلۃ القدر میں رحمتوں کی برسات اور نوازشات ہیں۔ ویسے ماہ رمضان شریف کی ہر رات برکات و نوازشات سے معمور ہے۔

ماہ رمضان کی ہر رات

جامع ترمذی ابن ماجہ مسند امام احمد اور مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُنَادِی مُنَادٍ یَا بَاغِیَ

الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے۔ اے خیر کے طالب آگے بڑھو۔ کیونکہ تیرے آگے بڑھ کر خیر و نیکی حاصل کرنے کا وقت ہے اور اے برائی اور شرک کے طالب رک جا۔ کیونکہ تیرا گناہوں سے توبہ کرنے اور انہیں چھوڑ دینے کا وقت ہے۔ ذلک کُلّ لیلۃ یہ سلسلہ ماہ رمضان کی ہر رات میں جاری رہتا ہے۔

دوستو! فرشتہ تو ندا دیتا ہے۔ مگر آج کا انسان بے خبر ہے۔ اور نیکیاں حاصل کرنے اور برائیوں سے توبہ کرنے کی اس کو سوچ نہیں ہے۔ وہ دنیا میں ایسا مگن ہو گیا ہے کہ عاقبت اور آخرت سنوارنے کی فکر نہیں۔ اکبر الٰہ آبادی نے خوب کہا ہے۔

کیا کہوں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی۔ اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی پھر مر گئے

اکبر الٰہ آبادی نے آج کل کے مسلمان کا جو پروگرام بتایا ہے وہ بالکل صحیح نقشہ پیش کیا ہے۔ جبکہ انسان روزمرہ جنازوں کا اٹھنا' اخبارات میں حادثات کی خبروں کا پڑھنا اس سے پوشیدہ نہ ہے مگر پھر بھی اپنی عاقبت اور آخرت بہتر بنانے کی صورت پیدا نہ کرنا کتنی بڑی بے وقوفی اور نادانی ہے۔ جبکہ رب تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کو آوازیں دے رہی ہے۔

عالی حضرات! ہو سکتا ہے کہ یہ ماہ رمضان المبارک ہماری زندگی کا آخری ماہ رمضان ہو۔ پھر شاید نصیب نہ ہو یا یہ بابرکت دن اور راتیں پھر نصیب نہ ہوں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی بسر کرنے کے انداز میں تبدیلی پیدا کریں۔ پہلی زندگی بے نمازی میں گزاری ہے۔ اب پنجوقتہ نماز پڑھنے کا عہد کریں۔

روزہ فرض ہے ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا عہد کریں۔ زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ بعض حضرات زکوٰۃ کے سلسلہ میں کوتاہی تساہل سے کام لیتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ رقم میں کمی واقع ہو جائے گی۔ یہ ان کی خام خیالی ہے اور شیطان کی ایک چال ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر انسان کا کوئی خیر خواہ نہیں۔ بسم اللہ تو ہر مسلمان کو آتی ہے۔ اس کو ہی بار بار پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ وہ اللہ جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور جس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم امتی ہیں وہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

سورہ توبہ میں اس رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ "بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑھنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

انسان کو سوچنا چاہیے کہ میرا رب رحمٰن اور رحیم ہے۔ میرا رسول رحمۃ للعالمین ہے اور رحیم لہٰذا ان کے جو احکامات ہیں ان میں مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔ کیونکہ ان سے بڑھ کر کوئی مہربان نہیں ہے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستم میان دو کریم

اے میرے پروردگار تو کریم ہے اور تیرا رسول بھی کریم ہے۔ سو بار شکر ادا کرتا ہوں کہ میں دو کریموں کے درمیان ہوں۔

لہٰذا مسلمانوں کو زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ نہ سوچنا چاہیے کہ مال میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیے کہ جو بھی دنیا سے جاتا ہے سب مال و متاع یہاں ہی چھوڑ جاتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں کے مالک' مربعوں کے مالک سب کچھ یہاں چھوڑ جاتے ہیں۔ افسوس! مسلمان کی یہ سوچ نہیں بلکہ شیطان نے ان کو الٹی سوچ کی طرف لگا دیا ہے۔ اور وہ اس بہکاوے میں آگئے ہیں جبکہ شیطان مسلمان کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر خبردار فرما دیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ مسلمانو دشمن کے نقش قدم پہ اور اس کے کہنے پر نہ چلو بلکہ جو تمہارے خیر خواہ اور مہربان ہیں۔ رب کریم جل جلالہٗ اور اس کے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے احکام پر عمل کرو۔ موت سے تم کو کوئی نہیں بچا سکتا ہے۔ ایک دن ضرور مرنا ہے آپ دیکھتے ہیں۔ امراء وغیرہ امریکہ جرمنی برطانیہ علاج معالجے کیلئے جاتے ہیں مگر جب موت ان کا مقدر بن چکی ہوتی ہے تو پھر اخبارات میں آ جاتا ہے کہ ان کی میت طیارہ کے ذریعے پاکستان آ رہی ہے۔ امریکہ برطانیہ جا کر بھی وہ موت سے نہ بچ سکے امریکہ ان کو موت سے نہ بچا سکا۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

جس سیٹھ کی شب و روز بھی سوچ تھی کہ کس طریقے سے روپیہ اور مال جمع کروں۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ فرائض کی ادائیگی کا وقت نہ ملتا ہے۔ آج ملک الموت سے نہ بچ سکا۔ اکبر الہ آبادی نے ایسے حضرات کیلئے خوب کہا ہے۔

سیٹھ جی کو فکر تھی اک اک کے دس دس کیجئے
عزرائیل بھی آن پہنچا جان واپس کیجئے

جس مال کی فکر میں یہ احکامات خداوندی اور ارشادات نبوی کو بھلا دیا تھا اب وہ مال بھی موت سے نہ بچا سکا دنیا سے جا رہا ہے۔ جنازہ تیار کرنے کی سب کو فکر ہے۔ جنازہ تیار کر کے جنازگاہ میں لے جایا جاتا ہے۔ جن علماء کرام کے خلاف زبان درازی تو کرتا تھا اور جن کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا تھا اب اس کی انتظار ہے۔ اب اس کی ضرورت پڑی ہے۔ جن میں بیٹھ کر تو دین اسلام اور علماء کرام کے خلاف باتیں کرتا تھا۔ وہ سب تیرے دوست احباب موجود ہیں۔ مگر پھر بھی سب کو مولوی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ان میں سے کوئی آگے بڑھ کر تیرا جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ اب اسی مولوی کی ضرورت ہے انسان کو اپنی زندگی میں موت کو نہ بھولنا چاہیے۔ اگر موت یاد ہو تو کوئی علماء حق کے خلاف

آوازیں نہ کسے۔ مگر عالم دین پھر بھی مسلمانوں کا خیر خواہ اور ان کی بہتری کا سوچنے والا ہے۔ جو جنازہ پڑھانے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

جنازہ پڑھانے کے بعد قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ سب دوست احباب قبر پر مٹی ڈال کر چلے جاتے ہیں۔ اب مسلمان تو عالم دنیا سے عالم برزخ میں چلا گیا۔ ایک جہان سے دوسرے جہان کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس جہان میں تجھے نماز روزہ حج زکوٰۃ و خیرات ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ جن سے تو پہلو تہی کرتا رہا ہے۔ جن کی ادائیگی کی تجھے فرصت نہ تھی۔

عالی حضرات! یہ نقشہ جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس سے کسی کو انکار نہ ہے اور یہ نقشہ پیش کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ اس رحمت بھرے مہینہ میں سچی توبہ کر کے احکامات خداوندی اور ارشادات نبوی پر عمل پیرا ہونے کا عہد کر لو تا کہ بقیہ زندگی اچھی گزر جائے اور عالم آخرت کی منزلیں آسان ہو جائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 34

فضیلت قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ وَبَنَاتِهِ الطَّيِّبَاتِ وَعَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلٰى سَائِرِ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ الْمُعَظَّمِيْنَ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِ الرَّاشِدِيْنَ الْمُرْشِدِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۔

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں جو چیز ایمان والوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔ (پ ۱۵ ع ۹)

عالی حضرات! آج کی تقریر کا عنوان فضیلت قرآن پاک ہے۔ ماہ رمضان شریف میں آپ نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور نماز تراویح میں قرآن پاک سنا۔ قرآن پاک کی شان خود اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ جو آیت شریفہ تلاوت کی ہے۔ یہ پندرھواں پارہ کے ناویں رکوع کی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

ترجمہ:۔ اور ہم قرآن پاک میں اتارتے ہیں جو چیز ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی پڑتا ہے۔ (پارہ ۱۵ رکوع ۹)

اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو مومنوں کے شفاء اور رحمت قرار دیا ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت اور حصہ کو شفاء اور رحمت قرار دیا ہے۔

دافع البلاء والوباء

شفاء کی ضد بیاری اور رحمت کی ز د زحمت یعنی جہاں شفاء ہو وہاں بیاری نہیں؛ جہاں رحمت ہو وہاں زحمت نہیں۔ بیاری وبا ہے۔ زحمت بلا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو شفاء قرار دیا ہے تو پھر تسلیم کرنا ہوگا کہ قرآن پاک دافع الوبا ہے اور جہاں رحمت وہاں زحمت بلاء نہیں تو پھر ماننا پڑے گا قرآن پاک دافع البلاء ہے۔

ویسے بھی جس گھر میں بیاری' پریشانی' بلاء اور وباء ہو تو مسلمان گھروں میں قرآن خوانی کرواتے ہیں۔ یعنی قرآن پڑھنے سے بیاری پریشانی اور بلاء و وباء دور ہو جاتی ہے ہر شخص قرآن پاک کو دافع' البلاء والوباء والقحط والمرض والالم تسلیم کرتا ہے' اب صاحب قرآن جن پر اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و برکات بدرجہ' اتم دافع البلاء والوباء ہیں۔ بلکہ قرآن پاک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے۔ اعظم چشتی نے ایک نعت میں کہا ہے۔

قرآن دسدا ایہہ بڑھائی حضور دی
کیہڑا کرے گا مدح سرائی حضور دی

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

صحابہ کرام علیہم الرضوان محترمہ سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ محدثہ مخدومہ کائنات ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے متعلق دریافت کیا۔ تو صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن ان کا خلق مبارک قرآن ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سارا قرآن پاک پیارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت ہے کیونکہ ایک شخصیت میں کئی صفات ہوتی ہیں کہتے ہیں کہ یہ شخص بڑا بہادر، سخی، عالم، متقی، حسین وجمیل اور خلیق ہے تو ذات ایک ہے جس میں یہ بھی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارے قرآن پاک کو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق فرمایا ہے۔ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم!

اللہ کریم نے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت اور عادت کو عظیم فرمایا ہے جبکہ پوری دنیا کو بلکہ ساز وسامان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قلیل فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

حروف مقطعات

قرآن پاک کی کل آیات طیبات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) ہے جن میں الٓمٓ بھی آیت ہے۔ الٓرٰ بھی ایک آیت ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ بھی آیت ہے۔ آپ

مترجم قرآن پاک دیکھیں کسی نے بھی اس کا ترجمہ نہیں کیا۔ بلکہ تفسیر روح البیان شریف میں ہے۔ جبریل امین وحی لے کر حاضر ہوا تو عرض کیا الف فرمایا علمت میں جان گیا ہوں۔ پھر عرض کیا لام فرمایا علمت میں جان گیا ہوں۔ پھر عرض کیا م فرمایا علمت میں جان گیا ہوں۔ اس پر جبریل نے عرض کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معنی کو میں نہیں جان سکا۔ تو فرمایا جبریل اس کا معنی میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ رحمہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں!

نکتہ

دستو الم یہ ایک آیت ہے اور کل آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) ہیں۔ تو یہ کل کا ہزارواں حصہ ہوئی اور سارا قرآن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت ہے۔ جس آقا کی ایک صفت کے ہزارویں حصے کو جبریل امین نہیں سمجھ سکے عام آدمی کیسے سمجھ سکتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اسی لئے فرمایا ہے:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حدیث نبوی

علامہ فاسی علیہ الرحمہ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات صفحہ ۲ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام الانبیاء شہنشاہ ہر دو سرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لم یعلمنی

حقیقتی ھو رہی بمیری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

محمد سرور وحدت ہے رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

معزز سامعین! قرآن پاک کا مطالعہ کرنے والا عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شناسا ہو جاتا ہے کیونکہ قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف ہے۔ لیکن کئی حضرات ایسے بھی ہیں۔ جو قرآن پاک پڑھنے کے باوجود عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آشنا ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرات کے لئے ارشاد فرمایا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْراً وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْراً اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔ گمراہ ہوتے ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت کا انکار کرتے ہیں اور تنقید کرتے ہیں' ہدایت وہ پاتے ہیں' جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت پڑھ کر اور سن کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے دلوں میں نبی پاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مزید محبت پیدا ہوتی ہے اور ان کا نظریہ اور عقیدہ یہ ہوتا ہے:

قرآن وچہ اے بڑائی حضور ﷺ دی
کیہڑا کرے گا مدح سرائی حضور ﷺ دی

شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے قرآن پڑھا تو قوم کو پیغام دیا۔

مغز قرآن روح ایمان جان دیں
ہست حب رحمۃ للعالمین

آج لوگوں نے جگہ جگہ قرآن پاک کی تعلیم کے مدرسے کھولے ہوئے ہیں۔ جگہ جگہ قرآن پاک کا دورہ پڑھاتے ہیں اور اپنے آپ کو مفسر قرآن یا شیخ القرآن یا شیخ التفسیر کہلاتے ہیں۔ مگر علامہ اقبال نے فرمایا جب تک حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں۔ نہ قرآن کو سمجھ سکو گے۔ نہ ایمان کی تازگی اور نورانیت حاصل ہوگی اور نہ ہی دین اسلام کی برکات سے بہرہ ور ہوں گے اگر ان بیش بہا اور دنیا و آخرت میں سرفرازی حاصل کرنے والے قیمتی سامان سے مالا مال ہونا چاہتے ہو تو وہ صرف اور

صرف رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت ہے آیئے سب مل کر پڑھیں۔

مغز قرآن روح ایمان جان دیں

ہست حب رحمۃ للعالمین

قرآن پاک کی زیارت

محدث دیلمی نے اپنی مسند الفردوس کے صفحہ ۲۹۳ جلد ۳ میں حدیث درج فرمائی ہے جس کا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ اَلنَّظْرُ فِی کِتَابِ اللّٰہِ عِبَادَۃٌ کتاب اللہ کی زیارت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی عظمت بھی سنیے۔ جامع ترمذی جلد ۲ مشکوۃ جلد ۲ میں حدیث شریف ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ وَرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ جس مسلمان نے میری زیارت کی اور میرے دیکھنے والے کی زیارت کی اس کو جہنم کی آگ مس بھی نہ کرے گی۔ شاعر اسلام ابوالاثر حفیظ جالندھری نے کیا خوب کہا ہے:

صحابہ وہ صحابہ جن کی عید ہوتی تھی

خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی!

اس حدیث شریف پر مزید غور فرمائیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دریائے رحمت کی جود وسخا کا اندازہ لگتا ہے کہ فرمایا میری زیارت ہی نہیں۔ بلکہ میرے زیارت کرنے والے مسلمان کو دیکھنے والا بھی جہنم میں نہیں جا سکتا۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

نفع رساں اور فیض رساں

وہ لوگ جو کہتے پھرتے ہیں کہ نبی کچھ نہیں کر سکتا۔ نبی نفع نقصان کا مالک نہیں۔ اس حدیث شریف پر بار بار غور کریں۔ تو سرور عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ میرے فیض کی کوئی حد نہیں۔ نماز اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔ مگر کوئی یہ کہہ نہیں سکتا کہ یہ نمازی ہے اس لئے جہنم کی آگ اس کو مس بھی نہیں کرے گی۔ کسی روزہ دار کے متعلق کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ روزہ دار ہے اس لئے اس کو جہنم کی آگ مس نہ کرے گی۔ اسی طرح دیگر فرائض پر عمل کرنے والے کے متعلق کوئی دعویٰ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ جہنم میں جائے گا۔ مگر صحابی رسول کے متعلق اور تابعین کے متعلق دعویٰ سے کہا جا سکتا کہ یہ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ یہ جنتی ہیں اور صحابی نمازیں پڑھنے سے نہیں بنتا۔ صحابی زیادہ روزے رکھنے سے نہیں بنتا۔ صحابی زیادہ زکوٰۃ وصدقات سے اور حج کرنے سے نہیں بنتا۔ صحابی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات شریفہ میں ایمان کی حالت میں ان کی زیارت کرنے سے بنتا ہے۔ اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عام فیضان کا پتہ چلتا ہے کہ زیارت نبوی عبادات اور ریاضتوں سے افضل واعلیٰ ہے۔

کعبہ کی زیارت کرنے سے حق دار جنت کے بنتے ہیں\
بھلا ان کی عظمت کا کیا کہنا جو ان کے گھر میں رہتے ہیں

اس حدیث شریف سے فیضان نبوی کا اندازہ لگائیے فرمایا وَ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ جس نے میرے دیکھنے والے کو بھی دیکھا اس کو بھی جہنم کی آگ مس نہ کرے گی۔ یہ تابعین کی شان ہے۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جن کے ہم مقلد ہیں۔ وہ تابعی ہیں انہوں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زیارت کی ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نماز پڑھتے دیکھا۔ لہذا سیدنا اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

نے جو اجتہاد فرمایا ہے۔ اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عملی زندگی کو ملحوظ رکھا ہے جس انداز سے ان کو نمازیں پڑھتے دیکھا۔ وہی نماز کا طریقہ انہوں نے بتایا ہے۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مسلمہ بزرگی

غیر مقلدین حضرات کی مایہ ناز شخصیت مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جن کو جمعیت اہلحدیث امام اعصر لکھتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب تاریخ اہلحدیث کے صفحہ ۷۷-۱۷ پر اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کیا ہے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ

ہر چند کہ میں سخت گنہگار ہوں لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور اپنے صالح اساتذہ جناب مولانا ابوعبداللہ غلام حسن صاحب ... سیالکوٹی اور جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب ... محدث وزیر آبادی کی صحبت وتلقین سے یہ بات یقین کے مرتبہ تک پہنچ چکی ہے کہ بزرگان دین خصوصاً حضرات آئمہ متبوعین سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے۔ اس لئے بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے کوئی فیض اس ذرہ مقدار پر نازل کر دیتا ہے۔ اس مقام پر اس کی صورت یوں ہے کہ جب میں نے اس مسئلہ کے لئے کتب متعلقہ الماری سے نکالیں اور حضرت امام صاحب (ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ) کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی سے میرے دل پر کچھ غبار آ گیا جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہوا کہ دن دوپہر کے وقت جب سورج پوری طرح روشن تھا یکایک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا۔ گویا ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کا نظارہ ہو گیا۔ معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام صاحب (ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) سے بدظنی کا نتیجہ ہے۔ اس سے استغفار کرو میں نے کلمات استغفار دہرانے شروع کئے۔ وہ اندھیرے فوراً دور ہو گئے۔ ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو مات کر دیا۔ اس وقت سے میری حضرت امام صاحب علیہ الرحمۃ سے حسن عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی ہے اور میں اُن شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت نہیں ہے۔ کہا کرتا ہوں کہ میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ منکرین معارج قدسیہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب

کرتے فرمایا ہے۔ لفتما روئه علی ماهری میں نے جو کچھ عالم بیداری اور ہوشیاری میں دیکھ لیا اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے۔

سامعین کرام: مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے جو اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ اس پر غور فرمائیں تو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مسلمہ بزرگی اور ولایت کا اقرار ہو رہا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اپنے وہابیوں کو بھی متنبہ کردیا۔ جو ان سے عقیدت نہیں رکھتے۔

اب میر صاحب کے اس مشاہدہ کی روشنی میں نماز کا وہ طریقہ جو سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے احادیث شریفہ کی روشنی میں بتایا ہے۔ جس پر احناف عمل پیرا ہیں۔ ان کی حقانیت بھی واضح ہوتی ہے اگر احناف کی نماز احادیث اور طریقہ کے خلاف ہے۔ تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق بدظنی رکھنے سے مولوی ابراہیم صاحب میر کی آنکھوں کا نور اور بینائی ضائع نہیں ہونی چاہیے تھی اور توبہ کرنے سے اندھیرا کافور نہ ہونا چاہیے تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور احادیث صحیحہ کے مخالف کو اللہ تعالیٰ مقام ولایت عطا نہیں فرماتا۔

غیر مقلدین کو نصیحت

لہذا اس مشاہدہ کی روشنی میں جو کہ ان کے ہی امام نے بیان فرمایا ہے۔ غیر مقلدین حضرات کو نصیحت پکڑنی چاہیے کہ احناف کی نمازیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے خلاف قرار دینے سے توبہ کرنی چاہیے اور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا نیازمند اور عقیدت مند ہو جانا چاہیے۔

بزرگان دین

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے ان الفاظ کو بھی بار بار پڑھیے۔

"بزرگان دین خصوصاً حضرت آئمہ متبوعین سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے"۔

ان الفاظ سے واضح ہے کہ بزرگان دین سے حسن عقیدت برکات کا ذریعہ بخش

ہے۔ جن سے حسن عقیدت فائدہ مند اور نفع رساں ہے تو ان کی ذات کیوں نہ نفع بخش اور فیض رساں ہوگی۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

مولوی اشرف علی تھانوی

دیو بندی مکتب فکر مولوی عزیز الحسن صاحب ملفوظات اشرفیہ کے صفحہ ۱۴ مطبوعہ ملتان میں لکھتے ہیں کہ

مولوی اشرف علی تھانوی نے فرمایا:

"اچھے پڑوس سے مردہ کو نفع ہوتا ہے۔ صالحین کے جوار میں دفن ہونے سے نفع ہوتا ہے"۔

عزیزان من! تھانوی صاحب کے ارشاد کو دل کی گہرائیوں سے پڑھیے اور فیصلہ فرمایئے۔ آج امت مسلمہ میں انتشار اور افتراق کا سبب اہلسنت و جماعت کے حضرات ہیں یا کہ دیو بندی؟

فرقہ واریت

فرقہ واریت کے جتنا سنی علماء کرام مخالف ہیں۔ دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کے عقائد اور نظریات موسم کی تبدیلی کی طرح بدلتے نہیں۔ ان کے وہی عقائد اور نظریات ہیں۔ انہیں کی یہ تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں۔ جو اکابر اور اسلاف کے تھے۔

دیو بندی اور غیر مقلدین حضرات جس کو شرک قرار دیتے ہیں اسی کو وہ جائز بھی قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ اہل سنت و جماعت کو قبر پرست کہتے نہیں تھکتے کہ یہ قبروں پر جاتے ہیں۔ قبروں والے کیا دے سکتے ہیں۔ وہ تو خود محتاج ہیں۔ جو ان کو نفع رساں سمجھے وہ مشرک ہے۔ بلکہ تقویۃ الایمان میں تو مولوی اسمعیل صاحب دہلوی نے ایسے نظریات والوں کو ابوجہل سے بھی زیادہ مشرک قرار دیا ہے۔ لیکن مولوی اشرف علی

تھانوی صاحب واضح الفاظ میں فرما رہے ہیں۔

صالحین کے جوار میں دفن ہونے سے نفع ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ صالحین انتقال کے بعد بھی مزارات میں جلوہ گر ہوتے ہوئے نفع پہنچاتے ہیں۔ اگر ان سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے تو زندوں کو بدرجہ اتم پہنچتا ہے۔ الحمد اللہ اہلسنت وجماعت کی حقانیت کا اظہار اغیار نے بھی کر دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ذکر الانبیا عبادۃ ذکر الصالحین کفارۃ

محدث دیلمی علیہ الرحمۃ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت درج فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ عِبَادَۃٌ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر عبادت ہے اور صالحین کا ذکر کفارہ ہے۔

دوستو! جن کا ذکر نفع بخش ہے۔ ان کا ذکر کیا جائے تو وہ عبادت میں شمار ہو۔ نیکیاں لکھی جائیں اور گناہ معاف ہوں تو ان کی ذات کیوں نہ نفع بخش ہوگی۔ یقیناً ان کی ذات نفع بخش ہے۔ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی فرماتے ہیں:

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
سائلو دامن سخی کا تھام لو کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو باغ خلد اکرام ہو ہی جائے گا!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 35

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ۔ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اِمَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ۔ عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ خُلَفَآئِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَ شُہَدَآئِہٖ وَ بَنَاتِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (پ۱۶ع۹)

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کیلئے رحمٰن محبت کرے گا۔

عالی حضرات: یہ مہینہ مبارک رمضان شریف کا ہے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض فرمائے۔ ماہ رمضان شریف میں ہی چند جلیل القدر اور عظیم المرتبت ہستیوں کی یادیں وابستہ ہیں۔ جن پر اسلام اور مسلمانوں کو ناز ہے۔ ان میں سے ۳ رمضان المبارک کو سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ دارین مالکہ جنت سیدنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مبارک ہے۔ اور ۱۷ رمضان المبارک کو کفر و اسلام کا پہلا معرکہ غزوہ بدر ہوا۔ ۲۱ رمضان المبارک کو شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات فاتح خیبر داماد پیغمبر سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳ رجب المرجب کو جمعہ کے روز ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے۔

ابوالحسن کنیت آپ کے بڑے صاحبزادے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تھی۔

ابوتراب کنیت پیارے آقا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محبت بھرے الفاظ تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر پر نہ پایا۔ آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضرت علی! کہاں ہیں تو سیدہ نے عرض کیا کہ ہمارے درمیان کوئی بات واقع ہوگئی تھی جس سے آپ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ اور میرے ہاں قیلولہ بھی نہیں کیا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کرو۔ تو اس نے عرض کیا کہ حضرت علی! مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم مسجد میں تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سویا ہوا پایا کہ آپ نے چادر کندھے سے سر کے نیچے کی ہوئی تھی۔ اور آپ کے کندھوں پر مٹی لگی ہوئی تھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست شفقت سے ان کے کندھوں سے مٹی کو جھاڑا اور فرمایا اے ابوتراب! اٹھیے! اس وقت سے آپ ابوتراب کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے تین بھائی اور تھے جن کے نام طالب عقیل اور جعفر طیار تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس عربی میں بر فصوص الحکم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں پیدا ہوئے یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے خاص کر آپ کے حصہ میں کی تھی۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

دوستان عزیز

جو آیہ شریفہ میں نے خطبہ میں پڑھی ہے۔ یہ آیت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر درمنثور کی جلد ۴ کے صفحہ ۲۸۷ مطبوعہ بیروت میں ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

آپ یہ دعا کیا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ وُدًّا وَّاجْعَلْ لِّیْ صُدُوْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَوَدَّۃًo

اے اللہ تو مجھے اپنے ہاں عہد نبھانے والا محبت کرنے والا بنا۔ اور میرے لئے مومنوں کے سینوں میں محبت پیدا فرما۔ تو آیہ شریفہ نازل ہوئی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّاo

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کیلئے رحمٰن محبت کردیگا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ جن کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بیہقی وقت کا لقب دیا ہے۔ انہوں نے بھی اپنی تفسیر مظہری صفحہ ۱۲۲ جلد ۶ میں اس آیہ

شریفہ کے تحت طبرانی کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ یہ آیت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کے اسلام پر سب متفق ہیں۔ آپ نے نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت فرمائی۔ ابتدائی صحابہ اور صحابیات کے بعد خواتین میں حضرت فاطمہ بنت اسد کا نام آتا ہے۔

علامہ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء کے صفحہ ۱۲۱ جلد نمبر ۳ پر نقل فرمایا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ کا جب انتقال ہوا۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ علیہم الرضوان سے مل کر ان کی قبر تیار فرمائی۔ اپنے ہاتھوں سے مٹی باہر نکالی۔

فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ جب قبر مبارک بنانے سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قبر میں لیٹ گئے اور کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔

اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَاَوْسِعْ عَلَیْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ٥

اے اللہ! اپنے نبی پاک اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کے وسیلہ جلیلہ سے میری والدہ فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور نکیرین کو جواب دینے کی توفیق عطا فرما اور قبر کشادہ فرما بیشک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

عالی حضرات: اس سے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ کی عظمت بھی واضح ہے اور یہ بھی عیاں ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کتنا پیار اور عقیدت تھی۔ آپ ان کو اپنی امی فرماتے تھے۔ نیز نبی پاک صلی

اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے دعا کرنا پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ جو لوگ وسیلہ کو شرک اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔ وہ صریحاً غلطی پر ہیں۔

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ہے ان کے واسطے سے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

نواب صدیق حسن بھوپالی

جو کہ غیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث حضرات کے مفسر محدث شیخ الاسلام ملک سردار اہلحدیث ہیں نے اپنی کتاب تحریم المومنین بتکویم مناقب الخلفاء راشدین کے صفحہ ۹۹' ۱۰۰ پر بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے بیان کرنا مناسب خیال کرتا ہوں تا کہ ان پر بھی واضح ہو جائے کہ اہل سنت وجماعت کا مسلک ہمارے اکابر کی تحریروں سے بھی ثابت ہے۔

کعبہ میں ولادت

ابن عم رسول وسیف اللہ المسلول مظہر العجائب والغرائب اللہ اسد الغالب ولادت ان کی مکہ مکرمہ میں اندر بیت اللہ کے ہوئی۔ ان سے پہلے کوئی بیت الحرام کے اندر مولود نہیں ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیٹ میں ہی والدہ کو بت کا سجدہ نہ کرنے دینا

آپ کی والدہ جب چاہتی کہ بت کو سجدہ کریں اور علی رضی اللہ عنہ ان کے پیٹ میں تھے۔ تو ہرگز سجدہ نہ کر سکتیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا پاؤں ان کے پیٹ پر رکھ دیتے اور اپنی پشت ان کی پشت سے ملا دیتے۔ وہ جھک نہ سکتیں۔

والدہ کا انتقال اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک!

(آپ کی والدہ ماجدہ) یہ فاطمہ اول ہاشمیہ ہیں۔جنہوں نے اول ہاشمی جنا۔ جب فاطمہ کا انتقال ہوا حضرت نے ان کو اپنے قمیص میں کفن کیا کیونکہ نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بمنزلہ ماں کے تھیں۔ اور اسامہ بن زید و ابوایوب انصاری و عمر بن خطاب اور ایک غلام اسود کو حکم دیا کہ ان کی قبر کھود یں۔ چنانچہ بقیع میں قبر کھودی پھر خود قبر میں اتر کر دست مبارک سے اس کو گہرا کیا۔ اور مٹی باہر نکالی پھر اس میں لیٹ کر کہا۔

اَللّٰھُمَّ اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنھا حجتھا و وسع علیھا مدخلھا بحق نبیک مُحَمَّد والانبیاء الَّذِیْنَ من قبلی فانک ارحم الراحمین○

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے ان کیساتھ وہ کیا جو کسی کے ساتھ ان سے پہلے نہیں کیا تھا۔

قمیص مبارک پہنانے کی وجہ

فرمایا میں نے ان کو اپنا قمیص پہنایا تا کہ ان کو قمیص جنت پہنایا جائے۔ اور میں ان کی قبر میں لیٹا تا کہ ضغطہ قبر میں تخفیف ہو۔

دوستان عزیز! نواب صدیق حسن بھوپالی کی تحریر پر غور و فکر فرمایئے۔ شرک اور کفر کے فتوے لگانے والوں کے امام اور سردار کی تحریر ہے۔

ناعاقبت اندیش لوگ اپنے اکابر کو ان کے مرجانے کے بعد یہ فیض دے رہے ہیں۔ کہ ان کے شرک و کفر کے فتووں سے وہ بھی محفوظ نہیں رہتے۔

ایسی سمجھ خدا کسی کو نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ ادا نہ دے

میرے دوستو! اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تبرکات کا فائدہ قبر اور حشر میں بھی ہوتا ہے اور ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے غلاموں اور ماننے والوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ تب ہی تو آپ نے فرمایا اور نواب صدیق حسن بھوپالی آپکا ارشاد لکھتے ہی

مجبور ہوا کہ میں نے ان کو اپنا قمیص پہنایا۔ تا کہ ان کو قمیص جنت پہنایا جائے۔ اور میں ان کی قبر میں لیٹا تا کہ ضغطہ قبر میں تخفیف ہو۔

سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا علم!

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کے ان الفاظ پر غور فرمائیں تو سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ماں کے شکم اطہر میں علم بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ان کو علم ہوتا تھا۔ کہ اب میری والدہ بت کو سجدہ کرنے کیلئے جھک رہی ہے تب ہی تو جھکنے نہ دیتے تھے۔ یہ الفاظ مکریم المومنین کے صفحہ ۹۹ پر اس طرح ہیں۔ جب یہ چاہتیں کہ بت کو سجدہ کریں اور علی اپنا پاؤں ان کے پیٹ پر رکھ دیتے۔ اور اپنی پشت ان کی پشت سے ملا دیتے وہ جھک نہ سکتیں۔

عالی حضرات! بت باہر ہے۔ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم ماں کے شکم اطہر میں ہیں۔ سجدہ کرنے کی نیت ان کی والدہ کے دل میں ہے۔

ان سب چیزوں کا آپ کیلئے علم مانو گے تو یہ بات ثابت ہو گی۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

علق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

کٹا ہوا ہاتھ درست ہو جاتا

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات الاولیاء کے صفحہ ۱۵۵ جلد اول مطبوعہ بیروت میں تحریر فرمایا ہے کہ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے عقیدت مندوں میں ایک غلام نے چوری کی۔ لوگ اس کو پکڑ کر سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دربار میں لے آئے۔ آپ نے فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے عرض کیا۔ جی حضور! سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسکا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔

جب وہ ہاتھ کٹوا کر وہاں سے اپنے گھر کو گیا۔ تو راستہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن الکواء رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی۔ حضرت ابن الکواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا۔ تیرا ہاتھ کس نے کاٹا۔ تو اس نے کہا امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے کاٹا ہے ابن الکواء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انہوں نے تیرا ہاتھ کاٹ دیا ہے مگر تو پھر بھی ان کا مداح ہے اس نے جواب میں کہا کہ میں ان کی مدح اور تعریف کیوں نہ کروں کہ انہوں نے شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق مجھے یہ سزا دے کر جہنم کی آگ سے بچالیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سن کر اس واقعہ کا تذکرہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے اس غلام کو بلایا۔ اس کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی کلائی سے رکھ کر ایک رومال سے باندھ دیا۔ اور دعا فرمائی تو آسمان سے یہ ندا آئی جو کہ حاضرین نے سنی کہ اس کے ہاتھ سے رومال کو ہٹا دو۔ جب رومال ہٹایا۔ تو اس کا ہاتھ بالکل درست تھا۔ (جامع کرامات الاولیاء عربی ص ۱۵۵)

معذور کا تندرست ہو جانا

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے جامع کرامات الاولیاء عربی صفحہ ۱۵۵ جلد اول مطبوعہ بیروت میں نقل فرمایا ہے کہ ایک معذور شخص بیت اللہ کے قریب یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ
يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوَىٰ مَعَ السَّقَمِ

اے وہ ذات اقدس جو تاریکیوں اور ظلمتوں میں پریشان حال اور بے تاب کی دعا سنتی ہے اے بیماروں کی تکلیف اور ضرر کو دور فرمانے والے۔

قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوا
وَأَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَمْ تَنَمِ

تیری خدمت میں حاضری دینے والے کعبہ کے ارد گرد سو گئے ہیں۔ لیکن اے زندہ

اور قائم رہنے والے تو تو کبھی نہیں سویا کرتا۔

هَلْ لِي بِجُودِكَ فَضْلُ الْعَفْوِ عَنْ زَلَلِي
يَا مَنْ إِلَيْهِ رَجَاءُ الْخَلْقِ فِي الْحَرَمِ

کیا تو اپنی جود وسخاوت سے میری کوتاہیوں پر اپنی معافی کا وسیع دامن پھیلا دے گا۔حرم میں تیری ہی ذات اقدس کی امیدیں لے کر یہ مخلوق جمع ہے۔

إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوهُ ذُو خَطَأٍ
فَمَنْ يَجُودُ عَلَى الْعَاصِينَ بِالنِّعَمِ

اگر تمہاری عفو سے معافی کے طلبگار اور امیدوار نہ ہو تو پھر گنہگاروں پر تیرے سوا اور کون انعام واکرام کرے گا۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کو اپنے پاس بلوایا۔وہ اپنا پہلو گھسیٹتا ہوا حاضر خدمت ہوا۔آپ نے فرمایا میں نے تیری التجاؤں کو سنا ہے۔اب تو اپنا حال بیان کر اس نے عرض کیا کہ میں لہو ولعب اور گناہوں میں چاروں طرف سے جکڑا ہوا انسان تھا۔میرے والد ماجد گناہوں سے مجھے روکتے تھے۔اور روکنے کی نصیحتیں فرماتے تھے۔میں انکی ان نصیحتوں سے تنگ آتے ہوئے ایک دن ان کو مارا۔انہوں نے میری اس گستاخی اور نازیبا حرکت پر قسم اٹھائی کہ مکہ مکرمہ جا کر دربار خداوندی میں تیرے لئے بددعا کروں گا۔انہوں نے ایسا ہی کیا انکی بددعا کی وجہ سے میرا پہلو لنگ ہو گیا۔اور میں اب اس کی سزا کے نتیجہ میں معذور ہو گیا ہوں۔

میں اپنے کیے پر سخت نادم ہوں۔میں نے اپنے والد ماجد کو راضی کرنے کیلئے بہت کوشش کی۔یہاں تک کہ انہوں نے وعدہ فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف میں جا کر تمہارے لئے اب دعا کروں گا۔

میں نے ان کو اونٹنی پر سوار کر کے مکہ مکرمہ بھیجا مگر اونٹنی بھاگ نکلی اور وہ پہاڑوں اور چٹانوں کے درمیان اس سے گر کر انتقال فرما گئے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسکا یہ سارا واقعہ سنکر فرمایا۔اگر تیرے

والد تجھ سے راضی ہو گئے۔ تو اللہ کریم بھی تجھ سے راضی ہے۔ اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ میرے والد ماجد مجھ سے راضی ہو گئے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اٹھے اور کئی رکعتیں ادا فرمائیں اور دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ پھر اس کو فرمایا اٹھ کھڑا ہو۔ تو وہ اٹھا اور چلنے لگا اور پہلے کی مانند صحت یاب ہو گیا۔

دوستان عزیز! والدین کی رضا بھی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کیلئے دعا جب فرمائی جبکہ اس نے اپنے والد کے راضی ہو جانے کی قسم اٹھائی تھی۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دعا و برکت سے اسکو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما کر اس کی اس پریشانی اور معذوری کو دور فرما دیا۔ اس سے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی بارگاہ خداوندی میں رسائی اور مقبولیت بھی عیاں ہے۔

ملائکہ کا چکی چلانا

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے ہی جامع کرامات الاولیاء کے صفحہ ۵۶ جلد اول پر ایک اور روایت نقل فرمائی ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا کہ ان کو بلا لاؤ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جب گئے تو دیکھا کہ ان کے گھر چکی چل رہی ہے۔ مگر چلانے والا کوئی آدمی نہیں۔

انہوں نے آ کر اپنی آنکھوں دیکھا منظر بارگاہ نبوی میں عرض کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! آپ کو معلوم نہیں کہ زمین پر کچھ ملائک ایسے ہیں۔ جو آل محمد صلوات اللہ وسلام اللہ علیہ کی معاونت و امداد فرماتے ہیں۔

عالی حضرات! سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی کرامات کا باب بہت وسیع ہے۔ اب چند احادیث شریفہ جن میں نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی عظمت و رفعت بیان کی ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ سنیے اور اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔ بلکہ غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کے

معتمد نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب تکریم المومنین میں جو احادیث نقل کی ہیں۔ انہیں میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔ تا کہ ان کو بھی یوم علی منانے اور سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان بیان کرنے کی توفیق ہو۔

فاتح خیبر

نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی کتاب تکریم المومنین کے صفحہ ۱۰۵ پر حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

یہ جھنڈا کل اس شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ پھر وہ نشان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا۔

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

دوستان عزیز! اس حدیث شریف سے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی فضیلت وعظمت اور ان کا فاتح خیبر ہونا بھی عیاں ہے۔ اس کے ساتھ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب بھی واضح ہے۔ نیز ان لوگوں کیلئے ہدایت ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ نبی کو کل کا علم نہیں۔ حدیث شریف میں واضح الفاظ ہیں۔

لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ

میرے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے۔

اور کیا غیب نہاں ہوں آپ سے بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

عالی حضرات! یہ حدیث شریف صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے۔

مومنوں کا مددگار

نواب صدیق حسن بھوپالی نے تکریم المومنین کے صفحہ ۱۰۶ پر ایک اور حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔ انہیں کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ سنیے لکھتے ہیں۔

اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ رواہ الترمذی۔

علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ ہر مومن کے ولی ہیں۔

معزز سامعین! نواب صدیق حسن نے حدیث کا ترجمہ نہیں لکھا مگر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد ولی کا معنی لکھتے ہیں کہ مراد ولی سے اس جگہ حبیب و ناصر ہے۔

اب تمام دنیا جانتی ہے کہ ناصر کا معنی مددگار ہے۔ یعنی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تمام مومنوں کا ناصر اور مددگار فرمایا ہے۔

نواب صاحب نے ولی کا معنی ناصر کر کے تمام وہابیوں کی ناک کاٹ دی ہے۔ اور اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کر دی ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی!
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی!

قرآن پاک کے چھٹے پارہ کے ۱۲ ویں رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ نے ولی کی صفت اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کی بیان فرمائی ہے۔ سنیے!

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ

تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

یہ آیہ شریفہ بھی سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی عظمت و رفعت میں نازل ہوئی ہے۔

شان نزول

ابتدائے اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک سائل نے آ کر سوال کیا۔ اب چونکہ سب نماز میں تھے کسی نے کچھ نہ دیا۔ اور سائل اس بات سے بے خبر تھا کہ مسلمان حالت نماز میں کوئی کام نہیں کرتے اب اس نے کہنا شروع کر دیا کہ میں تو دور سے امید لے کر آیا تھا۔ مگر کچھ نہ ملا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دروازہ کی طرف اس سائل کے قریب تھے۔ آپ نے رکوع کرتے ہوئے سائل کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آپ کے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے انگوٹھی اتار لی۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی زیارت

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے۔ اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی زیارت عبادت ہے۔ نواب صاحب نے طبرانی اور حاکم کے حوالہ سے اس کو حسن لکھا ہے۔

دوستان عزیز! اس حدیث شریف کو شیعہ حضرات بھی بڑے زور و شور سے بیان کرتے ہیں۔ مگر اس سے اہل سنت و جماعت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اس حقیقت کو تو سب تسلیم کرتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی ہے۔ اگر حضرت علی کے چہرہ کی زیارت عبادت ہے تو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی زیارت عبادت کیوں نہ ہوگی۔

پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی زیارت کے متعلق خود امام الانبیاء شہنشاہ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو کہ ترمذی شریف جلد ۲ اور مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے۔

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ اَوْرَآی مَنْ رَآنِیْ اسکو آگ نہ چھوئے گی۔ جس مسلمان نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

کسی نے خوب کہا ہے۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی!

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 36

مقصد تخلیق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَالِمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مَالِکِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَتَابِعِیْہِ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (پ۲۷ ع ۲)

اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

حاضرین حضرات: ماہ رمضان المبارک گزر گیا ہے۔ آپ احباب نے روزے بھی رکھے۔ تراویح بھی پڑھیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کی نمازیں بھی پڑھیں۔ اپنی زبان اور نگاہ پر بھی کنٹرول کیا۔

پورا مہینہ آپ نے عملی زندگی کو پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی یاد میں گزارا۔ اب ہمیں چاہیے کہ اس پر کاربند رہیں۔ نمازوں کی پابندی کریں۔ قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ اپنے دل و دماغ میں ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھیں تاکہ آئندہ زندگی شریعت مطہرہ کے مطابق گزاریں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ خطبہ میں میں نے جو آیت شریفہ تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا ذکر فرمایا۔ پھر سنیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

کسی شاعر نے بھی اس کی عکاسی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اوقات زندگی کی قدر

علامہ فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب تنبیہ الغافلین میں ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ابراہیمی صحیفوں میں کون سے مضامین تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان میں حکمت سے بھرپور مثالیں اور نصیحت آموز محاورات تھے۔

ایک عقل مند کو چاہیے کہ جب تک اس کی عقل کام کرتی ہے وہ اپنی نگہداشت رکھے۔ اپنے اوقات کی قدر کرے اپنے خیالات پر پورے دھیان سے نظر رکھے کہ جو شخص اپنے کلام کا محاسبہ کرنے لگتا ہے تو پھر وہ با مقصد کلام کرتا ہے۔

دوستان عزیز! ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کے شب و

روز کس طرح گزارتے ہیں۔ بعض احباب کی عادت ہوتی ہے کہ وہ صرف لوگوں کو خوش کرنے کیلئے اور ہنسانے کیلئے لطیفے تلاش کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔

اس حدیث شریف کو سننے کے بعد ہم سب اپنے شب و روز پر اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دن میں ہم سے کئی کئی بار ایسی حرکتیں سرزد ہو جاتی ہیں جن کا فائدہ تو بالکل ہی نہ ہے بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔ جن احباب کو ہنسانے کیلئے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی کام آنے والے نہیں۔

چار سوال

سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک محدث بیہقی نے نقل فرمایا ہے۔ اس میں بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔

ارشاد مبارک یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان تب تک قدم نہ اٹھا سکے گا جب تک اس کو یہ چار سوال نہ کر لئے جائیں۔

1۔ عمر کس کس کام میں صرف کی؟

2۔ جوانی کیسے گزاری؟

3۔ مال کس طرح کمایا اور کیسے خرچ کیا؟

4۔ اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟

عالی حضرات: ذرا ان سوالات پر جب غور فرمائیں تو ہمارے پاس تو ایک سوال کا بھی جواب نہیں۔ ہماری زندگی کا نقشہ مشہور شاعر اکبر الہ آبادی نے بیان کیا ہے۔

کیا کہوں احباب کیا کار نمایاں کر گئے
بی اے ہوئے نوکر ہوئے پنشن ملی پھر مر گئے

خدا دیکھ رہا ہے

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے کیمیائے سعادت میں ایک حکایت نقل فرمائی ہے کہ ایک بدمعاش ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا۔ اس کے ہاتھ میں چھری تھی۔ عورت دہشت کی وجہ سے چلا رہی تھی لیکن کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ اس کو روکے۔ اتنے میں حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ کا اچانک وہاں سے گزر ہوا۔ آپ فوراً اسکے پاس تشریف لے گئے اور اسکے کان میں کچھ فرمایا تو وہ شخص بیہوش ہو کر گر پڑا اور وہ پسینے سے شرابور ہو گیا۔ وہ عورت اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ جب کچھ دیر کے بعد اس شخص کو ہوش آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ تجھ پر کیا گزری تو اس نے جواب دیا۔ بس میں اتنا جانتا ہوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور میرے کان میں آہستہ سے کہا۔ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ تو کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ اس بات کی ہیبت سے میں بیہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے کہا وہ بشر حافی تھے۔ اس نے کہا کہ میں شرمسار ہوں۔

عالی حضرات: جب انسان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے تو وہ بداعمالی سے بچ سکتا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے دل و دماغ میں یہ بات نہیں بیٹھتی۔ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

آج ہر شخص ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ خدا سے ڈر۔ آپ اگر بازار سودا خریدنے جائیں۔ دکاندار سودا کی قیمت زیادہ بتائے تو کہتے ہیں۔ خدا سے ڈرو۔ باپ بیٹے کو کہتا ہے خدا سے ڈرو۔ استاد شاگرد سے کہتا ہے خدا سے ڈرو۔ اسی طرح ہر آدمی خدا سے ڈرنے کا وعظ کرتا ہے مگر خود نہیں ڈرتا۔ اگر مسلمان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو یوں نہ ہو۔ دنیا کی طرف رغبت نہ کرے۔ ناجائز طریقے سے مال جمع نہ کرے۔ ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو۔ گناہ کی طرف رغبت نہ کرے۔ اگر ہم اپنا محاسبہ کریں تو یہ سب چیزیں ہم میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

خدا سے ڈرنے کا وعظ ہر ایک کرتا ہے جب اس سے ڈرنے کا حق ہے ہم ویسا ڈریں تو ہماری زندگی میں انقلاب آ جائے اور ہمیں اپنی تخلیق کے مقصد کا پتہ چل جائے۔ مولوی غلام رسول قلعہ میاں سنگھ والوں نے خوب کہا ہے۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

سونے کی تختی

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے المنبہات میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ سونے کی ایک تختی پر یہ سات سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

1۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو جانتا بھی ہو پھر بھی ہنسے۔

2۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو یہ جانتا ہے کہ دنیا و آخرت ایک دن ختم ہونے والی ہے۔ پھر بھی اس میں رغبت کرے۔

3۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ ہر چیز مقدر سے ہے پھر بھی کسی چیز کے جاتے رہنے پر افسوس کرے۔

4۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو آخرت میں حساب کا یقین ہو۔ پھر بھی مال جمع کرے۔

5۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اللہ کو جانتا ہو پھر کسی اور چیز کا ذکر کرے۔

6۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو جہنم کی آگ کا علم ہو پھر گناہ بھی کرے۔

7۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو جنت کی خبر ہو۔ پھر دنیا میں کسی چیز سے راحت پائے۔ بعض نسخوں میں یہ بھی ہے کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو شیطان کو دشمن سمجھے پھر بھی اس کی اطاعت کرے۔

دوستان عزیز! یہ دنیا دار العمل ہے۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ہم نے نہیں رہنا۔ ایک

دن یہاں سے کوچ کرتا ہے۔ جہاں جانا ہے اس کیلئے جمع کرلیں تا کہ وہ منزل ہمارے لئے بہتر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دعا تعلیم فرمائی ہے۔ اس میں بھی دنیا و آخرت کی بہتری کا ذکر ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے آسانیاں بھی پیدا فرمائی ہیں۔ کیونکہ انکی ذات رؤف رحیم بھی ہے۔ اس کی رحمت سے ناامید بھی نہیں ہونا چاہیے۔ تبھی تو فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رب کریم کی اور شان کریمی سنیے۔

گناہوں کا نیکیوں میں بدلا جانا

مسند امام احمد میں حدیث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کیلئے جمع ہوں لَا یُرِیْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا ان کا کوئی مقصود نہیں۔ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَّكُمْ تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیے گئے۔ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّاٰتُكُمْ حَسَنَاتٍ بیشک تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے۔

وظیفہ

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا ثواب بہت بڑے ترازو میں تلے یعنی ثواب بہت زیادہ ہو۔ تو اس کو چاہیے کہ محفل کے اختتام پر یہ پڑھا کرے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کا ہر وقت اپنے رب کریم کی یاد میں ہی گزاریں۔
جس سے ہماری آخرت بھی بہتر ہو جائے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب کریم ہمیں ماہِ رمضان المبارک کے مہینے کی طرح پورا سال
نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 37

تزکیہ نفس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ اَھْلِ سُنَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ھُوَ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (پ ۳۰ ع ۱۲)

"بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی"۔

مالی حضرات ! رمضان المبارک کا مہینہ جس کی ہر ساعت رحمت رحمت تھی۔ اس کا اثر آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مساجد میں رونق تھی۔ قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی تھی اور لوگ نیکی کی طرف گامزن تھے۔ لیکن پھر بھی کچھ بدقسمت اور بدنصیب ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے مساجد کا منہ تک نہ دیکھا اور قرآن پاک کی زیارت نہ کی اور روزے نہ رکھے۔ ایسے ہی حضرات کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں۔

ماہ رمضان میں روزوں اور تراویح کی وجہ سے مسلمان کے گناہوں کی معافی کا مژدہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنایا ہے۔ جب کہ دیگر کتب احادیث کے علاوہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۳ میں ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

"جس نے ایمان سے ثواب سمجھ کر روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔

اس طرح مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اور جس نے ایمان سے اور ثواب سمجھ کر ماہ رمضان میں قیام کیا (تراویح پڑھیں) تو اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

رب کریم کی بے پایاں رحمت

یہی وہ بابرکت مہینہ ہے کہ جس کے متعلق سرور عالمیاں علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے رب کریم کی بے پایاں رحمتوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے جسکا ذکر مشکوٰۃ المصابیح کے ص ۱۷۳ پر ہے۔ فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے۔ ایک نیکی سے دس گناہ سے سات سو تک۔

ماہ رمضان المبارک میں مسلمان کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے پارہ ۳۰ رکوع ۱۲ میں فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی

"بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی"۔ ان آیات شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کامیاب وہ ہے۔ جس نے تزکیہ نفس کرلیا۔ ماہ رمضان میں نمازیں ادا کیں۔ نماز کو اللہ تعالیٰ نے ذکر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھو۔

ماہ رمضان میں قرآن سنا اور پڑھا۔ قرآن کریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ پ ۱۵ میں ارشاد فرمایا۔

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ماہ رمضان شریف میں اہل سنت احباب نے سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھا اور آپ کی نعتیں پڑھیں۔ آپ کا ذکر خیر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر قرار دیا ہے۔ چنانچہ تیرھویں پارہ کے دسویں رکوع میں ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

سن لو کہ اللہ ہی دلوں کا چین ہے۔

دلائل الخیرات

جو کہ علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے اور یہ اولیاء کاملین کا وظیفہ بھی ہے۔ حتی کہ دیو بندی اکابر مولوی قاسم نانوتوی' مولوی اشرف علی تھانوی' مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہم نے اپنے پیر ومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے اس کے وظیفہ کی باقاعدہ اجازت حاصل کی ہے۔

نیز دیو بندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب جمال الاولیاء کے صفحہ ۱۷۶ میں اس کتاب کے مصنف علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ کے حالات میں لکھا ہے کہ

آپکی وفات کے ستر سال بعد بلادسوں میں آپ کی قبر میں سے نعش مبارک کو

مزار کشف قتل کیا گیا تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسے دفن کیئے گئے تھے۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور داڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا۔ جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ مشین چلائی اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔

عالی حضرات! جس شخصیت کے متعلق دیوبندی کتب فکر سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے یہ واقعہ ان کے انتقال کے بعد کا تحریر کیا ہے۔ انکی ولایت اور بزرگی میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنی کتاب دلائل الخیرات میں نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء شریفہ میں ذکر اللہ آپ کا اسم شریف تحریر فرمایا ہے۔

آج بھی مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں قبلہ کی سمت جو دیوار پرانے حرم شریف جس کو سرخ حرم شریف کہا جاتا ہے اور ترکی دور کی عمارت ہے۔ اس دیوار پر بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء شریفہ لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں بھی آپ کا اسم شریف ذکر اللہ لکھا ہوا ہے۔

دوستو! میرے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دلوں کا سکون اور اطمینان جن چیزوں سے حاصل ہے۔ وہ نماز تلاوت قرآن پاک ذکر خدا اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک بھی ایک ایسا ذکر ہے۔ جس سے سب دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ان کے نثار کوئی کیسے ہی غم میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ذکر خدا اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے اور جس نے تزکیۂ نفس کرلیا ان کو کمال اور فلاح حاصل ہو گیا۔ اب میں صحیح بخاری اور مشکوٰۃ المصابیح اور ان کے علاوہ دیگر مستند کتب احادیث میں جو مشہور حدیث درج ہے۔ وہ بیان کرتا ہوں۔ جس سے ذکر الٰہی کرنے والے وہ حضرات جن کا تزکیۂ نفس ہو گیا ہے۔ ان کی عظمت و رفعت واضح ہے۔ سنیں اور محظوظ ہوں۔

ذاکرین کی برکت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ

بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرنے کیلئے راستوں میں گھومتے رہتے ہیں۔

فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ جب وہ کسی گروہ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی حاجت اور مقصد کی طرف آ جاؤ۔ یعنی جس کو تم تلاش کر رہے تھے۔

فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا تو وہ فرشتے ان پر آسمان دنیا تک اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم والا ہے۔ ما یقول عبادی میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وہ تیری تسبیح کر رہے ہیں تیری کبریائی اور بڑائی بیان کر رہے ہیں۔ تیری حمد و ثناء کر رہے ہیں۔ تیری عظمت بزرگی بیان کر رہے ہیں۔

تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ملائکہ سے فرماتا ہے۔

ھَلْ رَاَوْنِیْ کیا انہوں نے مجھے دیکھا تو ملائکہ عرض کرتے ہیں۔ لَا وَاللّٰہِ مَا

وَاللہ اللہ کی قسم انہوں نے تجھے بالکل نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ رَاَوْنِیْ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہوگا۔ تو ملائکہ عرض کرتے ہیں۔

لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْدًا، عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْدًا وَاَكْثَرَ تَسْبِیْحًا اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری عبادت زیادہ کریں گے۔ تیری تعظیم زیادہ کریں گے اور تیری تسبیح زیادہ کریں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَا یَسْئَلُوْنَ میرے بندے مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ تو وہ عرض کرتے ہیں یَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هَلْ رَاَوْهَا؟ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں۔ لَا وَاللہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا واللہ اے رب انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ رَاَوْهَا اگر وہ دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہوگا۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں۔ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کی حرص و چاہت زیادہ کریں گے۔ اور اسے بہت زیادہ طلب کریں گے اور اس کی جانب بڑی رغبت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَمِمَّ یَتَعَوَّذُوْنَ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں مِنَ النَّارِ۔ دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَهَلْ رَاَوْهَا کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں۔ لَا وَاللہِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا واللہ اے رب انہوں نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس سے بہت دور بھاگیں گے۔ اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ

اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ بےشک میں نے ان کو بخش دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فَیَقُوْلُ "مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِیْهِمْ فُلَانٌ" "لَیْسَ مِنْهُمْ" ملائکہ میں سے ایک فرشتہ

عرض کرتا ہے کہ ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو ان میں سے نہیں ہے۔ جو کسی اپنے کام سے آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ یعنی وہ ایسے ہم نشیں ہیں۔ کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔

عالی حضرات! اس طرح کی حدیث شریف صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ آپ نے تزکیۂ نفس والے حضرات کی جماعت کی فضیلت اور ان کی برکات کا اندازہ لگایا کہ اپنے کام کی غرض سے آنے والا ان کی محفل میں چند ساعتیں بیٹھ گیا۔ ان کی معیت کی سعادت حاصل ہو گئی۔ تو وہ بھی خوش بخت ہو گیا۔ یہی تو ان کی کامیابی کا اثر ہے۔ ان کی صحبت میں بیٹھنے والے شقی اور بدبخت نہیں رہتے۔

مدینے کے گدا دیکھے دنیا کے امام اکثر
تقدیر بدل دیتے ہیں محمد کے غلام اکثر

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ہم نشیں اولیاء چوں کیمیا است
کیمیائے خود خود بایں خوبی کجا است

اولیاء اللہ کے ساتھ صحبت و ہم نشینی کیمیا کا درجہ رکھتی ہے بلکہ کیمیا بھی ان کی صحبت کی برکتوں کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیوں کہ ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنے والا بدبختی کی نحوست سے بچا لیا جاتا ہے۔

سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

أَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيسُهُمْ
رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يَرَىٰ مَا يُرْهِبُ

میں ان مردان خدا میں سے ہوں جن کے پاس بیٹھنے والے کو زمانے کے حادثات کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور نہ ہی وہ ایسی چیزیں دیکھے گا جن سے انسان ڈر جاتا ہے۔

تمت بالخیر

عالی حضرات! جو آیہ شریفہ آپ کے سامنے میں نے تلاوت فرمائی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔ مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کیلئے سب سے پہلے صفائی کا ذکر ہے یہ صفائی ظاہر اور باطن دونوں کی صفائی ہے۔

آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ نماز اسلام کا اعلیٰ ترین رکن ہے لیکن نماز کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ظاہری صفائی اور پاکیزگی بھی ہو۔ جسم پاک ہو اور کپڑے بھی پاک ہوں۔

اسلام میں طہارت' پاکیزگی' نظافت اور صفائی کی بہت اہمیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۲ رکوع ۱۲ ویں میں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

قرآن پاک کے گیارھواں پارہ رکوع ۲ میں مسجد قبا شریف میں رہنے والے مسلمانوں کی تعریف وتوصیف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِیْہِ رِجَالٌ "یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اس میں آدمی ہیں جو کہ پسند کرتے ہیں وہ ستھرے رہیں اور اللہ تعالیٰ ستھروں کو پسند رکھتا ہے۔

الغرض رب کریم صاف ستھرے اور پاکیزگی اختیار کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔ کیونکہ پاکیزگی اور صفائی انسان کو عبادات کی طرف مائل کرتی ہے۔

سرور عالم نور مجسم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی طہارت اور پاکیزگی کو پسند فرمایا ہے بلکہ اس کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم شریف کے صفحہ ۱۱۸ جلد ا میں روایت ہے کہ نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ طہارت ایمان کا حصہ ہے۔

شریعت مطہرہ میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو اسی لئے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے انسان پاکیزہ نہیں رہ سکتا۔ پیشاب کی چھینٹیں اس پ

پڑیں گی۔ اس سلسلہ میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی سماعت فرمائیں۔ کیونکہ کئی مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا معیوب نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ان کو غور کرنا چاہیے کہ کھڑے ہو کر تو جانور پیشاب کرتے ہیں۔ مگر آپ تو انسان کہلاتے ہیں۔ لہٰذا آپ کو انسانوں کی طرح پیشاب کرنا چاہیے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

سنن کبریٰ صفحہ ۱۰۲ جلد ا پر حدیث ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۲ اور جامع ترمذی کے صفحہ ۹ پر بھی نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ لَا تَبُلْ قَائِمًا کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔

نام نہاد اہلحدیث کا عقیدہ

غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتے ہیں ان کے پیشوا مولوی وحید الزمان نے تیسر الباری کے صفحہ ۱۳۲ جلد ا پر لکھا ہے کہ "کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پیشاب کرنا جائز ہے"۔

انہیں وہابیوں کے دوسرے مولوی ابوالحسن صاحب جو کہ فقہ محمدیہ کے مصنف ہیں اپنی کتاب فیض الباری کے صفحہ ۱۲۱ جلد ا پر لکھتے ہیں کہ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے

اگر کوئی کھڑے ہو کر پیشاب کرے تو جائز بلا کراہت ہے۔

دوستو! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ جس قوم کے رہنماؤں کی تعلیم ہو تو ان کے مقتدی اور عوام کا کیا حال ہوگا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تو منع فرمائیں اور نام نہاد اہلحدیث کھلی اجازت دے دیں۔

• وائے ناکامی کہ احساس کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

عالی حضرات! آپ خود ہی اندازہ فرمائیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے کا جسم اور کپڑے پاک رہ سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے والا

مشکوٰۃ شریف باب واب الخلاء صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گزرے فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ تو فرمایا ان دونوں قبروں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں دیا جا رہا۔ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ ان میں سے ایک تو بول سے نہ بچتا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ مسلم کی ایک روایت میں بول سے پرہیز نہ کرتا تھا آیا ہے۔ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ اور دوسرا غیبت اور چغل خوری کا عادی تھا ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اسکو توڑ کر دو ٹکڑے کیا۔ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً پھر ہر ایک قبر میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا تو فرمایا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔ اس وقت تک ان دونوں سے عذاب ہلکا کر دیا جائیگا۔

عالی حضرات! آپ نے حدیث پاک سنی جس سے واضح ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے والا عذاب قبر میں مبتلا ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ غیبت کرنے والا۔

غور فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے ظاہری صفائی اور پاکیزگی نہیں رہتی۔ ظاہری اور باطنی صفائی کا خیال نہ رکھنے سے انسان عذاب میں مبتلا ہوتا

ہے۔ چنانچہ ہمیں چاہیے کہ ہم ظاہری اور باطنی دونوں صفائیوں کا خیال رکھیں۔

علم غیب

نیز اسی حدیث پر غور کریں تو سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب عیاں ہے۔ کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کے باہر کھڑے ہو کر ان کے عذاب کو دیکھ بھی رہے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کو عذاب کس وجہ سے ہو رہا ہے۔

اب بھی کوئی یہ کہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تو اس پر سخت افسوس ہے۔ پھر بزعم خود شیخ الحدیث کہلانے والا علم غیب کی نفی کرے بلکہ علم غیب کو ماننے والے پر فتویٰ کفر و شرک لگائے تو پھر وہ شیخ الحدیث نہیں بلکہ شیخ ابلیس ہے۔

دوستان عزیز! اس حدیث شریف کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جن لوگوں نے تمام انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ وہ صریحاً کذاب ہیں۔ کیونکہ قبر کی گہرائی دیوار کی موٹائی سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو نبی قبر کے باہر کھڑے ہو کر قبر کے اندر کی بات جان سکتا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرما سکتا ہے اور یہ چیز احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہو۔ تو پھر بھی یہ رٹ لگانا کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ صریحاً بغض و عناد کی دلیل ہے۔

عقیدت و محبت رکھنے والے یہی کہیں گے اور کہتے ہیں۔

تو داناۓ ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

نصیحت

ان لوگوں کو جو ایسے باطل نظریات رکھتے ہیں۔ ان کو اپنے عقائد و نظریات سے توبہ کرنی چاہیے۔ وہ حضرات جو بزعم خود علماء کہلاتے ہیں۔ ان کو چند ٹکوں کی خاطر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ بغض و عناد کے بخار کو دل سے نکال کر سرور عالم صلی اللہ علیہ

وسلم سے محبت رکھیں ان کا اظہار کرنا چاہیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وہ نبی پیارا تو عمر بھر کرے فیض جودہی سربسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

قبروں پر پھول ڈالنا

اسی حدیث شریف کی روشنی میں ہی محدثین کرام علیہم نے قبروں پر پھول ڈالنے اور قرآن پڑھنے کو جواز ثابت فرمایا ہے۔

چنانچہ محدث نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وَقِيلَ لِكَوْنِهِمَا يُسَبِّحَانِ مَادَامَ رَطْبَيْنِ اور کہا گیا ہے کہ جب تک تر رہیں تسبیح پڑھیں گی اسلئے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ وَاسْتَحَبَّ الْعُلَمَاءُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ إِذَا كَانَ يُرْجَى التَّخْفِيفُ بِتَسْبِيحِ الْجَرِيدِ فَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ أَوْلَى

علماء کرام نے اس حدیث سے قبر کے پاس قرآن پڑھنے کو مستحب فرمایا ہے۔ کیونکہ جب شاخ کی تسبیح سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو تلاوت قرآن اس سے اولیٰ ہے۔ (شرح نووی صحیح المسلم صفحہ ۱۴۱ جلد ۱)

شیخ المحدثین علی الاطلاق بالاتفاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات کی جلد اول میں اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں۔

تمسک کنند جماعت بہ اس حدیث در انداختن سبزہ و گل ریحان بر قبور۔ اس حدیث سے ایک جماعت دلیل پکڑتی ہے کہ قبروں پر سبزہ و پھول ڈالنا جائز ہے۔

حالی حضرات اہل سنت و جماعت کے عقائد و نظریات کوئی خود ساختہ نہیں۔ انسان اگر تحقیق کرے تو ان کی اصل ضرور ہے لیکن جاہل لوگوں نے کفر و شرک کی رٹ لگائی ہوتی ہے۔ دراصل ان حضرات نے قرآن و سنت اور مستند محدثین اور مفسرین کی کتابوں کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ان کو ان کے استادوں نے بس شرک و کفر کی رٹ ہی یاد کرائی ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب العالمین جہلا سے محفوظ رکھے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہمیں اپنی بارگاہ میں سر جھکانے اپنے محبوب پر نازل کردہ کتاب (قرآن پاک) کی تلاوت اور رات کو قیام کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ عید کے اجتماع میں حاضر ہو کر یہ دعا مانگنی چاہیے کہ مولا کریم اب ہمیں اسی طریق پر قائم رکھنا۔

مصور دیکھنا تصویر میری یوں بنائی ہو
ادھر حکم الٰہی ہو ادھر گردن جھکائی ہو

روزہ داروں کو خود یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے کتنا مہربان ہے۔ جس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

کہاں یہ سرتا پا عاصی اور کہاں اس رب کریم کی عنایات۔

الترغیب والترہیب کے صفحہ ۱۳۷ جلد ۲ مطبوعہ بیروت میں محدث منذری علیہ الرحمۃ نے صحیح ابن حبان میں محدث طبرانی نے طبرانی اوسط میں ارشاد نبوی بیان فرمایا ہے۔

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں"

قمر یزدانی صاحب فرماتے ہیں۔

ہیں سحر افطار کے اوقات کیسے جانفزا
ہے بچھا ہر سمت خوان نعمت ماہ صیام

افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو روزے نہ رکھ کر ان بے پایاں رحمتوں اور برکات سے محروم رہے۔ کئی لوگ اپنے آپ کو بیمار اور مریض ظاہر کرتے رہے۔ لیکن حقیقتاً وہ بیمار نہ تھے۔ بلکہ بی مار تھے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ لوگوں کو تو دھوکہ دے لیا مگر جس پروردگار عالم کی بارگاہ میں اعمال کا حساب کتاب ہونا ہے۔ اس کی شان کا بیان قرآن پاک ۲۷ ویں پارہ کی سورۃ حدید کے پہلے رکوع میں اس طرح ہے۔

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

پہلا پارہ کے ۱۰ ویں رکوع میں ہے۔ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

دوستو! عوام کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو دھوکا نہیں دے سکتے۔

آیئے رحمت کائنات امت کے غمگسار حبیب کردگار شافع یوم شمار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سنیے۔ کس طرح اپنے امتیوں کی حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں۔ شیطان بیماری کا بہانہ بنانے پر اکساتا ہے۔ حبیب خدا امتی کو تسلی دے رہے ہیں۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزے رکھو صحت یاب ہو جاؤ۔ لیکن ناعاقبت اندیش محروم ہی رہے ظاہری طور پر آرام و آسائش کی سہولتوں کا خیال کرتے رہے۔ مگر انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آخر ایک دن اس دنیا سے کوچ کرنا ہے۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے

باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

جن خوش قسمت مسلمانوں نے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ سرور عالم نور مجسم شفیع معظم علیہ التحیۃ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی بہتری اور مزید فلاح کی طرف گامزن کرنے کیلئے ہی فرمایا۔

شوال کے چھ روزے

ماہ رمضان کے بعد شوال کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کے چھ روزے رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ ارشاد صحیح مسلم' ابو داؤد' نسائی شریف' جامع ترمذی' ابن ماجہ' طبرانی شریف اور الترغیب والترہیب میں موجود ہے کہ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے اس نے سارا سال روزے رکھے۔

امام منذری علیہ الرحمۃ نے الترغیب والترہیب ص ۱۱۱ جلد اول اور طبرانی شریف میں حدیث ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اَتْبَعَہٗ بِسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے گناہوں سے پاک ہو گیا جیسے آج ہی ماں نے اسے جنا ہے۔

عالی حضرات: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

اب بھی کوئی مسلمان اس بہتے ہوئے دریائے رحمت سے حصہ حاصل نہ کرے تو وہ بہت ہی بد قسمت ہے۔

آؤ دوستو! جو کوتاہیاں سرزد ہو گئیں۔ ان کا احساس کرتے ہوئے اب بیدار ہو جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیے۔ اب بھی ہمت کریں۔ اور نیکی کی طرف گامزن ہو جائیں تو اللہ کریم اپنی بے پایاں رحمت سے نوازے گا۔

توبہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ۲۸ واں پارے کے ۲۰ ویں رکوع میں ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

خواب غفلت سے ذرا بیدار ہونا چاہیے
جاگنے کا وقت ہے ہوشیار ہونا چاہیے
داعیوں کے واسطے اس میں اجابت ہے ضرور
لیجئے حاجت حاضر سرکار ہونا چاہیے
مغفرت کا وقت ہے مستغفروں کے واسطے
جاگ کر مشغول استغفار ہونا چاہیے

یہ زندگی کی جو چند گھڑیاں میسر ہیں ان میں ہی کچھ کر لیں۔ دنیا کی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے انسان کتنی مشکلات برداشت کرتا ہے۔ لیکن افسوس مسلمان آخرت کو بہتر بنانے کیلئے پانچ وقت کی نماز کو ادا کرنا ہی بہت بوجھ تصور کرتا ہے۔ جبکہ اس نماز کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی معراج قرار دیا ہے۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کی رضا اور ان کی رضا عبادت میں ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب اذان کا وقت ہو جاتا تھا۔ تو حضور پر نور مسلمانوں کے دلوں کے سرور فرماتے تھے۔ اَرِحْنَا یَا بِلَالُ اے بلال اذان دے کر ہم کو راحت پہنچاؤ۔ معلوم ہوا کہ نماز سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت پہنچتی ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے۔ فرمایا قُرَّۃُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوۃِ نماز سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو راضی کریں۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کو بیدار کرتے ہوئے فرمایا کہ اے مسلم تیرے دنیا میں آنے کا مقصد خدا تعالیٰ کی بندگی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

اولیاء کاملین کا طریقہ

اولیاء کاملین نے جب قرآن حکیم اور احادیث رسول کا مطالعہ فرمایا تو انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب دانائے غیوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز بہت پیاری ہے۔ کیونکہ نماز کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ تو انہوں نے فرض نمازوں کے علاوہ نوافل ادا کرنے شروع کر دیے۔ کیونکہ انسان جب کسی کو راضی کرنا چاہتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کو کون سی چیز محبوب ہے تو وہ تحفہ لے جاتے وقت اسی کو اختیار کرتا ہے۔ اولیاء کاملین نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کو نماز بہت پیاری ہے تو انہوں نے نماز میں سستی نہ کی۔

نماز کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے۔ چنانچہ سولہواں پارہ کے دسویں رکوع میں

فرماتا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔ دوسرے پارہ کے ۲ رکوع میں اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کے متعلق فرماتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

دوستو! معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا اللہ کی یاد میں مگن رہتا ہے اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے یاد فرماتا ہے۔ اور اس کا چرچا فرماتا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں اپنا ذکر کرنے والا بنا کر ذاکرین کی جماعت میں شامل فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 40

فضائل حج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ـ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ـ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ـ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ـ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ اِمَامِ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ـ عَالِمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ـ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ الَّذِیْ كَانَ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ خُلَفَائِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَ شُهَدَائِهٖ وَ بَنَاتِهٖ وَ اَوْلِيَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو۔ تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (پارہ ۴ رکوع ۱)

خداوند کریم جل جلالہ و عم نوالہ و اتم برہانہ ولا الہ غیرہ کی حمد و ثناء اور سرور کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات شمع کمالات بلکہ اصل کائنات روح کائنات جان کائنات وجہ کائنات صدر بزم کائنات مختار شش جہات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واصحابہ و بارک وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے بعد جو آیہ شریفہ میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے حج کی فرضیت کا ذکر فرمایا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ اور اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے۔

حکیم الامت علیہ الرحمۃ

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہاں ناس سے مراد مسلمان ہیں۔ کیونکہ کافر پر کوئی عبادت فرض نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جنات اور فرشتوں پر حج فرض نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجوب حج کا سبب بیت اللہ ہے کیونکہ سبب حج ایک ہی ہے۔

مولوی شبیر احمد عثمانی

دیوبندی حضرات کے مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیہ شریفہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔ کہ اس پاک گھر میں جمال خداوندی کی کوئی خاص تجلی ہے جس کی وجہ سے ادائے حج کے لئے اسے مخصوص کیا گیا۔ کیونکہ حج ایک ایسی عبادت ہے جس کی ہر ادا اس جمیل مطلق اور محبوب برحق کے عشق و محبت کے جذبہ کا اظہار کرتی ہے پس ضروری ہے کہ جسے اس کی محبت کا دعویٰ ہو اور بدنی و مالی حیثیت سے بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتا ہو۔ کم از کم عمر میں ایک مرتبہ دیار محبوب میں حاضری دے اور دیوانہ وار وہاں کے چکر لگائے۔

دوستان عزیز حاجی کے لباس اور وضع قطع اس کے افعال و اعمال کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں خالق کائنات رب العلمین سے اس عشق و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

احرام میں دیکھئے امیر ہو یا غریب، شہنشاہ ہو یا گدا، گورا ہو یا کالا، ولی ہو یا گنہگار، عربی ہو یا عجمی سب ایک ہی لباس میں نظر آرہے ہیں۔ جس سے نہ کسی کی امارت کا

اظہار ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کی قربت سب کے سب اس کی محبت اور حکم کی تعمیل میں سرشار نظر آتے ہیں۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے جو تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

سب اس کی بارگاہ میں رو رو کر گڑ گڑا کر آہ و زاری اور اپنے گناہوں کی بخشش کے طالب ہیں۔

فرقہ واریت کا خاتمہ

حج کے ارکان اور روایات پر غور و خوض فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ حج کا مقصد محترم مقامات کا ادب و احترام اور ان مقدس مقامات سے وابستہ مقدس روایات کی یاد قائم رکھنا ہے اگر مسلمان سنجیدگی سے اس پر غور کرے تو فرقہ واریت اور مذہبی کشمکش اور اختلافات کی جو وسیع خلیج ہے یہ بالکل ختم ہو سکتی ہے اور ذہنی اور قلبی طور پر جو مسلمان پریشان ہیں کہ کس طرف جائیں۔ کون سی جماعت یا فرقہ حق پر ہے اس کی بھی کچھ نشاندہی ہو سکتی ہے۔

ہر مکتب فکر کے حضرات حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے آئے ہیں حرمین شریفین حاضری دیتے ہیں جب حج کے ارکان پر غور فرمائیں گے تو وہ یہ کسی نبی یا ولی کی ادائیں ثابت ہوں گی۔ ان کے افعال کی اتباع اور پیروی ہوگی۔ مختلف مذاہب اور مسالک کے عقائد اور نظریات کی روشنی میں اور شرک و کفر کے فتوؤں کی یلغار کو ذہن میں رکھ کر حج کرتے وقت ارکان کو ادا کرتے وقت آپ کو یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ اہلسنت و جماعت مسلک کے عقائد درست اور صحیح ہیں۔

تلبیہ

سب سے پہلے حاجی احرام باندھتا ہے اور احرام باندھنے کے ساتھ ہی وہ تلبیہ

پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ تلبیہ کیا ہے۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اس سے حاجی اپنی حاضری پیش کرتا ہے۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ لبیک حاضر ہوں تب ہی کوئی کہتا ہے جب کوئی پہلے آواز دے۔ سکول میں طالب علموں کی حاضری لگتی ہے۔ استاد ایک ایک طالب علم کا نام پکارتا ہے تو طالب علم لبیک کسی پکار کے جواب میں کہا جاتا ہے یہاں تو کوئی پکارنے والے کی آواز سنائی نہیں دیتی اور حاجی لبیک اللّٰھم لبیک پکار رہا ہے در حقیقت یہ اسی پکار کے جواب میں ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر لوگوں کو دی تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ۱۷ ویں پارے کے ۱۱ ویں رکوع میں فرمایا ہے۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے اور وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر۔ کہ دور کی راہ سے آتی ہے۔

تفسیر

اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں اور علامہ طبری نے تفسیر ابن جریر میں محدث بیہقی نے سنن کبریٰ میں سید المفسرین رضی اللہ عنہ سے روایت درج کی ہے۔

لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ قَالَ رَبِّ قَدْ فَرَغْتُ فَقَالَ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

ترجمہ: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا۔ اے میرے پروردگار میں تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہو گیا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ۔

تو عرض کی یَارَبِّ مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ اے میرے پروردگار میری آواز کیسے سب تک پہنچ گی تو فرمایا اَذِّنْ وَعَلَیَّ الْبَلَاغ تم اعلان کرو۔ سب تک آواز پہنچانا میرے ذمہ ہے۔ عرض کیا کیا اعلان کروں؟

فرمایا قُلْ یَاۤاَیُّهَا النَّاسُ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ کہو اے لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ نے بیت العتیق کا حج فرض فرمایا ہے فَسَمِعَ اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پس آسمان اور زمین والوں نے اس اعلان کو سنا اَلَا تَرٰی اَنَّهُمْ یَجِیْئُوْنَ مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ یُلَبُّوْنَ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام ملکوں سے لوگ تلبیہ کرتے اس آواز پر جمع ہوتے ہیں۔

تفسیر قرطبی

علامہ محمد احمد انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ جن کا شمار مستند مفسرین میں ہوتا ہے۔ اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر قرطبی جلد ۱۲ صفحہ ۳۸ مطبوعہ بیروت میں فرماتے ہیں کہ فَاَجَابَهُ مَنْ کَانَ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَآءِ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس ندا اور اعلان فرمانے پر جو مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے رحموں میں بھی تھے۔ انہوں نے بھی لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ کہکر جواب دیا۔ اگر ایک دفعہ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ کہا تو ایک دفعہ حج کرے گا۔ اگر دو دفعہ کہا۔ تو دو دفعہ حج کرے گا۔ یعنی جتنی مرتبہ جواب دیا اتنی مرتبہ حج کریگا۔ یہ آواز سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبل ابوقبیس پر دی تھی۔

قوت سماعت

دوستان عزیز! سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبل ابوقبیس پر جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ یہ آواز دنیا بھر کے لوگوں کو دی جن کی قسمت میں حج تھا انہوں نے جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ دنیا بھر کے لوگوں نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سنی۔ اس سے اظہر من الشمس ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام جو کہ جد الانبیاء ہے آواز دیں تو ہم جیسے گنہگاران کی آواز سنیں اور لبیک کہیں تو جب گنہگار امتی اپنے آقا و مولیٰ محبوب خدا دو عالم کے تاجدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الانبیاء ہیں کو پکاریں تو وہ کیوں نہ ہماری عرض اور آواز کو سنتے ہوں گے۔ یقیناً سنتے ہیں۔ میرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت و جماعت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ اسی لئے فرماتے ہیں۔

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

ایک اور شاعر نے اس طرح کہا ہے۔

ہم یہاں سے پکاریں وہاں وہ سنیں
مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

حجاج کرام کو چاہیے کہ جب تلبیہ پڑھیں اس روایت کو ذہن نشین رکھیں اور عقیدہ رکھیں کہ جب ہم نے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سن کر لبیک کہنے کی وجہ سے حج کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ تو امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و سماعت کا انکار سراسر جہالت ہے۔

ویسے تو حضور پر نور علی نور شافع یوم النشور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک کتب احادیث میں موجود ہے۔ اِنِّیْ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔

مکہ مکرمہ ام القریٰ ہے

حاجی احرام باندھنے کے بعد بیت اللہ شریف کے طواف کیلئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ مقدس شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ام القریٰ تمام بستیوں کا سردار قرار دیا ہے۔ چنانچہ ساتویں پارہ کے ۱۷ رکوع میں فرمایا ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تصدیق فرمانی ان کتابوں کی جو آگے تھیں۔ اور اس لئے کہ تم ڈر سناؤ۔ سب بستیوں کے سردار کو اور جو

کوئی سارے جہان میں ہے۔ اس کے گرد۔

برکت والا

اللہ تعالیٰ نے چوتھے پارہ کے پہلے رکوع میں مکہ مکرمہ کو برکت والا قرار دیا ہے فرمایا
إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا رہنما۔

تفسیر خزائن العرفان

صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۹۱ میں اسی آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ
یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے۔ کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے۔ انبیاء کا مقام ہجرت و قبلہ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے۔ اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج و طواف کا موضع بنایا۔ جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ کعبہ معظمہ ہے۔ جو شہر مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔
حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔

بیت اللہ کی تعمیر

امام احمد صاوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر صاوی کے صفحہ ۱۵۰ پر تحریر فرمایا ہے کہ فرشتے دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے یہ آسمانی ملائکہ کے لئے آسمانوں پر ایک گھر بنایا گیا۔ جہاں وہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔ اس گھر کو بیت المعمور کہا جاتا ہے۔ آسمانی ملائکہ بیت المعمور کا طواف بھی کرتے۔ ارضی ملائکہ کا خیال آیا کہ ساری زمین پر کوئی ایسا مقام نہیں گھر نہیں جس کا ہم طواف کر سکیں۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔ اے اللہ

اپنی خاص عنایت و کرم سے زمین پر بھی ایسا گھر بنا جس کا ہم طواف کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس التجا کو شرف قبولیت بخشا اور فرمایا کہ بیت المعمور کے عین مقام زمین پر بھی ایک گھر تیار کرو۔ چنانچہ ملائکہ نے سفید اور چمکدار موتیوں سے ایک گھر تیار کیا۔ جس کا نام بیت اللہ ہے۔ اس طرح بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ اس وقت بنایا گیا جب کہ زمین پر کہیں بھی کوئی گھر نہ تھا۔ بلکہ انسان کا وجود بھی نہ تھا۔ یہ بیت اللہ کی تعمیر اول کی بات ہے۔

علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ

امام المحققین علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب کشف الغمہ کے صفحہ ۲۱۵ پر تحریر فرمایا ہے کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ شریف کی از سر نو تعمیر کی جائے تو حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر شروع کر دی۔ آپ چونکہ اس وقت اکیلے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی معاونت کریں۔ چنانچہ ملائکہ نے ان کی معاونت کی اور بڑے بڑے پتھر جمع ہو گئے۔ ان پتھروں کا وزن اتنا تھا کہ تیس آدمی بھی مل کر اس ایک پتھر کو نہ اٹھا سکتے تھے حضرت آدم علیہ السلام نے حکم خداوندی کی تعمیل کی۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کعبۃ اللہ کی زیارت کی غرض سے چالیس مرتبہ ہندوستان سے بیت اللہ پیدل چل کر آئے جب آپ زیارت کے لئے جاتے تو آپ یہ مسافت تین دن اور تین رات میں طے فرماتے۔ جس جگہ آپ کا قدم مبارک پڑتا ہے۔ وہ جگہ گلزار بن جاتی۔ مدت مدید کے بعد آپ کے پاؤں مبارک کے نشانوں پر ہی شہر اور گاؤں آباد ہوئے۔

کھلی نشانیاں

اللہ تعالیٰ نے اس سے اگلی آیت میں بیت اللہ شریف کی عظمت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ اس میں کھلی نشانیاں ہیں اور

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

تفسیر خزائن العرفان

میں صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ۔ تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیرات احمدیہ کے حوالہ سے تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے۔ بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وحوش ایک دوسرے کو اس شہر میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے۔ برباد ہو جاتا ہے۔

حاجی حضرات! میں بیان کر رہا تھا کہ مکہ مکرمہ میں حاجی احرام باندھ کر جب داخل ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے حاجی کی نظر بیت اللہ شریف پر پڑتی ہے۔

بیت اللہ شریف کی زیارت

بیت اللہ شریف کی زیارت کی فضیلت میں امام الانبیاء سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی زیارت بھی عبادت ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس کے صفحہ ۱۵۲ پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ نَظَرَ اِلَى الْكَعْبَةِ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا خَرَجَ مِنَ الْخَطَايَا كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

جس نے ایمان اور تصدیق قلبی کے ساتھ کعبہ کی زیارت کی تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

تفسیر حسینی

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے تفسیر حسینی جلد اول میں تحریر فرمایا ہے۔ بیت اللہ شریف کی طرف ایک نظر دیکھنا اور مکہ مکرمہ سے باہر سال بھر عبادت کرنے کے برابر ہے۔

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے الزواجر کے صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرمایا ہے کہ

جس نے کعبہ معظمہ میں ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کو ایک لاکھ روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح کعبۃ اللہ میں ایک فرض نماز ادا کرنے سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

دوستو! بیت اللہ شریف کی زیارت کے فضائل میں محدثین اور مفسرین نے بہت سی روایات بیان فرمائی ہیں میں نے یہ چند ایک بالاختصار بیان کردی ہیں۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ اس میں کھلی نشانیاں ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

مقام ابراہیم

یہ وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے۔ جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت سے مس ہونے کے بھی ابھی تک باقی ہیں۔ اس مقام ابراہیم کے پاس طواف بیت اللہ شریف کرنے کے بعد حاجی کو دو نفل ادا کرنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے پہلے پارہ کے پندرویں رکوع میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

عظمت فاروقی

مستند کتب میں ہے کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے۔

طواف کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آقا مقام ابراہیم پر دو نفل ادا کرنے چاہیے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابھی اپنی رائے کا اظہار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ دوستو! یوں سمجھئے کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرما کر بتا دیا۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو عمر کی مرضی ہے وہی ہماری مرضی ہے۔

اس سے سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت بھی عیاں ہے۔ لہذہ ہر حاجی خواہ وہ کسی بھی عقیدہ کا ہو۔ مقام ابراہیم پر نفل پڑھتے وقت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مقام اور شان و شوکت ذہن نشین رکھنی پڑے گی۔ جو کہ اہل سنت جماعت کے مسلک کی حقانیت کی دلیل ہے سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بغض اور کینہ رکھنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا کیسے قرب حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تو وہ ہیں جن کی رضا کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا قرار دے دیا۔

بہر حال دوستو! مقام ابراہیم پہ نفل پڑھنے بھی عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اقرار اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے نقش پاک کی شان عیاں ہوتی ہے۔ اللہ کریم نے مقام ابراہیم کو اپنی نشانی قرار دیا ہے۔

یہ تو خلیل اللہ کا نقش پاء ہے۔ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پاء کی شان اس سے کہیں بڑھکر ہے مکہ مکرمہ میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے قدم مبارک رکھے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کے قدم مبارک رکھنے کی قسم نہ اٹھائی۔ مگر جب حبیب لبیب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک رکھا تو فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم ہے اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں

بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرات آپ نے سنا کہ حج عبادت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مگر اس کے ارکان اللہ کے مقبولوں کی یادیں ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ اور حج صحیح معنوں میں وہی ادا کرے گا جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ہوں گا۔

اللہ رب العالمین اپنے پیارے محبوب کے صدقے اسی عقیدہ پر استقامت عطا فرمائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 41

بابرکت گھر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَ لَقَدْ اَتٰی عَلَیْہِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ۔ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا لِیَکُوْنَنَّ لِلْعَالَمِیْنَ ھَادِیًا وَّ نَصِیْرًا وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَرْسَلَہٗ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَّجَعَلَہٗ سِرَاجًا مُّنِیْرًا

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥
اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ٥

برکتوں والا گھر

عالی حضرات! خوش قسمت حضرات حج کا فریضہ ادا کرنے کے لئے حرمین شریفین حاضری دے رہے ہیں اور کچھ جانے کی تیاری میں ہیں۔ اللہ اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سب مسلمانوں کو حاضری نصیب فرمائے اور نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

حج کا بیت اللہ شریف سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کیلئے یہ پہلا گھر قرار دیا ہے۔ بیت اللہ شریف وہ بابرکت گھر ہے جس کی برکت کا رب کریم نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر ہوا۔ وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما۔

اس آیۂ شریفہ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو پہلا گھر انوار و برکات والا نشانیاں والا اور تمام انسانوں کا مرکز اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت قرار دیا ہے۔

نشانیوں اور امن والا

اس کے ساتھ والی آیت میں فرمایا۔ فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا اس میں کھلی نشانیاں ہیں۔

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں رہے۔ کشف الغمہ کے ص ۲۱۴ پر علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ اور نزہۃ المجالس کے ص ۱۵۲ پر علامہ صفوری علیہ الرحمۃ نے اس طرح فرمایا ہے۔

نزول برکات کا اندازہ

اس کی برکات کا ذکر خیر امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ عشرین مائة رحمة تنزل علٰی ھٰذَا البیت اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ یعنی

لِلطَّائِفِیْنَ وَ اَرْبَعُوْنَ لِلْمُصَلِّیْنَ وَعِشْرُوْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ ساٹھ طواف کرنے والوں کیلئے چالیس نمازیوں کیلئے اور بیس رحمتیں زیارت کرنے والوں کیلئے۔

کعبہ میں داخلہ گناہوں کی طہارت ہے

تاریخ کعبہ پر لکھی گئی مستند کتاب شفاء الغرام کے صفحہ ۸۸ جلد ا پر حدیث نقل فرمائی ہے۔ سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء شہنشاہ ہردو سرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ دَخَلَ الْبَیْتَ فَصَلّٰی فِیْهِ دَخَلَ فِیْ حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَیِّئَةٍ جس نے بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھی وہ نیکیوں میں داخل ہوا اور گناہوں سے نکل گیا۔

ملائکہ کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم

علامہ ازرقی نے اخبار مکہ میں روایت نقل کی ہے کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کا آغاز کیسے ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ فرمایا اور ملائکہ سے اس کا ذکر فرمایا تو فرشتوں نے عرض کی۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ہم تجھے سراہتے ہیں تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ تو رب کریم نے فرمایا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔ اس سے فرشتوں نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا ہے تو ملائکہ نے تین ساعات تک عرش کا طواف کیا اور عجز و انکساری میں مصروف رہے۔ پھر ان پر نظر رحمت فرمائی اور انہیں بیت المعمور کے طواف کا حکم دیا۔ پھر ملائکہ کو فرمایا۔

گھر بناؤ جس طرح فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اسی طرح زمین پر میرے بندے بھی اس گھر کا طواف کریں۔

مالی حضرات! اس روایت سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے بیت اللہ کی تعمیر اللہ نے ملائکہ کے ذریعہ کرائی اور پہلا طواف بھی ملائکہ نے کیا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیت اللہ شریف کے طواف کی بہت اہمیت ہے اور اس کی بخشش و مغفرت ہے۔ تب ہی تو ملائکہ کو فرمایا۔

گھر بناؤ جس طرح فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اسی طرح زمین پر میرے بندے بھی اس گھر کا طواف کریں۔

ہر قدم پر ستر ہزار نیکی

شفاء الغرام کے ص ۶ ۷ جلد اپر روایت ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے کعبہ کے سات چکر لگائے۔ آنکھ کی حفاظت کی' بات کم کی۔ ذکر الہٰی میں مشغول رہا۔ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کسی کو تنگ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر قدم پر ستر ہزار نیکی لکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن ستر ہزار آدمیوں کی شفاعت کرائے گا۔

دوستان عزیز! بیت اللہ کے طواف کی سعادت کتنی بابرکت ہے۔ حجاج کرام جن کو وہاں کی حاضری نصیب ہو۔ وہ ان لمحات کو خرید و فروخت ہی میں نہ گزاریں اپنے اپنے قیامگاہ پر باتوں میں ہی ضائع نہ کریں۔ بیت اللہ کا طواف اور زیارت سے اپنے دامنوں کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں۔

رحمت کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کا محبوب ترین عمل جو ہوتا تھا وہ بیت اللہ شریف کا طواف ہوتا تھا۔

محبوب ترین عمل

تاریخ کعبہ پر لکھی گئی کتاب شفاء الغرام کے ص ۱۷۷ جلد اول میں روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سرور عالم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک بیان فرمایا ہے کہ۔

كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مكة الطواف بها نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو آپ کا محبوب ترین عمل بیت اللہ شریف کا طواف تھا۔

بیت اللہ شریف کی زیارت

علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نے نزہۃ المجالس کے ص ۱۵۲ جلد اول پر سیدنا حبیب رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔ سنئے اور اپنے قلوب کو منور فرمایئے۔ مَنْ نَظَرَ اِلَى الْكَعْبَةِ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا خَرَجَ مِنَ الْخَطَايَا كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ جو کوئی ایمان اور تصدیق قلبی سے کعبہ شریف کی زیارت کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کو ماں نے ابھی جنا ہے۔

عالی حضرات! اب میں یہ بیان کرتا ہوں کہ بیت اللہ شریف زمین پر کب تعمیر ہوا؟ بیت اللہ کب تعمیر ہوا؟

کتاب شفاء الغرام کے ص جلد اول پر روایت نقل کی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا آدم علیہ السلام حج کے لئے آئے تو فرشتوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور عرض کی۔ اے آدم علیہ السلام ہم دو ہزار سال سے اس گھر کا طواف کر رہے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے پوچھا طواف میں کون سی دعا پڑھتے ہو تو فرشتوں نے عرض کیا۔

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر چنانچہ آپ نے بھی یہی دعا پڑھی۔ عالی حضرات! ملائکہ کے بعد پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر

سیدنا عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ میرے لئے گھر تیار کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے خط کھینچ کر حدود قائم کیں اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی کھودتے تھے۔ جبکہ حضرت حوا علیہا السلام مٹی اٹھاتی تھیں۔ پھر آواز دی گئی۔ آدم! بس کرو کافی ہے تو پہلا انسان ہے اور یہ پہلا گھر ہے۔

آخر میں دعا ہے خالق کائنات اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہر مسلمان کو اس گھر کی حاضری نصیب فرمائے اور وہاں جا کر خالق کائنات کی رحمتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 42

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَوْلِيَآءِ اُمَّتِهٖ وَ اَهْلِ سُنَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ۔ هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہر مرض کے لئے شفاء

عبدالملک عمیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ فاتحہ الکتاب ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔

(تفسیر مظہری ص ۱۱ جلد ۱ مطبوعہ دہلی ۔ دارمی شریف، شعب الایمان للبیہقی)

فائدہ: قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت فرمایا ہے۔ سورۃ فاتحہ ام الکتب ہے۔ اس کا نام سورہ شفاء بھی ہے۔ بزرگان دین کا اسی لئے معمول

ہے کہ کسی مریض کو دم کرتے ہیں تو سورۃ فاتحہ بھی پڑھتے ہیں۔ ختمات شریف کی محافل میں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ کھانے کو سامنے رکھ کر کیوں پڑھتے ہو۔ حالانکہ یہ ایک احمقانہ اور جاہلانہ سوال ہے مگر اس حدیث شریف کی روشنی میں دیکھیں تو اس کی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سورۃ فاتحہ کو امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاء قرار دیا ہے اور جس کھانے پر پڑھی جائے تو وہ کھانا بھی شفاء اور بابرکت ہو جاتا ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رضی اللہ عنہ نے تفسیر مظہری میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ابو سلمان سے مروی ہے کہ ایک دفعہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کسی غزوہ میں شریک تھے۔ ایک مرگی والے پر ان کا گزر ہوا جو بالکل بے ہوش تھا۔ فَقَرَأَ بَعْضُهُمْ فِي أُذُنِهِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ تو کسی نے ام القرآن سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کے کان میں پھونک دیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هِيَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَهِيَ شِفَاءٌ لِكُلِّ دَاءٍ وہ ام القرآن ہے اور ہر مرض کی دواء ہے۔ (تفسیر مظہری صفحہ ۱۱ جلد ۱ مطبوعہ دہلی)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر میں تھے۔ چلتے چلتے ایک مقام پر اترے۔ وہاں ایک لونڈی آ کر کہنے لگی کہ اس قبیلہ کے سردار کو سانپ ڈس گیا۔ کیا تم میں کوئی منتر پڑھنے والا بھی ہے۔ یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور لونڈی کے ہمراہ جا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سانپ کے ڈسے ہوئے پر پھونک ماری۔ وہ فوراً اچھا ہو گیا۔

دم کرنا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عَوَّذَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فِي تفلا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ الکتاب پڑھ کر مجھ پر دم فرمایا اور آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کیلئے یہ سورۃ پڑھ کر میرے منہ میں لعاب دہن شریف ڈالا۔

(طبرانی اوسط تفسیر مظہری صفحہ ۱۲، جلد ۱)

فائدہ:۔دم کرنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اسی لئے بزرگان دین دم کرتے ہیں۔ دم کرنے سے انسان آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم شفاء اور رحمت ہے۔ جو لوگ دم کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ وہ در حقیقت احادیث مصطفویہ اور سنت نبویہ کا استہزاء اڑاتے ہیں۔ دم کرنا احادیث سے ثابت ہے۔

آفات و بلیات سے محفوظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا وضعت جنبك على الفراش وقرأت فاتحة الكتب وقل هو الله احد فقد امنت كل شئ الموت

ترجمہ: جب تو بستر پر لیٹ کر فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد پڑھے گا تو موت کے سوا ہر چیز سے محفوظ اور بے خوف رہے گا۔ (تفسیر مظہری ص ۱۲ ج اعربی مطبوعہ دہلی)

فائدہ:۔ سوتے وقت بستر پر سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھنا آفات و بلیات اور خوف و خطر سے محفوظ رہنے کا ایک روحانی نسخہ ہے جو سرور کائنات فخر موجودات باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا ہے۔ بستر پر سوتے وقت قرآنی آیات کی تلاوت باعث خیر و برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی حفاظت فرماتا ہے سوتے وقت مسلمانوں کے خیالات پاکیزہ ہونے چاہیئے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 38

پاکیزگی

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا نُوْرًا قَبْلَ كُلِّ نُوْرٍ وَّ نُوْرًا بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ يَا مَنْ لَّهُ النُّوْرُ وَبِهِ النُّوْرُ وَمِنْهُ النُّوْرُ وَاِلَيْهِ النُّوْرُ وَهُوَ النُّوْرُ يَا خَالِقَ كُلِّ نُوْرٍ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ الَّذِىْ خَلَقْتَهٗ مِنْ نُّوْرِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُّوْرِهِ الْخَلْقَ جَمِيْعًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

ترجمہ: بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ نمبر 39

مقصد حیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَ اَكْمَلُ السَّلَامِ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مَنْ اَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اَزْوَاجِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ

نیک کاموں پر دوڑتے ہیں۔ (پ ۴ ع ۳)

پچھلا مہینہ رمضان المبارک تھا جو بڑی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ تھا۔ آپ نے دیکھا مسجدوں میں رونقیں نظر آ رہی تھیں۔ گھروں میں بھی قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر الٰہی ہو رہا تھا۔ اب ہمیں چاہیے کہ اسی طرح ہی مساجد اور گھروں کو آباد رکھیں۔ ماہ رمضان میں مسلمانوں کے دلوں میں عبادت کرنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر مسلمان چاہیں تو یہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ان ساری برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہونے والے احباب عید کے دن ہی عید پڑھنے کے فوراً بعد اپنی روش اور انداز کو بدل دیتے ہیں۔

عید کا تصور جو آج مسلمانوں میں ہے وہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ عید الفطر کا تہوار یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے ہے کہ مولا کریم تیرا شکر ہے کہ بابرکت مہینہ میں تو نے

۵ یغفر لھم فی اٰخر لیلۃ آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَہِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ؟ کیا یہ رات لیلۃ القدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دی جاتی ہے۔

مولانا قمر یزدانی نے کیا خوب کہا ہے۔

آ نہیں سکتی بیان میں مدحت ماہ صیام
جبکہ ہے قرآن میں شان و عظمت ماہ صیام
اہل ایماں سے یہ فرمایا خدائے پاک نے
میری رحمت ہے جزائے طاعت ماہ صیام
ہے نزول رحمت باری جہاں میں چار سو
پوچھئے صائم سے قدر و قیمت ماہ صیام

سامعین کرام! یہ عنایات اور برکات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے ہی خاص ہیں۔ اے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں! آپ کیلئے مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ ملائکہ دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ جنت آپ کیلئے سنواری جاتی ہے۔ اب بھی کوئی پیارے آقا و مولی علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت ورفعت کا انکار کرے تو یہ اس کی شقاوت قلبی ہے۔

دوستو! اس کے ساتھ یہ بھی خیال فرمائیں کہ روزے نہ رکھ کر ان برکات وعنایات سے محروم رہنے والا کتنا بدقسمت ہوگا۔ اس ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے جس کی شان اور عظمت خود رب کریم بیان فرماتا ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔

جبریل کا ہر ایک کو سلام کہنا

غیر مقلدین حضرات کے قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی تفسیر فتح القدیر کے ص ۴۷۲ جلد ۵ میں لکھا ہے کہ اِنَّ جِبْرِیْلَ یَنْزِلُ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ فَیُسَلِّمُوْنَ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ جبریل ملائکہ کے ساتھ زمین پر اترتا ہے اور وہ تمام ملائکہ انسانوں کو سلام کرتے ہیں۔

علامہ شعبی کے حوالہ سے قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ ملائکہ اہل مساجد کو سورج غروب ہونے سے طلوع فجر تک تمام مسلمانوں کے پاس گزرتے ہیں اور سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُ۔ اے مومن تم پر سلام ہو۔

یزدانی صاحب ہی فرماتے ہیں۔

ہے نزول رحمت باری جہاں میں چار سو
پوچھئے صائم سے قدر و قیمت ماہ صیام
ہے سحر افطار کے اوقات کیسے جاں فزا
ہے بچھا ہر سمت خوان نعمت ماہ صیام
لیلۃ القدر اس کی تو خیر من الف شہر ہے
اللہ اللہ یہ وقار و عظمت ماہ صیام

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ